

جنی مارکس کے خطوط

جملہ حقوق محفوظ

جنی مارکس کے خطوط

(ترجم)

شاہ محمد مری

اشاعت: 2015

قیمت: 200 روپے

ترجم

شاہ محمد مری

زیراہتمام: صہر دار
انٹھی ٹیوٹ آف ریسرچ اینڈ پلی کیشن
پی او بکس 26، کونہ، بلوچستان

اسٹاکسٹ:

یونیورسٹی بک پاوائز
شاپ نمبر 10، کمپلکس
بلوچستان یونیورسٹی، کونہ
فون: 0345 8813838
فون: +92-81-2843229

ڈسٹری بیوڑز:

سیلز اینڈ سرویز
کبیر بلڈنگ، جناح روڈ، کونہ
فون: +92-81-2837672

فہرست

- 1839-40 - جینی ویسٹ فالن کا مارکس کو خط
10 اگست 1841 - جینی کا مارکس کو خط
ما رچ 1843 - مارکس کو جینی کا خط
21 جون، 1844 - پیرس میں موجود مارکس کو جینی کا خط
اور 10 اگست 1844 کے درمیان - پیرس میں موجود مارکس کو خط
11 اور 18 اگست 1844 کے درمیان - جینی کا خط پیرس میں موجود مارکس کو خط
10 فروری، 1845 - جینی کا خط بر سلیز میں موجود مارکس کو خط
24 اگست 1845 کے بعد لکھا گیا - جینی کا بر سلیز میں موجود مارکس کو خط
ما رچ، 1846 - جینی کا بر سلیز میں موجود مارکس کو خط
17 ما رچ، 1848 - جینی کا خط ہام میں موجود جوزف وید نیئر کو خط
14 جولائی، 1849 - جینی کا خط کولون میں موجود کیرولین شور کے نام
20 مئی 1850 - فریکفرٹ میں موجود جوزف وی دی میر کے نام جینی کا خط
20 جون 1850 - جینی مارکس کا خط فریکفرٹ میں موجود جوزف وی دی میر کو
19 دسمبر 1850 - جینی مارکس کا مانچستر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

”دکھ میں فولاد بناتا ہے، اور پیارہ میں زندہ رکھتا ہے!“

جینی مارکس

- 16 مارچ 1860 - جینی مارکس کا مانچستر میں موجود کارل مارکس کو خط
 14 اگست 1860 - جینی کا خط مانچستر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام
 15 اکتوبر 1860 - فریڈرک اینگلز کو جینی کا خط
 11 مارچ، 1861 - جینی کا خط لوئیس وی دیمیر کے نام
 16 مارچ، 1861 - جینی مارکس کا خط مانچستر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام
 21 اور 24 مارچ 1861 - جینی مارکس کا خط فریڈرک اینگلز کے نام
 اپریل 1861 کا اوائل - جینی مارکس کا مانچستر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط
 6 جولائی 1863 - جینی مارکس کا خط فولڈا میں موجود برٹامارخیم کے نام خط
 12 اکتوبر 1863 - جینی مارکس کا فولڈا میں موجود برٹامارخیم کے نام خط
 نومبر 1863 کی شروعات - فریڈرک اینگلز کو جینی کا خط
 تقریباً 24 نومبر 1863 - مانچستر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام جینی کا خط
 تقریباً 24 نومبر 1863 - برلن میں موجود پیغمبم لبنت کو جینی کا خط
 اپریل 1864 - جینی مارکس کا خط کارل اپلز کے نام
 وسط جون 1864 - جینی کا خط جان فلپ بیکر کے نام
 جنوری 1866 - جینی کا خط جان فلپ بیکر کے نام
 فروری 1866 کا اوائل - جینی مارکس کا خط سلگرفڈ میر کے نام
 26 فروری 1866 - جینی کا خط ہینوور میں موجود لڈوگ کو گلمن کے نام
 کیم اپریل 1866 - جینی مارکس کا خط ہینوور میں موجود لڈوگ کو گلمن کے نام
 24 دسمبر 1866 - جینی کا مانچستر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط
 15 اکتوبر 1867 - جینی کا خط جوہان فلپ بیکر کے نام
 15 اکتوبر 1867 - جینی کا خط جوہان فلپ بیکر کے نام
 24 دسمبر 1867 - جینی مارکس کا خط ہینوور میں موجود لڈوگ گو گلمن کے نام
 15 اکتوبر 1867 - جینی مارکس کا خط جنیوا میں موجود جوہان فلپ بیکر کے نام
 11 جنوری 1851 - جینی مارکس کا مانچستر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط
 17 دسمبر 1851 - جینی مارکس کا مانچستر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط
 17 دسمبر 1851 - جینی مارکس کا مانچستر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط
 7 جنوری 1852 - جینی کا مانچستر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط
 9 جنوری 1852 - وی دی میر کو جینی کا خط
 16 جنوری 1852 - جینی کا مانچستر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط
 27 فروری 1852 - جینی مارکس کا نیویارک میں موجود جوزف وی دیمیر کو خط
 15 اکتوبر 1852 - جینی کا واشنگٹن میں موجود ایڈ ولف کلس کو خط
 30 اکتوبر 1852 - جینی کا واشنگٹن میں موجود ایڈ ولف کلس کے نام خط
 10 مارچ، 1853 - جینی کا واشنگٹن میں موجود ایڈ ولف کلس کے نام خط
 27 اپریل، 1853 - جینی کا خط فریڈرک اینگلز کو خط
 28 مارچ، 1856 - جینی مارکس کا مانچستر میں موجود اینگلز
 12 اپریل 1857 - جینی کا فریڈرک اینگلز کو خط
 31 جولائی، 1857 - جینی کا خط فریڈرک اینگلز کے نام
 تقریباً 14 اگست 1857 - جینی کا فریڈرک اینگلز کے نام خط
 دسمبر 1857 - جینی کا خط کوزراڈ شرام کے نام
 19 اپریل 1858 - جینی کا فریڈرک اینگلز کے نام خط
 19 اپریل، 1858 - جینی کا برلن میں موجود فرڈیناٹ لاسال کو خط
 9 مئی 1858 - جینی کا خط مارکس کے نام
 13 اگست 1859 - کے بعد جینی مارکس کا خط فریڈرک اینگلز کے نام
 4 نومبر 1859 - جینی مارکس کا مانچستر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط
 23 یا 24 دسمبر 1859 - جینی مارکس کا مانچستر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

10 جنوری 1868 کے بعد۔ جینی مارکس کا خط جنیوں میں موجود فلپ بیکر کے نام
15 ستمبر 1869۔ جینی مارکس کا خط لڈوگ کلین کے نام

پیش لفظ

آج انٹرنیٹ، ای میل، فیس بک، الیس ایم الیس، موبائل فون، وابس اور ٹوئیٹر کی آمد سے نہ صرف ٹیلی گرام، ٹیلی فون جیسے اہم ترین شعبے بند ہو چکے ہیں بلکہ ڈاک، خط و کتابت اور ڈاک خانے کا سارا تصور بدل کر رہ گیا ہے۔ آج کے نوجوانوں کو اندازہ ہی نہیں کہ مااضی میں خط (چھپی، ٹپال) کتنی اہمیت رکھتے تھے۔ اراضی، جائیداد، بادشاہیں حتیٰ کہ زندگی مرگ کے فیصلے خطوط کیا کرتے تھے۔

جب میں نے شروع شروع میں ایک آدھ خط ہی پڑھا تو یہ سمجھا کہ یہ اس بڑی انسان کے عشقیہ خطوط ہیں۔ محبت ناموں پر فوت ہو جانا ویسے ہی ہمارے اس خط کی کمزوری ہے۔ (جب: سماجی بندشیں اس اقدام کا گلا گھونٹ دیتی رہی ہیں)۔ یہاں کم سنی کی شادیوں کے باعث اور تعلیم و خواندگی کی غیر موجودگی میں محبوب اور محبوبہ میں خط و کتابت جیسے مظہر کا وجود کمی نہ رہا۔ اور اگر آج کی نسل میں کسی کو لکھنے کا نصیبہ ہو بھی تو ایسے، جیسے بہت بڑا جرم سرزد ہو رہا ہو۔

فیوڈل و ما قبل فیوڈل اخلاقیات میں مدفن ٹھیکنے کا لاس..... میں نے جینی کے لکھے سارے خطوط پڑھے ہی نہیں، اور شروع ہو گیا ترجمہ کرنے۔ وہ تو بعد میں معلوم ہوا کہ یہ سارے خطوط صرف محبت نامے نہیں ہیں۔

بلاشبہ مارکس کی محبوبہ جینی ویسٹ فالن نے اپنے محبوب کو جو عشقیہ خطوط لکھے، وہ اس

نظریہ کی ہی نہیں بلکہ وہ مارکسٹ تحریک کے ابتدائی برسوں کی بہادر ”ترجمان اور ریکارڈ بردار“ ہے۔ ہر تالوں، جلوسوں جلوسوں اور کانفرنسوں میں حصہ دار پورٹر۔ اسی طرح وہ مارکسی تحریک کی تنظیم کے اولین برسوں کے بارے میں بھی ہماری معلومات کا ایک ذریعہ ہے۔ اُس کے خطوط اس تحریک و تنظیم اور نظریہ سازی میں شامل افراد کے بارے میں بھی ہمیں بتاتے ہیں۔

آخری بات یہ کہ وہ اپنے اور مارکس کی اولاد (بیٹیوں، دامادوں اور نواسوں) کے بارے میں اپنے خطوط میں ہمیں بہت کچھ بتاتی ہے۔ یہ سب، خود بڑے نام و رلوگ بن گئے۔ جنی کے خطوط ماڈل کے لیے ٹریننگ میونیٹ بھی ہیں۔ اور انقلابی عورت کے لیے گائیڈ لائن بھی۔ دوستیاں کس طرح نبھائی جاتی ہیں، انسان دوستی کیسے کی جاتی ہے، نظریہ پر کیسے اٹل رہا جاتا ہے، اپنی ذات فربان کر کے دوسروں کی صلاحیتیں فروغ کیسے دی جاتی ہیں، غربت کا مقابلہ کیسے کیا جاتا ہے، دکھوں کا سامنا کرنا کیسا ہوتا ہے۔ انقلابی معمولی سی فتوحات پر جشن کیسے منایا جاتا ہے۔۔۔۔۔ ایک بھرپور انسان کی بھرپور سرگزشت۔ مگر ان میں کوئی حکم تھکن نہیں، کوئی برتری نہیں، یک طرف پیچھے بازی نہیں، رونا دھونا نہیں، خود نمائی اور زخم نمائی نہیں۔۔۔۔۔ ایک فطری انسان کی بلا قصص ابلاغ۔۔۔۔۔ ایک کامل انقلابی انسان کے انسانی آرزوں آرشوں آپ بیٹیوں پر مشتمل خطوط۔

شاہ محمد مری

کتاب میں شامل ہیں۔ ان خطوط میں محبوب کی وفا پر شکوک ہیں، اُس پر بے وفائی کے ازمات ہیں، اُس کے ساتھ بھیشہ بھیشہ کے لیے رفاقت و ساتھ رہنے کی مچاتی آرزوئیں ہیں۔ ڈھنی کشمکش محبت کے ابتدائی ایام میں ساری بے قراری کا سبب ہوتی ہے۔ جنی کے مارکس کے نام کچھ خطوط اُسی ابتدائی زندگی کے بارے میں ہیں۔

مگر ہم جانتے ہیں کہ سماجی طور پر اس ذمہ دار خاتون نے بعد میں مارکس سے شادی کی اور اس کے نظریاتی، فلسفیانہ اور انقلابی سفر میں اُس کی ہم سفر ہی۔ اس حد تک کہ اُس، موت ہی دونوں کو جدا کر سکی۔ اُن دونوں کی اولاد ہوئی، اولاد کی پروش، تعلیم اور شادیاں۔۔۔۔۔ زندگی کے طویل سفر میں وہ دونوں اچھے انسانوں کی حیثیت سے چیلنجوں سے ٹھنڈتے رہے۔ جنی جب ماں سے ملنے جاتی، یا مارکس کسی دوسرے شہر و ملک کی مسافرت پر جاتا تو اُس کے نام جنی کے خطوط محبت کے علاوہ بچوں کے بارے میں، مارکس کی تصانیف کے بارے میں، اور مارکسزم کے بارے میں تفصیل سے بھرے ہوتے تھے۔

پھر اُس کے ان خطوط میں بے شمار خطوط وہ بھی ہیں جو اُس نے مارکسزم کے شریک بانی اور خاندانی دوست فریڈرک اینگلز کو لکھے۔ اتنے زیادہ خطوط، اتنے مفصل خطوط اور اس قدر معلوماتی، کہ اینگلز کے بارے میں اُسے ہمارے لیے ”گوگل سرچ“ کی حیثیت حاصل ہے۔ اُس کے گل ساٹھ خطوط میں سے تیس صرف اینگلز کو لکھے گئے ہیں۔ ان خطوط میں ہم دیکھتے ہیں کہ جنی اور اُس کا خاندان اینگلز اور اُس کے خانوادے سے، بہت قریبی، بلا تکلف اور ہم دردانہ دوستی رکھتے تھے۔

بعد میں جب مارکس اپنی اہم ترین تصانیف میں مصروف تھا، یا جگہ اور پھوڑوں کی بیاریوں سے جگ میں غلطان تھا تو مارکس کی فکری ہم سفر ہونے کے ناطے وہ پوری دنیا میں مارکسزم سے متعلقہ ساتھیوں دوستوں سے خط و کتابت کرتی تھی۔ بعض مارکس کی منتی بن کر نہیں بلکہ خود کارواں میں شامل ساتھی کے بطور، مورچ میں موجود سپاہی کے بطور۔

یوں اُس کے خطوط نہ صرف مارکس اور اس کے خاندان کے بارے میں معلومات کا بنیادی سرچ شہہ ہیں، بلکہ مارکسزم کے تخلیقی مراحل کے بھی چشم دیدا اور ہم سفر گواہ کا بیانیہ ہیں۔ صرف

خطوط

جینی ویسٹ فالن کا مارکس کو خط

ٹرائِر

1839-40

میرے پیارے اور واحد محبوب!

جانِ من، تم اب مجھ سے نارض نہیں ہونا؟۔ اور کیا تم میرے لیے پریشان نہیں ہو؟۔
 میں نے جب پچھلا خط لکھا تھا، تو میں بہت پریشان تھی، اور ایسے موقعوں پر مجھے ہر چیز اُس کی اصل
 سے زیادہ سیاہ اور زیادہ خوف ناک نظر آتی ہے۔

میرے اکلوتے اور واحد محبوب۔ تھیں اس قدر پریشان کرنے پر معافی چاہتی ہوں، مگر
 میری محبت اور وفاداری پر تمہارے شک نے مجھے بر باد کر کے رکھ دیا تھا۔ مجھے بتاؤ کارل، تم ایسا
 کیسے کر سکتے تھے، تم مجھے اس قدر خشک خط کس طرح لکھ سکے تھے۔ تم نے صرف اس وجہ سے مجھ
 پر شک کیا تھا کہ میں معمول سے زیادہ عرصے تک خاموش رہی تھی۔ میں تمہارے خط پر محسوس کیے
 جانے والے دکھ کو، ایڈگر کے دکھ کو، اور بلاشبہ بہت سارے دکھوں کو۔ جنہوں نے میری روح کو ناقابلی
 بیان دکھ دیے، دریتک، اپنے ساتھ لگائے رہی۔ ایسا میں نے صرف تھیں تکلیف سے بچانے کے
 لیے کیا، اور اپنے آپ کو پریشان ہونے سے بچانے کے لیے کیا، اس لیے کہ مجھے تم اور اپنا خاندان

عزیز ہیں۔

تو تم میرے ساتھ نرمی سے پیش آتے اور ہر جگہ گھناؤنی بے رنگی اور معمولی قابلیت نہ دیکھتے، ہر جگہ سچی محبت اور احساسات کی گہرائی کی کمی کو نصویر نہ کرتے۔

اوہ کارل، کاش میں تمہاری محبت میں محفوظ آرام کر سکتی تو میرا دماغ اس قدر نہ جلتا، میرا دل اس قدر نہ دکھتا اور نہ اس قدر خون بہاتا۔ کاش میں تمہارے دل میں ہمیشہ کے لیے ہفاظت سے رہتی، تو خدا جانتا ہے کہ میری روح زندگی اور سرد مہربے رنگی کے بارے میں نہ سوچتی۔ مگر اے میرے فرشتے! تمہیں میرا کوئی خیال نہیں، تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں، اور تمہاری محبت کو (جس کے لیے میں ہر چیز، ہاں ہر چیز قربان کرتی) میں تازہ اور جوان نہیں رکھ سکتی۔ اُس تصور میں بھی میں موت ہے، ایک بارے میری روح میں محسوس کرو، تمہیں میرے لیے عظیم تر خیال ہوگا، جب میں وہ مسرت تلاش کرتی ہوں جو تمہاری محبت سے باہر ہوتی ہے۔ میں مکمل طور پر محسوس کرتی ہوں کہ تم ہر چیز میں کس قدر حق بجانب ہو، مگر میری صورت حال پر بھی سوچو، غمگین سوچوں کی طرف میرے جھکاؤ کے بارے میں سوچو، ان سب باتوں پر اچھی طرح سوچو، تب تم میری طرف اس قدر سخت نہ رہو گے۔ کاش تم ایک لمحے کے لیے ایک لڑکی ہوتے، اور مزید برآں، ایک ایسی مخصوص لڑکی جیسی کہ میں ہوں۔

اس لیے محبوب، تمہارے پچھلے خط کے وقت سے میں نے خود کو اس خوف سے اذیت دی کہ میری خاطر تم ایک جگہ تو اور پھر ایک ڈوئیل میں پڑ جاؤ گے۔ اپنی سوچوں میں دن رات میں نے تمہیں زخمی دیکھا، خون بہتے اور بیمار دیکھا۔ اور کارل، سچی بات تو یہ ہے کہ میں اس سوچ پر کوئی خاص ناخوش نہ تھی، اس لیے کہ میں نے زندہ دلی سے تصور کیا کہ تمہارا دیاں ہاتھ ضائع ہو چکا ہے، اور کارل، میں اُس کی وجہ سے بہت خوش تھی، ایک انتہائی مسرت کی حالت میں تھی۔ دیکھونا میری جان، میں نے سوچا کہ اُس صورت میں تمہارے لیے واقعی میں ضروری ہو جاؤں گی، پھر تم مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو گے اور مجھ سے محبت کرو گے۔ میں نے یہ بھی سوچا کہ میں تمہارے سارے پیارے آسمانی خیالات کو لکھوں گی اور تمہارے لیے واقعی فائدہ مند ہوں گی۔ یہ سب کچھ میں نے اس قدر قرتی اور پر مسرت انداز میں تصور کر لیا کہ اپنے خیالات میں، میں مسلسل تمہاری پیاری

اوہ کارل، تم مجھے کس قدر کم جانتے ہو، تم میری حالت کا کس قدر کم ادراک رکھتے ہو، اور تمہیں یہ بات کس قدر کم معلوم ہے کہ میرا غم کہاں پر ہے، میرا دل کہاں خون کے آنسو روتا ہے۔ ایک لڑکی کی محبت، ایک مرد کی محبت سے مختلف ہوتی ہے، یہ مختلف ہوئے بنا ہو ہی نہیں سکتی۔ ایک لڑکی، بلاشبہ ایک مرد کو محبت، اپنا آپ، اور اپنا وجود دے ڈالتی ہے، بالکل غیر منقسم اور ہمیشہ کے لیے۔ عام حالات پر غور کرو، تمہیں میرا کچھ خیال نہیں۔ تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتے۔ اور یہ کہ میں تمہاری موجودہ رومانوی نوجوان محبت کو محفوظ رکھنے کے قابل نہیں ہوں، جسے میں شروع سے جان گئی تھی، اور اسے بہت گہرائی میں محسوس کیا تھا۔ اس سے بہت قل جب یہ مجھ پر اس قدر سرد مہربی اور عقلمندی اور با جواز طور پر واضح کر دی گئی۔ ہائے کارل! مجھے وہ چیز مصیبت زدہ کرتی ہے، جو کسی بھی دوسری لڑکی کو ناقابل بیاں خوشنی دیتی ہے..... تمہاری حسین، رقت انگیز، پر جوش محبت، اس کے متعلق تم جو ناقابل بیاں خوب صورت باتیں کرتے ہو، تمہارے تصور کی پر اثر تخلیقات..... یہ سب کچھ مجھے پر بیشان کر دیتی ہیں اور اکثر مجھے دل شکستگی تک گھٹادیتی ہیں۔ اگر تمہاری جلتی ہوئی محبت ختم ہو جائے اور تم سرد مہربا اور دست بردار ہو جاؤ تو میں مسرت کے سامنے جس قدر زیادہ ہتھیار ڈالتی ہوں، اسی قدر زیادہ میری تقدیر خوف ناک ہو جاتی ہے۔

دیکھو کارل، تمہاری محبت کے استقلال پر تشویش، مجھ سے ہر خوشی چھین لیتی ہے۔ میں تمہاری محبت سے اس لیے اتنا مکمل لطف اندوڑ نہیں ہو سکتی، کہ میں اب اپنے آپ کو اس کا مزید یقین نہیں دلا سکتی۔ اس سے زیادہ خوف ناک چیز مجھ پر نہیں آسکتی۔ کارل، یہی وجہ ہے کہ میں تمہاری اس قدر مکمل ممنون نہیں ہوں، تمہاری محبت سے اس قدر مکمل مسحور نہیں ہوں، جتنی کہ واقعی یہ مستحق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں اکثر تمہیں یہ ورنی معاملات یادداشتی ہوں، زندگی کے، حقیقت کے، بجائے مکمل طور پر محبت کی دنیا سے چمٹے رہنے کے (جو تم اس قدر اچھی طرح کر سکتے ہو)، اُس میں جذب ہونے سے، اور تمہارے ساتھ ایک بلندتر، عزیز تر روحانی مlap کے، اور اُس میں دوسری ہر چیز بھلا کر، صرف اُسی میں راحت اور مسرت پا کر۔ کارل، کاش تم میرے دکھ کو حض محسوس ہی کر سکتے

اور میں تمہارے بارے میں محض تہائی اور خاص موقع پر نہیں سوچتی، میری تو ساری زندگی اور سارا وجود تمہارے بارے میں سوچ میں گم ہے۔ اکثر مجھ پر وہ چیزیں وقوع پذیر ہوتی ہیں جو تم نے مجھ سے کہی ہیں یا ان کے بارے میں پوچھا ہے، اور پھر میں ناقابل بیان عظیم الشان احساسات کی رو میں بہہ جاتی ہوں۔ اور کارل، جب تم نے میرا بوسہ لیا تھا، اور مجھے اپنی طرف بھینجا تھا اور اپنی بانہوں میں مضبوط تھا تھا، اور میں خوف اور کپکاپاہٹ میں سانس نہیں لے پا رہی تھی، اور تم مجھے اس قدر خصوصیت سے، اس قدر زندگی سے دیکھ رہے تھے۔ آہ، جان من تم نہیں جانتے کہ تم مجھے اکثر کس طرح دیکھتے رہے ہو۔ پیارے کارل، کاش تم یہ جانتے، کہ میرے پاس ایک خصوصی احساس ہے، میں کبھی سوچتی ہوں کہ میں اُسے تم سے بیان نہیں کر سکتی۔ کتنا عمدہ ہو گا جب میں بالآخر ہمیشہ کے لیے تمہارے ساتھ ہو جاؤں گی اور تم مجھے اپنی نئی بیوی کہہ کر پکارو گے۔ یقین کرو جان، تب میں تھیس بیساکوں گی کہ میں کیا سوچتی تھی، تب اس قدر خوف ناک شرمیلا پن محسوس نہ ہو گا جتنا کہ اب محسوس ہوتا ہے۔ پیارے کارل، تم جیسا محبوب رکھنا کس قدر پیارا ہے۔ کاش تم یہ جان سکتے کہ میں کبھی بھی کسی اور سے محبت نہیں کر سکتی ہوں۔ پیارے محبوب، تمہیں یقیناً وہ ساری باتیں یاد نہیں جو تم نے مجھ سے کی تھیں۔ ایک بار تم نے مجھ سے ایک ایسی عمدہ بات کہی جو ایک شخص مخفی اُس وقت کہہ سکتا ہے جب وہ مکمل طور پر محبت میں بنتا ہو اور اپنی محبوبہ کو مکمل طور پر اپنا سمجھتا ہو۔ تم نے اکثر ایسی کوئی پیاری بات کہہ دی، تھیں یاد ہے ڈیز کارل؟! اگر وہ سب کچھ تمہیں بتا دوں جو میں سوچتی رہی..... اور میرے پیارے بدمعاش، تم یقیناً سوچتے ہو کہ میں نے پہلے ہی تھیں سب کچھ بتا دیا ہے، مگر تم بالکل غلط ہو..... جب میں مزید تمہاری محبوبہ نہ رہوں گی، تب میں تھیں یہ بھی بتاؤں گی کہ وہ باتیں کوئی صرف اُس وقت کہتا ہے جب وہ مکمل طور پر اپنا بھی بھوبہ کا ہوتا ہے۔ یقیناً عزیز کارل، تب بھی تم ہر چیز بتا دے گے اور پھر میری طرف اس قدر پیار سے دیکھو گے۔ وہ میرے لیے دنیا میں سب سے خوب صورت چیز تھی۔ آہ میرے محبوب! تم نے پہلی بار میری طرف عجیب نظرؤں سے دیکھا تھا اور پھر فوراً دوسری طرف دیکھا، اور پھر دوبارہ میری طرف دیکھا، اور میں نے بھی ایسا ہی کیا، جب تک کہ بالآخر ہم نے ایک لمبے وقت تک ایک دوسرے کوئی باندھ کر دیکھا تھا اور خوب گھرے

آواز سنتی رہی، مجھ پر برسائے ہوئے تمہارے سارے پیارے الفاظ، اور میں نے ان میں سے ہر ایک کو غور سے سنا اور احتیاط کے ساتھ دوسرے لوگوں کے لیے محفوظ کیا۔ میں ہمیشہ ایسی چیزیں تصور کرتی رہتی ہوں، مگر پھر میں اُس صورت میں خوش ہوں، اس لیے کہ تب میں تمہارے ساتھ ہوں گی، تمہاری ہوں گی، مکمل طور پر تمہاری۔ کاش میں اعتبار کرتی کہ یہ ممکن ہے تو میں مکمل مطمئن ہو جاتی

پیارے اور واحد محبوب! جلد مجھے لکھوادور مجھے بتاؤ کہ تم ٹھیک ہو۔ اور یہ کہ تم مجھے ہمیشہ پیار کرتے ہو۔ مگر پیارے کارل، میں تم سے ذرا سی سنبھال گئی سے دوبارہ کہتی ہوں۔ تم یہ بتاؤ کہ تم کس طرح میری وفاداری پر شک کر سکتے ہو۔ ہائے کارل! تم خود کو کسی اور کے گرہن میں آنے تو دو، یہ بات نہیں کہ میں دوسرے لوگوں میں عدمہ خصوصیات تسلیم نہیں کر سکتی، اور تمہیں اس طور پر سمجھنے میں ناکام ہوئی ہوں کہ تم پہ کوئی حادی نہیں ہو سکتا۔ مگر کارل، میں تمہیں ناقابل بیان طور پر پیار کرتی ہوں، کس طرح کسی اور میں محبت کرنے کے لائق کوئی چیز دیکھ سکتی ہوں؟۔ آہ پیارے کارل! میں کبھی بھی، کسی صورت بھی تمہاری طرف کم ملتی نہیں ہوئی، پھر بھی تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتے۔ مگر یہ عجب ہے کہ جس شخص کا تم نے ذکر کیا وہ تو ٹراہر میں کبھی دیکھا بھی نہیں گیا، جسے کوئی جانتا تک نہیں۔ جب کہ میں سماج میں ہر طرح کے مردوں کے ساتھ زندہ دل اور مسرور گفتگو میں مصروف دیکھی جا سکتی ہوں۔ میں عموماً اچھی خاصی خوش مزاج اور تنگ کرنے والی ہوں، میں مکمل اجنیوں کے ساتھ اکثر مذاق کرتی ہوں اور ایک زندہ دل گفتگو کرتی ہوں، ایسی چیزیں جو میں تم سے نہیں کر سکتی۔ کارل، میں کسی کے ساتھ بھی بول اور گفتگو کر سکتی ہوں، مگر جو نہیں تم میری طرف محض جذبات سے دیکھ بھی لو، تو میں یہ جان میں ایک لفظ بھی نہیں کہہ سکتی، میری رگوں میں دوڑتا خون رک جاتا ہے اور میری روح کانپ جاتی ہے۔

اکثر میں جب اچانک تمہارے بارے میں سوچتی ہوں تو میں جذبات سے مغلوب ہو جاتی ہوں۔ اس قدر کہ میں کسی بھی قیمت پر ایک لفظ بول نہیں پاتی۔ آہ! مجھے نہیں معلوم کہ یہ کس طرح ہوتا ہے، مگر تمہارے بارے میں سوچتے ہوئے میں ایک محظوظ احساس میں بنتا ہو جاتی ہوں۔

طور پر دیکھا اور پھر آئھیں دوسری طرف نہ کر سکے۔

عزیز ترین، آئندہ مجھ سے ناراض نہ ہونا اور ہمیشہ مجھے زمی سے لکھنا، میں بہت خوش ہو جاؤں گی۔ اور میری صحت کے بارے میں اس قدر تشویش میں بدلانا ہے ہو۔ میں اسے اکثر اس سے بدتر تصور کرتی ہوں۔ بہت عرصے کے بعد اب واقعی بہتر محسوس کر رہی ہوں۔ میں نے اب دوا میں لینا بھی بند کر دی ہیں، اور میری بھوک بھی دوبارہ بہت اچھی ہو گئی ہے۔ میں وٹن ڈورف بالغ میں کافی سیر کرتی ہوں اور سارا دن بہت چست رہتی ہوں۔ مگر، بقیتی سے، میں کچھ پڑھنہ بس سخت۔ کاش میں ایسی کوئی کتاب جانتی ہے میں اچھی طرح سمجھ پاتی اور جو میری توجہ ادھر ادھر کرتی۔

میں اکثر ایک صفحہ پڑھنے پر ایک گھنٹہ لگاتی ہوں اور پھر بھی کچھ سمجھنہ بس پاتی۔ یقینی بات یہ ہے میرے محبوب، کہ میں کمی پوری کر پاؤں گی، خواہ حال میں کچھ پیچھے رہ بھی جاؤں۔ تم دوبارہ آگے بڑھنے میں میری مدد کرو گے۔ میں چیزوں کو سمجھنے میں تیز رفتار بھی ہوں۔ شاید تمھیں کسی کتاب کا پتہ ہو، مگر اُسے ایک خصوصی طرز کا ہونا چاہیے، ذرا سا عالمانہ تاکہ میں ہر چیز نہ سمجھوں، مگر پھر بھی کچھ سمجھنے میں کامیاب ہو جاؤں جیسے کہ ایک دھند میں سے کچھ اس طرح کی چیز جسے ہر ایک پڑھنا پسند نہ کرے۔ یہ پریوں کے قصے نہ ہوں، اور شاعری نہ ہو، میں وہ برداشت نہ کر پاؤں گی۔ میرا خیال ہے کہ اگر میں اپنے دماغ کو تھوڑی سی ورزش دینے لگوں تو میرے لیے اچھا ہو گا۔ اپنے ہاتھوں سے کام کرنا دماغ کو اچھی خاصی وسعت دیتا ہے۔

پیارے کارل، بس تم ٹھیک ٹھاک رہو، تمھیں میری قسم.....

جینی کا خط کارل مارکس کے نام

ٹرائز

10 اگست 1841

میرے نئے وحشی!

میں بہت خوش ہوں کہ تم خوش ہو۔ اور اس بات پر بھی کہ میرے خط نے تمھیں مسرو کر دیا، اور یہ کہ تم میرے لیے بے چین ہو، اور یہ کہ تم وال پیپر لے کر روں میں رہتے ہو، اور یہ کہ تم نے کولون میں شیپین پی ہے، اور یہ کہ وہاں ہیگل کلب ہیں، اور یہ کہ تم خواب دیکھتے رہے ہو، اور یہ کہ لمحنقر، تم میرے ہو، میرے اپنے سویٹ ہارٹ ہو، میرے پیارے وحشی خصی نہ کیے ہوئے نہ سوئ۔

مگر اس سب میں، میں نے ایک چیز محسوس کی؛ تم میری یونانی کے لیے میری تھوڑی سی تعریف کر سکتے تھے، اور تم میری علیمت کے لیے چھوٹا سا تعریفی مضمون وقف کر سکتے تھے۔

مگر یہ تم لوگوں کی، تم ہی سکنر جنگلیمین لوگوں کی خاصیت ہے، کہ تم لوگ کسی ایسی بات کو تسلیم نہیں کرتے ہو (خواہ وہ عمدگی کی بلندی پر کیوں نہ ہو) جو ہو، ہو تم لوگوں کے خیالات کے مطابق نہ ہو۔ اس لیے مجھے منکسر ہونا ہو گا اور اپنے لارل کے تاج پر اکتفا کرنا ہو گا۔

ہاں، سویٹ ہارٹ، مجھے ابھی تک آرام کرنا ہوتا ہے، افسوس، اور وہ بھی پروں والے نرم

ہو جاتا ہے۔ یہ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے فریں پھر میں بھیڑیوں کا ایک نگ نالہ ہو، جب اچانک وحشی فوج اور ساری عجیب و غریب صورتیں اس میں سے گز ریں، ہمارے مصیبت زدہ چھوٹے سے تھیڑ کے سُنچ پر ہمیشہ تار دھائی دیے جس پر باز، الاؤر مگر مجھ باندھے گئے تھے..... اس معاملے میں طریقہ ذرا مختلف ہے۔

کل، پہلی بار والد کو اپنی پابندی حالت سے باہر آنے کی اجازت ملے گی اور اُسے ایک کرسی پر بٹھادیا جائے گا۔ وہ اپنی سوت رو تار صحت یا بیس سے کچھ کچھ مایوس ہے، مگر وہ بغیر کسی وقفے کے اپنے احکام شدت سے جاری کرتا رہتا ہے، اور بہت جلد انہیں آرڈر آف کمانڈرز کا ”گرینڈ کراس“ عطا کیا جائے گا۔ اگر میں یہاں مصیبت زدہ حالت میں لیٹھی نہ ہوتی تو میں جلد ہی اپنا سامان پیک کر رہی ہوتی۔ ہر چیز تیار ہے۔ فرائیں اور گلو بند اور زنانہ بے چھجھے کی ٹوپیاں اچھی حالت میں ہیں۔ بس صرف پہننے والی اچھی حالت میں نہیں ہے۔ آہ، عزیز ترین ہستی! میں اپنی بے خواب راتوں میں کیسے تمہارے بارے میں اور تمہاری محبت کے بارے میں سوچتی رہتی ہوں، کتنی کثرت سے میں تمہاری لیے دعا کیں کرتی رہتی ہوں، اور تمہارے لیے منیں مانگتی رہتی ہوں، اور کتنی مٹھاس سے پھر میں نے اکثر ان منتوں کے خواب دیکھے جو پوری ہوتی تھیں اور ہوں گی..... اس شام ہیزگر، بون میں ادا کاری کرے گا۔ کیا تم جاؤ گے؟۔ میں نے اُس کوڈ و ناڈیاں کے بطور دیکھا ہے۔

عزیز ترین کارل۔ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کرنی چاہیں، وہ سب جو ابھی کہنا باتی ہیں..... مگر ماں اُسے مزید برداشت نہیں کرے گی..... وہ میرا قلم لے جائے گی اور میں حتیٰ کہ سب سے زیادہ گر مجوش اور محبت بھرے سلام تک کا اظہار نہ کر سکوں گی۔ اُس ایک بوسہ ہر انگلی پر اور پھر دور فالصلوں میں اڑتے ہوئے جاؤ، اڑتے ہوئے میرے کارل تک جاؤ اور اس کے ہونٹوں پر اس قدر گرم جوشی سے دبا دو جس گرم جوشی اور ہم دردی سے تم اُس کی طرف رو انہوں نے تھے۔ اور ہاں، پھر محبت کے گونگے پیا مبرنہ رہنا اور اس کے کان میں محبت کے وہ سارے نہیں منے، میٹھے اور خفیہ اظہارات کی سرگوشی کرنا جو محبت تھیں عطا کرتی ہے..... اسے سب کچھ بتا دیں..... مگر نہیں، کچھ بتیں اپنی مالکن کے کہنے کے لیے بھی چھوڑ دیں۔

گدے اور سر ہانے پر۔ حتیٰ کہ یہ چھوٹا سا خط بھی میرے چھوٹے بستر سے اپنی دنیا کو بھیجا جا رہا ہے۔ اتوار کو میں نے سامنے کے کمرے میں چہل قدمی کی مہم جوئی کی تھی، مگر یہ میرے لیے بڑی ثابت ہوئی اور مجھے دوبارہ ایسا کرنے سے تو بہ کرنی پڑتی ہے۔ شیخ نے ابھی بھی مجھے بتایا کہ اُسے ایک نوجوان انقلابی کی طرف سے ایک خط ملامگر یہ کہ اس نوجوان انقلابی کا اپنے ہم وطنوں کے بارے میں رائے بہت غلط ہے۔ وہ نہیں سمجھتا کہ وہ شیئر زیما کوئی چیز حاصل کر سکتا ہے۔

آہ، ڈیزر ڈیزر سویٹ ہارت! اب تم خود کو سیاست میں بھی شامل کر رہے ہو۔ یہ بلاشبہ سب چیزوں سے زیادہ خطرناک ہے۔ ڈیزر نہیں کارل، ہمیشہ یاد رکھنا کہ گھر میں تمہاری ایک محبوہ ہے جو کہ امید کرتی ہے اور بتلا ہے، اور مکمل طور پر تمہاری قسمت پر احصار کرتی ہے۔ ڈیزر ڈیزر سویٹ ہارت، مجھے تمھیں دوبارہ دیکھنے کی کس قدر شدید خواہش ہے۔

بدقتمی سے میں ابھی تک وہ دن متعین نہیں کر سکتی اور نہ کر سکوں گی، جب میں دوبارہ مکمل طور پر صحت یا بہ جاؤں اور مجھے سفر کی اجازت ملے۔

ڈیزر سویٹ ہارت، مجھے اب تھیں الوداع کہنا چاہیے۔ اس لیے کہ تم نے مجھے چند سطروں لکھنے کا کہا تھا اور یہاں صفحہ پہلے ہی تقریباً آخر تک بھر چکا ہے۔ مگر آج میں قانون پر زیادہ سختی سے کار بند ہونا نہیں چاہتی، اور میرا ارادہ ہے کہ جن چند سطروں کا کہا گیا ہے، انھیں بہت سارے صفحوں تک کھینچ کر لے جاؤں۔ اور یہ بات سچ ہے، ہے ناں جان، کہ تم اس بات پر اپنی نہیں جیسی سے ناراض نہ ہو گے۔ آج میرا چکراتا، ہمچنان تا چھوٹا سا سر اچھا خاصا خالی ہے اور اس میں بہ مشکل کوئی چیز موجود ہے سوائے پہیوں کے، گھنٹیوں کے اور مشینوں کے۔ ساری سوچیں گئیں۔ مگر دوسری طرف، میرا چھوٹا دل بہت بھرا ہوا ہے، یہ تمہاری محبت سے اور تمہاری تمبا سے اور تمہارے لیے جلتی ہوئی چاہ سے، بہت چھلک رہا ہے، اے میرے لامتناہی محبوب۔

کیا اسی دوران وابان کے ہاتھ پنسل سے لکھا گیا ایک خط تھیں نہیں ملا؟۔ شاید قاصد اب مزید اچھا نہیں رہا، اور مستقبل میں مجھے خط براہ راست اپنے آقا اور مالک کو ہیجنے چاہئیں۔

کمود ورنپریہ ابھی اپنے سفید چونے میں گزارا ہے۔ اس منظر سے دماغ مفلوج

محبت کے عروج اور روحانی چک کے ساتھ زندگی سے بھر پور کھڑا ہے۔ میرے عزیز ترین کارل، اگر تم یہاں آ جاتے تو تم اپنی نئی سی بہادر لڑکی میں مسرت کی عظیم وسعت دیکھتے۔ اور خواہ تم اُس سے دوبارہ بھی زیادہ بڑے ارادے دکھاتے، اور اُس سے بھی زیادہ مکار ارادوں سے آتے، تو بھی میں کسی رُعملی اقدامات کی کوئی کوشش نہ کرتی۔ میں صبر سے اپنا سر جھکاتی اور اسے مکار اور شیطان لڑکے سامنے قربان کر لیتی۔

کیا؟ کس طرح..... کیا تم اب بھی ملگی روشنی میں ہماری گفتگو نئیں یاد رکھتے ہو، ہماری کھیلیں، گھنٹوں کی ہماری نئیدیں؟۔ اے میرے دل کے محبوب، تم بہت اچھے، بہت پیارے، بہت خیال رکھنے والے اور بہت مسرت بخش تھے!۔

بہت شاندار، بہت فتح مند۔ میں تمھیں اپنے سامنے دیکھتی ہوں، میرا دل تمہاری مسلسل موجودگی کے لیے بہت خواہش مند ہے۔ یہ بہت مسرت اور دل فریبی سے تمہارے لیے تھرا یا کرتا ہے، بہت بے چینی سے تمہارا پیچھا کرتا ہے، ان سارے راستوں پر جن پر تم چلتے ہو..... ہر جگہ میں تمہارے ساتھ ہوتی ہوں، میں تمہارے آگے چلتی ہوں، تمہارے پیچھے پیچھے آتی ہوں۔ کاش میں تمہارے سارے راستے کو صاف اور ہموار کرتی اور ہر وہ چیز صاف کر دیتی جو تمہاری راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہو۔ مگر پھر یہ ہم عورتوں کے بس میں نہیں کہ ہمیں مقدر کے کاموں میں سرگرم مداخلت کرنے کی کبھی اجازت ہو، ہمیں انسان کے ظہور میں آنے کے وقت سے حالتِ وجود میں رہنے کی سزا دی گئی ہے، دادی حوا کے گناہ سے؛ انتظار میں ڈال دیا گیا ہے، امید کرنے میں، برداشت کرنے میں، مصیبত جھیلئے میں۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ جراہیں بننے کے، سوئی دھاگوں کے، چاپوں کے سپرد کیا گیا ہے اور اُس کے آگے سب چیز برائی ہے۔ محض اُس وقت جب یہ فیصلہ کرنا ہو کہ دوئچے جہربوچر کہاں سے چھاپی جائے تھی ایک زنانہ و یوں مداخلت کرتی ہے اور بڑے سے بڑے کردار کا کوئی نظر نہ آنے والا چھوٹا سا حصہ ادا کرتی ہے۔

آج شام شاربرگ کے بارے میں مجھے ایک چھوٹا سا خیال آیا۔ اگر تم اس طرح فرانس کے لیے جمنی سے غداری کرو گے تو مادرطن کو تمہاری واپسی منع نہیں کی جائے گی اور کیا یہ بھی ممکن

کولون میں موجود مارکس کو جینی کا خط

کروزناخ

1843

گوکہ دو سپر پاوروں (جینی اور مارکس) کی آخری کانفرنس کے موقع پر کسی خاص نکتے پر کوئی معابدہ نہ ہوا، نہ ہی خط و کتابت کا سلسلہ شروع کرنے کا کوئی قول و قرار یا سمجھوتہ ہوا، اور نتیجتاً جر کے کوئی خارجہ ذرائع وجود نہیں رکھتے۔ البتہ خوب صورت گھنگری ایلی زلفوں کے ساتھ نئی کا اتب داخلی طور پر مجبور محسوس کرتی ہے کہ اظہار کرے۔ اور بلاشبہ تمہاری طرف عیقق ترین محبت کا اظہار کرے، اے میرے عزیز، اچھے اور واحد سویٹ ہارٹ!۔

میرا خیال ہے کہ تم کبھی اتنے زیادہ پیارے اور اتنے میٹھے اور اتنے دل فریب نہ رہے۔ اس سے پہلے ہم جب بھی جدا ہوتے تو میں تمہارے خیالات میں مگر رہتی۔ اور ہمیشہ چاہتی کہ دوبارہ تمھیں پاؤں تاکہ ایک بار پھر تمھیں بتا دوں کہ میں تم سے کتنی محبت کرتی ہوں۔ مگر، ابھی پچھلا موقع تمہاری فتح مندرجہ اگلی کا تھا۔ میں بالکل نہیں جانتی کہ تم میرے دل کی گہرائیوں سے مجھے کس قدر عزیز تھے جب میں نے تمھیں مزید مستی میں نہیں دیکھا۔ میرے پاس محض تمہاری وہ وفادار پورٹریٹ ہے جسے میری روح نے اپنے سامنے فرشتوں والی ساری نرمی اور اچھائی میں دیکھا، جو

اُسے لعنت طامت کر رہی تھی، مگر شاید وہ میری بے چین بگاہوں کا مطلب نہ سمجھ سکا، یا ماں نے مجھے شانت کرنے کی کوشش کی..... مختصر یہ کہ میرا بقیہ پیسہ گیا جس طرح کہ ساری اچھی چیزیں جاتی ہیں۔ وہ ایک مایوس تھی۔

اب میں آتی ہوں لباس کے معاملے پر۔ میں آج صحیح باہر گئی اور ووالف کی دکان پر بہت سے نئے گوتا اور کناری دیکھے۔ اگر تم انہیں منتخب کرنے دو گے تو پھر میرے محظوظ، میں تمھیں کہتے ہوں کہ معاملات میرے حوالے کر دو۔ عمومی طور پر سویٹ ہارت، میں فی الحال ترجیح دوں گی کہ تم کچھ بھی نہ خرید اور بیسہ سفر کے لیے بچاؤ۔ دیکھوں، محظوظ، میں تب تمہارے ساتھ ہوں گی اور ہم دونوں خریداری کریں گے، اور اگر کوئی ہمیں ٹھیک گا، تو کم از کم ہم دونوں کی رفاقت میں ایسا ہو گا۔ اس لیے جان میں، اب کچھ نہ خریدو۔ اس بات کا اطلاق پھولوں کے ہار پر بھی ہوتا ہے۔ مجھے خدا شہ ہے تمہیں، بہت زیادہ ادا یتگی کرنی پڑے گی، اور مل کر اسے پسند کرنا یقیناً بہت اچھا ہو گا۔ اگر تم پھول خریدنے پر ہی مصر ہو تو وہ گلابی رنگ کے ہوں۔ وہ میرے سبز لباس پر خوب جپیں گے۔ مگر میں اس سارے جھیلے کو ترک کرنے کو ترجیح دوں گی۔ بلاشبہ سویٹ ہارت، یہ بہتر ہو گا۔ یہم اس وقت کر سکتے ہو جب تم میرے پیارے قانونی، چرچ میں کی ہوئی شادی والے خاوند ہو گے۔ اور ایک بات اور: اس سے قبل کہ مجھے بھول جائے، رمحان واقعی نیک نیت نہیں ہے، اور تمہارے ارادے قبل فہم طور پر خبیث ہیں۔ تم اندر گھس آئے تو کیا تم ایک بھگوڑے کی حیثیت میں بھونکے تھے؟۔ یا انھوں نے رحم کے ساتھ انصاف کی ملاوٹ کی تھی؟۔ کیا اوپن ہاتم واپس آگیا اور کیا کلاں انہی تک غصے میں ہے؟۔ میں جس قدر جلد ممکن ہو سکے گا لافارگ کو خط ارسال کروں گی۔ کیا تم نے بری خبر والا خلط ہے؟۔ کو دیا ہے؟۔ کیا پاسپورٹ والے رضامند ہیں؟۔

”عزیز ترین محظوظ، یہ چلتے چلاتے سوالات ہیں، میں اصل مسئلے پر اب آتی ہوں۔ کیا تم سٹیم پر لوگوں سے اچھی طرح پیش آئے تھے، یا پھر وہاں کوئی مادام ہر قی موجو تھی؟۔ تم برے لڑکے! میں یہ سب کچھ تم سے باہر نکال کر رہوں گی۔ ہر وقت سٹیم کشیوں پر۔ میں سماجی معاهدہ، یا ہماری شادی کے کاغذات میں اس قسم کی آوارہ گردی پر فوری پابندی لگا دوں گی، اور اس طرح کے کمیرہ گناہوں پر،

نہیں ہو گا کہ لبرل افتخار اعلیٰ تمھیں واضح طور پر بتا دے گا：“جلادن ہو جاؤ اور بلکہ دور ہی رہو گر تم اسے میری ریاست میں پسند نہیں کرتے”， مگر یہ سب کچھ، جیسا کہ میں نے کہا ہے، محض ایک تصور ہے، اور ہمارا پرانا دوست رون یقیناً جانتا ہو گا کہ کیا کیا جانا چاہیے، بالخصوص جب ایک پرائیویٹ نخا چوزہ اس طرح پس منظر میں گھات لگاتا رہے اور ایک علیحدہ پیشیں کے ساتھ باہر آئے۔ اس لیے معااملے کو دادا ابراہیم کی جھوٹی کے حوالے کرو۔

آج صحیح، جب میں چیزیں ٹھیک کر رہی تھی، ہر چیز کو اپنی جگہوں پر واپس رکھ رہی تھی، سگار کے ٹوٹوں کو اکٹھا کر رہی تھی، اور راکھ کو جھاڑ رہی تھی..... تو مجھے یہ مسلک صفحہ ملا۔ تم نے ہمارے دوست لڈوگ کو الگ کر دیا اور ایک فیصلہ کن صفحہ بیہاں چھوڑ دیا۔.....، اگر اس کی جلد کرنی ہے، تو اس کی فوری ضرورت ہو گی۔ سارا کام تباہ ہو جائے گا۔ تم نے یقیناً کچھ اور صفحے بھی ضائع کیے ہوں گے۔ یہ ایک ضرر رسان اور قابل ترس بات ہے۔ اکھڑے ہوئے صفحوں کا ضرور خیال رکھا کرو۔

اب میں تمھیں اس بے آرامی اور بدشتمی کے بارے میں بتاتی ہوں جو تمہارے جانے کے فوراً بعد تمہاری اس مجبوہ پہنچ ہوئی۔ میں نے فوراً دیکھا کہ تم نے اپنی پیاری ناک پر کوئی توجہ نہ دی تھی اور اسے ہوا کے رحم و کرم پر، اور موسم اور چلتی ہوا کے رحم و کرم پر، اور تقدیر کے سارے نشیب و فراز پر چھوڑ رکھا ہے، بغیر ایک مددگار رومال ساتھ لیے۔ اس بات نے، مجھے میں بہت تشویش پیدا کی۔

نائی آ گیا۔ میں نے اسے بہت مفید جانا اور شاذ و نادر خوش خلقی سے میں نے اس سے پوچھا کہ محترم ڈاکٹر (مارکس) اس کا کتنا مقرر پڑھے۔ جواب تھا ساڑھے سات چاندی کے گروچن۔ میں نے فوراً رقم اپنے ہاتھ میں پکڑی اور ڈھانی گروچن کی بچت ہوئی۔ چونکہ میرے پاس ریز گاری نہ تھی، اس لیے میں نے اچھی نیت سے اسے چاندی کے آٹھ گروچن دیے کہ وہ مجھے ریز گاری دے گا۔ مگر پتہ ہے اس بدمعاش نے کیا کیا؟۔ اس نے میرا شکریہ ادا کیا اور سارا پیسہ جیب میں ڈال دیا۔ میرے بقیہ پیسے گئے اور میں اُن کے لیے صرف سیٹیاں ہی مجاہدیتی تھی۔ میں ابھی تک

سخت سزا ہوگی۔ ایسے سارے کیس مخصوص کروں گی اور ان پر سزا نئیں مخصوص کروں گی، اور میں فوجداری قانون کی طرح کا شادی کا ایک دوسرا قانون بناؤں گی۔ میں تمھیں سیدھا کروں گی۔

”کل شام میں پھر تھک کر چور ہو گئی، مگر پھر بھی میں نے ایک انڈا کھایا۔ خوراک کے شیر زاس طرح برے نہیں جا رہے اور ڈسلڈرڈ حصوں کی طرح اوپر جا رہے ہیں۔ جب تم آؤ گے تو امید رکھنی چاہیے کہ دونوں برابر ہوں گے، اور ریاست منافع کی ضمانت دیتی ہے۔ البتہ، الوداع اب۔ جدا ہونا دردناک ہے۔ یہ دل کو درد دیتا ہے۔

الوداع میرے اکلوتے محبوب، میٹھے، سیاہ رنگت والے، ننھے سے خاوند۔ ”کیا“ کیسے!

آہ، تم بے ایمان چہرہ۔

الوداع۔ جلد لکھنا۔

1844 جون 21

”دیکھو میری جان، میں تم سے قانون کے مطابق نہیں نہیں نہیں اور آنکھ کے بد لے آنکھ،
دانٹ کے بد لے دانٹ اور خط کے بد لے خط نہیں مانگتی۔ میں نجی اور بڑی شان والی ہوں۔ مگر مجھے
امید ہے کہ تمہارے سامنے میری دو گنی صورت مجھے جلد ہی شہرے پھل دے گی، جواب میں چند
سطریں، جن کے لیے میرا دل تمنا کر رہا ہے، چند الفاظ جو مجھے یہ بتا دیں کہ تم ٹھیک ہو رہے ہو۔ میں
یہ گھنی جاننا چاہتی ہوں کہ تم میرے لیے اداس ہو رہے ہو، اور تم سے سننا چاہتی ہوں کہ تمھیں
ہماری ننھی کے بارے میں ایک بلشن، اس لیے کہ بہر حال وہ ہمارے الائنس کی چیف
ہے۔ اور بہ یک وقت تمہاری اور میری ہوتے ہوئے وہ ہماری محبت کی سب سے قریبی رہی ہے۔
ننھی سی گڑی یا سفر کے بعد بہت تکلیف میں تھی اور بیمار تھی۔ معلوم ہوا کہ وہ صرف قبض کا شکار رہی
بلکہ بسیار خوراکی کا بھی۔ ہمیں ”موٹے سوئر“ کو بلانا پڑا، اور اس کا فیصلہ یہ تھا کہ لازمی طور پر اسے
ایک دودھ پلانے والی نریں کی سہولت میسر ہو، اس لیے کہ مصنوعی خوراک سے وہ آسانی سے
تدرست نہیں ہو سکتی۔ تم میری پریشانی کا اندازہ کر سکتے ہو۔ مگر وہ سب کچھ اب گزر گیا۔ پیاری
ننھی ”عقل مندا آنکھیں“، اب ایک صحت مند نوجوان دودھ پلانے والی نریں سے شان دار خوراک

صرف خوارک پر اپنی بساط سے زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ غربت کے باوجود وہ ہر بات کو اپنے شائستہ حالات کے مطابق رکھتی ہے۔ ٹرا نیر میں لوگ اُس کی طرف بہت اچھا رویہ رکھتے ہیں اور یہ بات مجھے کسی قدر مطمئن کرتی ہے۔

مجھے کسی کے گھر جانے کی ضرورت نہیں، اس لیے کہ وہ سب میرے پاس آتے ہیں اور صح سے لے کرات تک مجھ لگائے رہتے ہیں۔ میں تمیں اُن سب کے نام نہیں گناہکتی۔ آج بھی میں نے محبتِ دُنْلِہمین کو رخصت کیا، جو برسیلیں تذکرہ، بہت زیادہ دوستانہ مزان وala ہے، اور صرف اس بات پر خوف زدہ ہے کہ کہیں وہاں تمہارے جامع سائنسی مطالعے میں حرج نہ آئے۔ میں ہر ایک سے نوابوں کی طرح پیش آتی ہوں اور میری یہروں وضع قطع اسے مکمل طور پر جواز بخشتی ہے۔ اس لیے کہ میں اُن سب میں سے زیادہ خوش نما ہوں اور اپنی زندگی میں کسی بھی وقت سے زیادہ اب اچھی نظر آتی ہوں اور زیادہ شباب پر بھی ہوں۔ سب لوگ اس بات پر متفق ہیں۔ اور لوگ مستقل طور پر ہر دن کی وہ تعریف دہراتے ہیں، جس نے مجھ سے پوچھا، ”میری پتوں کی تو شیق کب ہوئی ہے؟“ میں خود سے سوچتی ہوں، عاجزی سے پیش آنے کا کیا فائدہ، یہ کسی کو مشکل وقت میں کام نہیں آسکتی۔ اور لوگ بہت خوش ہوتے ہیں اگر انہیں اپنی پشیمانی کے اظہار کا موقع ملے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ میرا سارا وجود اطمینان اور ”دولت مندی“ ظاہر کرتا ہے، پھر بھی ہر شخص کا خیال ہے کہ تم مضبوط زمین پر قدم جائے ہوئے ہو۔ میں جانتی ہوں کہ ہمارے قدم چنان جیسی مضبوط زمین پر نہیں جھے ہوئے۔ مگر ایک مضبوط زمین ہے کہاں؟۔ کیا ہر جگہ زوال کے آثار نظر نہیں آتے اور اُس زمین کی کوکھی بنیاد نظر نہیں آتی جس پر سماج نے اپنے مندر اور دکانیں کھڑی کر رکھی ہیں؟۔ میرا خیال ہے کہ وقت، وہی پرانا نچر، جلد ہی زیر زمین قرض لینا بند کر دے گا..... بلاشبہ بریلز میں دوبارہ طوفان آئے ہیں۔ کاش ہم ذرا سے وقت کے لیے بوجھ سہار لسکیں، جب تک کہ ہماری نئی بڑی ہو جائے۔ اس وقت تک تم میرے ذہن کو سکون میں رکھو گے، ہیں ناں میرے میٹھے فرشتے، میرے دل کے اکیلے اور واحد محبوب؟۔ میرا دل 19 جون کو تم پر گیا!۔ یہ تمہاری محبت میں کس قدر زور اور محبت سے دھڑ کا تھا۔

لے رہی ہے۔ یہ نس باریلین کی ہے، اُس کشی بان کی بیٹی جس کے ساتھ پیارے ابا کثر سفر کرچکے۔ اچھے وقوں میں جب یہاں کی ابھی بچی تھی، ماں نے اس کے لیے پورے لباس کے لیے کپڑے مہیا کیے تھے۔ اور کیا عجیب اتفاق ہے کہ وہی غریب بچی، جسے ابا ہر روز ایک ”کروٹھر“ دیا کرتا تھا، آج ہماری بچی کو زندگی اور صحت دے رہی ہے۔ اُس کی زندگی بچانا آسان نہ تھا، مگر اب وہ کسی بھی خطرے سے باہر ہے۔ اپنی ساری بیماریوں کے باوجود وہ نمایاں طور پر خوب صورت لگتی ہے، اور ایک نئی نئی شہزادی کی طرح سفید پھول کی امندنازک اور شفاف ہے۔ پیس میں ہم اسے بیماری سے نہیں نکال سکتے تھے۔ اس لیے یہ سفر تو پہلے ہی قیمتی بن چکا ہے۔ علاوه ازیں، میں دوبارہ اپنی اچھی پیاری ماں کے ساتھ ہوں، جو عظیم ترین جدوجہد کے ساتھ ہم سے جدا ہونا سمجھی ہے۔ ماں نے وٹنڈ ور ف میں بہت برا وقت گزارا۔ وہ زیادہ کھر درے لوگ ہیں..... اس دو دھ پلانے والی نس کی ایک دوسری بات یہ ہے کہ وہ ایک ملازمہ کے لبطو بھی بہت کارآمد ہے اور ہمارے ساتھ رہنے کے لیے راضی ہے۔ چونکہ وہ تین سال تک میٹنر میں رہ چکی ہے، اس لیے فرانسیسی بھی بول سکتی ہے۔ لہذا میرا اپنی کا سفر مکمل طور پر محفوظ ہے۔ قسمت کے کیا پینٹرے ہیں، ہے ناں؟!۔

فی الحال پیاری ماں کو بہت سارا خرچ برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ وہ بہت غریب ہے۔ اس کے پاس جو کچھ ہے، ایڈگر اس سے چھین لیتا ہے اور پھر ایک کے بعد دوسرا بکواس خطا لکھتا رہتا ہے۔ بجائے اس کے کہ خود اپنے حالات کا تختہ اللئے پر خوش ہوتا ہے۔ وہ اکثر نا خوش گوار بھیں جنم دیتا انسنابات، اور سارے موجود حالات کا تختہ اللئے پر خوش ہوتا ہے۔ عمومی طور پر چیزوں کی موجودہ حالت کی تبدیلی کی شدید خواہش اب اس تناسب سے کہیں بھی موجود نہیں ہے، جس تناسب سے سطح پر چیزوں اس قدر خوف ناک طور پر بے جان نظر آتی ہیں۔

لیکن آؤ، ہم انقلاب کی بات سے اپنی دو دھ پلانے والی نس کی طرف لوٹ آئیں۔ میں سفر سے بچی ہوئی رقم میں سے ماہانہ چار تھیلر اُسے ادا کروں گی۔ اُسی بچی ہوئی رقم سے میں ڈاکٹر اور دوائی کی ادا بیگنی کروں گی۔ یہ صحیح ہے کہ ماں مجھے ایسا کرنے نہیں دینا چاہتی مگر اسے تو

دن کوں سا ہو گا؟“ اے میرے پیارے دل، میں بہت بے چینی سے تمھیں چومنا چاہتی ہوں۔

بہر حال، تمہیں اخبار، ٹرائے ر شچے زی تنگ پڑھنا چاہیے۔ یہ اب کافی اچھا ہو گیا ہے۔ تمہارا کیا حال ہے؟۔ مجھے تم سے دور ہوئے آٹھ دن ہو چکے ہیں۔ حتیٰ کہ یہاں، اچھی کوائی کے دودھ کے باوجود بھی ایک دودھ پلانے والی نرس کے بغیر ہمارے بچے کے لیے اپنی بیماری سے نکلا ممکن نہ ہوتا۔ اس کا پورا معدہ گڑ بڑھتا۔ آج شیخ چرنے مجھے یقین دلایا کہ وہ اب بالکل محفوظ ہے۔ کاش بے چاری ماں اس قدر پر پیشانیوں میں نہ ہوتی، اور بالخصوص ایڈگر کی وجہ سے، جو کہ اپنے عکس پن کو ڈھانپنے اور چھپانے کے لیے زمانوں کی عظیم نشانیوں اور سماج کی ساری مصیبتوں کو استعمال کرتا ہے۔ اب پھر چھپیاں آرہی ہیں اور ایک بار پھر امتحان میں پکھنہ نکلے گا۔ یہ ناقابلِ معافی ہے۔ ماں نے اپنے لیے ہر چیز کو حرام کر رکھا ہے، جب کہ ایڈگر کو لوں میں مزے کر رہا ہے، سارے اوپراؤں میں جاتا ہے۔ اور وہ یہ سب کچھ خود خط میں لکھتا ہے۔ وہ اپنی ننھیٰ بہن کے بارے میں ہم درد ترین انداز میں ذکر کرتا ہے، اپنی ننھیٰ جینی کے بارے میں، مگر میں اس پاگندہ دماغ کی طرف نرم روی رکھنے کو ناممکن دیکھتی ہوں۔

عزیز ترین جان! میں اکثر ہم لوگوں کے مستقبل کے لیے بہت پریشان رہتی ہوں، ابھی بھی اور بعد میں بھی۔ اور میرا خیال ہے میں یہاں اپنی دولتِ مندی کا ناٹک کرنے اور ملجم سازی کرنے کی سزا پاؤں گی۔ اگر ہو سکے تو تم اس بارے میں میرے دماغ کو مطمئن کر دو۔ سارے اطراف سے ایک مستقل آمدنی کی باتیں ہی ہوتی ہیں۔ میں انھیں محض اپنے گلابی گالوں، اپنی شفاف جلد، اپنے تمہلیں چوغے، پروں والے ہیٹ اور سارٹ ”ماںگ پٹی“ سے جواب دیتی ہوں۔ اس کا بہترین اور عمیق ترین اثر ہوتا ہے، اور اگر میں نتیجے میں مغموم ہو جاتی ہوں تو کسی کو نظر نہیں آتا۔ ہمارے بچے کی اس قدر حسین سفید رنگت ہے کہ ہر شخص اُس پر حیران ہو جاتا ہے۔ وہ بہت عمدہ اور نازک بھی ہے۔ شیخ چرنے کی طرف بہت ملتافت اور مہربان ہے۔ آج وہ بالکل بھی جانا نہیں چاہتا تھا، پھر ”خدا کا غصب“ آگیا، اور پھر یور کان، پھر ہمین، اور پھر پوپی۔ یہ سلسہ اسی طرح چلتا رہتا ہے۔ کل ”درخت کا مینڈک“ بھی اپنی چھلکی کی کھال کی طرح کی یگم کے ساتھ یہاں

اب آؤ واقعات کی جانب۔ ہماری شادی کی سالگرد سے پہلے تک ہمارا نجھا پچہ دوبارہ تند رست ہوا اور صحت مندانہ میں، اور بے قرار خواہش کے ساتھ دودھ پینے لگا۔ پھر میں اپنے مشکل سفر پر نکل کھڑی ہوئی..... تم جانتے ہو کہاں کے لیے؟۔ میں نے اپنا عمدہ یہیں فراہ پہننا اور میرا چھرہ جوش سے چک رہا تھا۔ جب میں نے گھنٹی بجائی تو میرا دل تقریباً سنائی دینے کی حد تک زور سے دھڑک رہا تھا۔ میرے ذہن میں ہربات چل رہی تھی۔ دروازہ کھلا اور جتنے چن نمودار ہوئی۔ اس نے مجھے گل لگایا، چوما اور ڈرانگ روم لے گئی، جہاں تمہاری ماں اور سو فی میٹھی ہوئی تھیں۔ دونوں نے فوراً مجھے گل لگایا۔ تمہاری ماں نے مجھے ”ٹو،“ کہہ کر پکارا، اور سو فی نے مجھے اپنے پاس صوفے پہ بھایا۔ اسے بیماری نے خوف ناک حد تک تباہ کر دیا تھا۔ لگتا ہے وہ دوبارہ کبھی تند رست نہ ہوگی۔ اور جتنے تو اس سے بھی بری حالت میں ہے۔ صرف تمہاری ماں بہتر حالت میں اور آسودہ لگتی ہے۔ وہ خوش طبع کی حد تک شاداں و مسرور ہے۔ افسوس یہ شگفتہ مزاہی کی طرح نامبارک لگتی ہے۔ ساری لڑکیاں مساوی طور پر پیار کرنے والیاں تھیں، بالخصوص کیرولین۔ اگلی صبح تمہاری ماں نوجے ہی بچے کو دیکھنے آگئی۔ سہ پہر کو سو فی آئی اور اس صح ننھی کیرولین نے بھی ہماری ننھی فرشتہ کا چکر لگایا۔ کیا تم ایسی تبدیلی کا تصور کر سکتے ہو؟۔ کتنا فرق ڈالتی ہے کامیابی، یا ہمارے معاملے میں تو کامیابی کا ”دکھاوا“، جسے عیار ان طریقوں سے برقرار رکھنا مجھے آتا ہے۔

یہ عجیب خبر ہے، ہے نا؟۔ ذرا سوچو، وقت کیسے گزرتا ہے اور حتیٰ کہ وہ فربہ ترین سوور بھی۔ شیخ چر بھی اب مزید ایک سیاستدان، اور ایک سو شمسیت نہیں رہا..... فریلن تھیلر جزوی طور پر سمجھتا ہے کہ تمہارا گروہ پاگل ہے، مگر وہ سوچتا ہے کہ یہ مناسب وقت ہے کہ تم نے باسیر پر حملہ کیا۔ آہ، کارل جو کچھ تم کرنے جا رہے ہو اسے جلد کر دو۔ اور نیز جلد مجھے اپنے زندہ رہنے کی نشانی دے دو۔ نزم ترین محبت کرنے والی ماں عظیم ہم دردی سے میرا خیال رکھ رہی ہے، میری ننھی کی مناسب طور پر دیکھ بھال کی جا رہی ہے۔ سارا رائیر جیرت سے دیکھتا ہے، تعریف کرتا ہے اور سلام دعا کرتا ہے، مگر پھر بھی میرا دل اور روح تمہاری طرف مڑے ہوئے ہیں۔ کاش میں تمھیں زیادہ جلد جلد دیکھ پاتی، اور تم سے پوچھتی؛ ایسا کس لیے ہے۔ یا تمہارے لیے یہ والا گیت کا لیتی؟۔ کیا تم یہ بھی جانتے ہو کہ کل کے بعد آنے والا

تھا۔ میں نے اُن کو نہیں دیکھا۔ تمہارے خاندان کے ارکان (بشویں مکمل ساز و سامان کے ساتھ سونی کے) گزرتے ہوئے ادھر آئے۔ مگر وہ کس قدر بیمار لگتی ہے!!..... اگر سین کا س اور ھیز سے ملاقات ہو تو میرا اسلام کہنا۔ میں جلد ہی تمہاری خبر سنوں گی، بیس ناں؟۔ اور کیا تم لانگ جو میوکے ~ ”کوچوان“ نامی گیت کو بہادری سے گارہے ہو؟۔

..... اس قدر جھنجلاہٹ اور نفرت سے نہ لکھو۔ پتہ ہے، تمہارے دوسرا مضماین نے کس قدر زیادہ اثر ڈالا ہے۔ یا تو حقیقت حال مزید زیر ک انداز میں لکھو یا مزاح میں اور ہلکے ہلکے انداز میں۔ پلیز، میری جان! اپا قلم کا فند پر دوڑنے کے لئے چھوڑ دو۔ خواہ وہ کبھی اپنے فقرے کے ساتھ ہی اڑ کھڑا جائے اور گرجائے۔ تمہارے تصورات ہمیشہ ساہی کی طرح تن کے سیدھے کھڑے ہوتے ہیں، اس قدر باعزت طور پر مستحکم اور جرأت مند۔ اور وہ قدیم گارڈ کی طرح کہہ سکتے ہیں کہ؛ یہ مر جائے گا مگر ہتھیار نہیں ڈالے گا۔ اس سے کیا فرق پڑے گا کہ اگر کبھی کبھار یونیفارم ذرا سا کھلا ڈلا رہے اور ہم اس قدر مضبوطی سے بندہ ہوں؟۔ فرانسیسی سپاہیوں میں سب سے عمدہ چیز ان کا آزادانہ اور ہمیں انداز ہے۔ جب تم ہمارے بیساکھی والے پروشیائیوں کے بارے میں سوچتے ہو تو کیا تم پچکپنی طاری نہیں ہوتی؟..... بس ذرا ساتھ کوڈھیلا کر دو اور گلو بنداہیمٹ کو ہٹا دو۔ لفظ کو اپناراستہ بنانے دو اور الفاظ کو اسی طرح سیٹ کر دو جس طرح کہ وہ خود بخود اترتے جاتے ہیں۔ اس طرح کی آرمی کو سخت مارچ نہیں کرنا پڑتا۔ اور تمہاری فوجیں مجاز پر قابض ہوتی جا رہی ہیں، بیس نا؟۔ اُن کے جزل کے لیے دعائیں۔

میرے سیاہی مائل ماںک! خدا حافظ، عزیز ترین دل، میرے محبوب، میری ساری ہستی۔ حال میں میں اپنے پیارے جرمی میں ہوں، ہر چیز میرے آس پاس ہے مج میری نہیں کے اور میری ماں کے، مگر پھر بھی میرا دل غمگین ہے اس لیے کہ تم نہیں ہو۔ یہ دل تمہارے لیے بے چین ہے، اور یہ تمہارے لیے اور تمہارے سیاہ پیغام رسانوں کے لیے انتظار کرتا ہے۔

خداحافظ

Schipp Schribb.....
تمہاری

پیرس میں موجود مارکس کے نام جنپنی کا خط

ٹرائیئر

4 اور 10 اگسٹ 1844 کے درمیان

میں نے تمہارا خط اُسی لمحے وصول کیا جب گھنٹیاں نج رہی تھیں، بندوقیں چل رہی تھیں اور نیکو کار بجوم، آسمانی آقا کا شکریہ ادا کرنے کیلیساوں میں ریوڑوں کی طرح داخل ہو رہا تھا جس نے کہ اس قدر مجذب اونہ طور پر اُن کے زینی آقا کو بچایا۔ تم تصور کر سکتے ہو کہ میں نے کس خصوصی محاسنات کے ساتھ جشن کے دوران ہائے کی شاعری پڑھی اور اپنے حمیدیہ شور کے ساتھ سریلی آواز بھی نکالی۔ کیا تمہارا پروشیائی دل بھی اُس جنم یا اُس صدمہ بھرے، ناقابل غور جرم کی خبر سن کر خوف سے نہیں دھڑکا؟۔ افسوس ضائع شدہ عصمت، اور ضائع شدہ وقار کے لیے!۔ ایسے ہیں پروشیائی نمایاں الفاظ۔ جب میں نے نخے سبز ٹڈے، کیوں کہن ایکس کو ضائع شدہ عصمت کے بارے میں جذباتی تقریر کرتے ہوئے سنا تو میں صرف یہ یقین کر سکتی تھی کہ اس سے اس کا مطلب ماں مریم کی مقدس و بے داغ پاکیزگی تھی، اس لیے کہ بہر حال وہ واحد بات ہے جو سرکاری طور پر تصدیق شدہ ہے۔ مگر پروشیائی ریاست کی عصمت!۔ نہیں، میں بہت عرصے سے اس پر یقین ترک کر چکی ہوں۔ جہاں تک اس خوف ناک واقعہ کا تعلق ہے، پاک پروشیائی لوگوں کے لیے ایک تسلیم رہتی

جنینی کا پیرس میں موجود کارل مارکس کے نام خط

ٹرائیئر

11 اور 18 اگست 1844 کے درمیان

میرے عزیز ترین اور انوکھے کارل!

ہے، یعنی، یہ کہ اس کارنامے کے پچھے مقصد کوئی سیاسی جنونیت نہیں تھی، بلکہ واضح طور پر انتقام کے لیے ایک شخصی خواہش تھی۔ وہ اس کے ساتھ خود کو تسلی دیتے ہیں۔ مگر یہ بالکل ایک نیا ثبوت ہے کہ جرمی میں ایک سیاسی انقلاب ناممکن ہے، جب کہ ایک سماجی انقلاب کے سارے تھم موجود ہیں۔ جب وہاں کوئی سیاسی جنونی کبھی رہا ہی نہ ہو تو پھر انہا کو جانے کی جرأت کون کرتا۔ قتل پر ایک کوشش کا خطرہ مول یعنے کو پہلا شخص اس کی طرف خواہش، شدید خواہش سے بہہ گیا۔ تین دن تک وہ شخص بھوک سے مرنے کے مستقل خطرے میں برلن میں بے فائدہ بھیک مانگتا رہا..... چنانچہ یہ خفیہ قتل کی ایک سماجی کوشش تھی!۔ اگر کوئی چیز ہو جائے تو یہ اسی سمٹ سے شروع کرے گی۔ وہ ہے سب سے حساس جگہ، اور اس لحاظ سے ایک جرمی دل بھی زد میں ہے۔

میرے دل کے محبوب، تم یقین نہیں کر سکتے کہ تم اپنے خطوط سے مجھے کتنا زیادہ خوش کرتے ہو۔ اور کس طرح اپنے آخری پادری جیسے خط سے، تم اے میرے دل کے ملاً اور پادری! اپنی بے چاری کم سن بھیڑ کی سکون آور امن اور شانتی کو دوبارہ بحال کر چکے ہو۔ دور سیاہ منظر کے ہر طرح کے اندریشوں اور جھلکیوں کے ساتھ خود کو ثارچ کرنا یقیناً غلط اور احتقار ہے۔ میں خود ان خود عذابی لمحوں میں اُس کا اچھا خاصا ادراک رکھتی ہوں..... گوکہ روح خواہش مند ہے، مگر جسم کم زور ہے، اور اس طرح ہمیشہ ہوتا ہے کہ صرف تمہاری مدد ہوتی ہے کہ میں ان بھتوں کو جھاڑ بھوک سے بھگانے کے قابل ہوئی ہوں۔ تمہاری تازہ خبروں نے مجھے واقعتاً اس قدر اصلی اور حقیقی سکون بخشا ہے کہ دوبارہ اندریشوں میں کڑک ہو جانا واقعی غلط ہوگا۔ میں اب توقع کرتی ہوں کہ یہ تاش کے کھیل کی طرح واقع ہوگا، اور میں امید کرتی ہوں کہ کوئی خارجی صورت میری گھروالپسی کا وقت مقرر کرے گی۔ شاید ایڈگر کی آدمیاں اسی طرح کا کوئی (خارجی) موقع۔ میں اس دردناک لکٹے کو بادلی ناخواستہ چھیڑتی ہوں، اور صرف ایڈگر کی موجودگی میں اس معاملے پر کسی فیصلہ کی بات کروں گی۔

سونج جاتی ہے اور سرخ ہو جاتی ہے۔ یہ بے حد دباؤ کی ایک علامت ہے۔ حادثاتی طور پر وہ خوش مزاجی کا نکایتہ عروج ہے۔ اس پر تمہاری ہر طرح کی نگاہ اُسے ہنسائے گی۔ تم دیکھو گے کہ میں کیسی پیاری ننھی مخلوق اپنے ساتھ لا دوں گی۔ جب وہ کسی کو بولتے ہوئے سنتی ہے تو وہ یہکہ دم اُس سمت دیکھنے لگتی ہے اور اُس وقت تک دیکھتی رہے گی جب تک کہ کوئی تازہ واقعہ نہیں ہوتا۔ تم بچے کی زندہ دلی کے بارے میں تصور تک نہیں کر سکتے۔ پوری پوری رات اس کی چھوٹی آنکھیں سونے کے لیے بند ہونے سے انکار کرتی ہیں، اور اگر کوئی اس کی طرف دیکھے تو وہ زور سے ہنستی ہے۔ وہ اس وقت سب سے زیادہ خوش ہوتی ہے، جب وہ روشنی یا آگ دیکھتی ہے۔ اس طریقے سے اس کے عظیم ترین طوفان کو دھیما کیا جاسکتا ہے۔ پیارے کارل، ہماری ننھی گڑیاکتنی دیر تک اس کی ادا کاری کرتی رہے گی؟۔ مجھے ڈر ہے، مجھے ڈر ہے کہ جب اس کا بابا اور اماں ایک بار پھر اکٹھے ہوں گے، اور مشترک کمیت میں رہیں گے، تو یہ ادا کاری ایک ڈوبٹ (دوگانا) بن سکتی ہے (اس کا کوئی اور بہن بھائی پیدا ہو سکتا ہے: مترجم)۔ یا پھر ہم پروشیائی طرز کا فیصلہ کریں؟۔ عموماً اُس جگہ بچوں کی بہت بڑی تعداد نظر آتی ہے جہاں وسائل بہت کم ہوتے ہیں۔ وہ بچوں کے باپ نے جو ایک غریب آدمی ہے، قصبه کے مجرٹیٹ سے امداد مانگی۔ جب اس پر اتنے زیادہ بچ پیدا کرنے پر تقدیکی گئی تو اس کا واحد جواب یہ تھا؛ اس سے، کسی سب سے چھوٹے اور غیر اہم گاؤں میں بھی سال میں ایک جشن ہوتا ہے۔ پھر اسے امدادی گئی، اور اب بلاشبہ وہ گیارہوں جشن منار ہو گا۔

ہم نے کافی عرصے سے تمہارے عزیزوں کو نہیں دیکھا۔ پہلے عالی وقار ملاقات اور اب شادی کے لیے اہم انتظامات، اس طرح کسی کی موجودگی نامناسب ہے، کوئی دعویٰ موصول نہیں ہوتیں کہ دوبارہ ان کے پاس نہ جانے کی انگساری پیدا ہو۔ شادی 28 اگست کو ہے۔ اتوار کو نکاح کا اعلان کیا گیا ہے۔ ساری عظیم الشانی کے باوجود جتنی کی صحت روز بہ روز خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اس کی کھانسی اور آواز کا ہھڑ اجنباء ہتھے جاتے ہیں۔ وہ اب چل نہیں سکتی۔ وہ ایک بھوت کی طرح منڈلاتی ہے، مگر وہ یقیناً شادی شدہ ہو گی۔ یہ عموماً خوف ناک اور غیر محتاط سمجھا جاتا ہے۔ روچوں، کہتا ہے کہ یہ اس کے حق میں بہتر ہے تاکہ وہ اپنے بھتیجے کے لیے کچھ محفوظ کرے۔ میں نہیں

بہر حال میں سردیوں سے پہلے آ جاؤں گی۔ بھلا میں ایسے پیارے، دل گرمادینے والے دوستاتہ پن کی مزاحمت کس طرح کر سکتی ہوں جو تمہاری سطروں سے مجھ پر چمکتا ہے؟۔ اور پھر پس منظر میں بے چینی اور خوف کے سیاہ احساسات ہیں، بے وفائی کا اصلی ڈر، ایک دار الحکومتی شہر کی دلکشیاں اور کششیں ہیں..... یہ ساری ایسی قوتیں اور طاقتیں ہیں جن کا مجھ پر اثر کسی بھی اور چیز سے زیادہ طاقت ور ہے۔ میں ایک طویل عرصے کے بعد ایک بار پھر تمہارے دل کے قریب، تمہاری بانہوں میں اطمینان اور مسرت انگلیزی کے ساتھ آرام کرنے کے لیے بہت بے چین ہوں۔ مجھے تم سے ڈھیر ساری باتیں کرنی ہیں، اور تم نے دوبارہ کیا تکلیف میرے لیے لانی ہے کہ میں تو شہزادی کے درجہ پر فائز ہوں۔ اس لیے کہ تقسیم شدہ جرمی میں چلتے رہنا آسان نہیں۔

تم ننھی مخلوق (بیٹی) کو دیکھ کر بہت خوش ہو گے۔ میں یقین سے کہتی ہوں کہ تم ہمارے بچے کو پہچاننے کے قابل نہ ہو گے، جب تک کہ اس کی چھوٹی آنکھیں اور بالوں کا سیاہ گچھا تم پر راز افشا نہ کر دے۔ دوسری ہر چیز اب بالکل مختلف ہے، صرف تم سے مشابہت بڑھتی جاتی ہے۔ پچھلے چند دنوں سے وہ جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ شور بے کچھ کچھ کھانے لگی ہے جو میں اپنے ساتھ لائی ہوں، اور وہ اس سے بہت زیادہ چھٹارے لیتی ہے۔ غسل خانے میں وہ اپنے چھوٹے ہاتھوں سے پانی کے اس قدر چھینٹے اڑاتی ہے کہ سارا کمرہ پانی پانی ہو جاتا ہے، اور پھر وہ اپنی ننھی انگلی پانی میں ڈبوتی ہے اور اس کے بعد تیزی سے اُسے چاٹتی ہے۔ اس کا نخاماً گوٹھا جسے اس نے ہمیشہ مڑا ہوار کھا اور پھر انگلیوں سے درمیان میں جھانکنے جیسا بنا تی ہے۔ وہ اس عادت سے اس قدر غیر معمولی طور پر لپک دار اور ملائم بن گئی ہے کہ اس پر حیران ہوئے بغیر نہیں رہا جاسکتا۔ وہ ایک ننھی سی پیانو نواز بن چکی ہے..... میرا خیال ہے کہ وہ اپنے ننھے سے انگوٹھے کے ساتھ جادوئی کرتib کر سکے گی۔ جب وہ روتوتی ہے تو ہم فوراً اس کی توجہ وال پیپر پہ پھولوں کی طرف مبذول کرتے ہیں، اور تب وہ ایک چوہیا کی طرح چپ ہو جاتی ہے اور اتنے لمبے وقت تک اُسے دیکھتی ہے کہ اس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ ہم بہت دیر تک اس سے بات نہیں کرتے، اس لیے کہ اس سے اُسے خود پر بہت زور لگانا پڑتا ہے۔ وہ ہر آواز کی نقل اتنا رنا چاہتی ہے اور اس کا جواب دینا چاہتی ہے۔ اس کی پیشانی

جاسکتا ہے؟ اور مجھے بتاؤ کہ اس بے عقل (روج) نے تمہارے مضمون کے بارے میں کیا کہا؟ کیا اس نے ادلے کا بدله کیا ہے؟ جواب دیا ہے یاخموش رہا ہے؟ جنگ واقعی استثنائی طور پر ایک عالی ظرف شخص ہے۔ یقینی اچھی بات ہے کہ ایک بار پھر تمہارے پاس ذرا سے پیسے موجود ہیں۔ بس یہ بات ذہن میں رکھو کہ جب بٹوہ بھرا ہوتا ہے، تو یہ بہت جلد، پھر خالی ہو جاتا ہے، اور پھر اسے بھرنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔ تم پیارے اچھے کارل، میرے دل کے ڈارنگ! میں تھیں بہت پیار کرتی ہوں، میرا دل تمہارے لیے بہت بے قرار ہے۔ مجھے بہت اچھا لگے گا اگر آئیں کرپنی لکش بھائی کو دیکھ سکے۔ کاش وہ ایک ماموں بیٹھ رہا جائے..... تب میں ماں سے اپنی روائی کی بات ذرا پہلے کر پاؤں گی۔ ہماری نئی گڑیا بھی اپنا سوپ پی رہی ہے۔ دیکھو، وہ مزید بالکل بھی لیٹا نہیں چاہتی۔ وہ سارا وقت سیدھا بیٹھنا چاہتی ہے۔ اس طرح وہ اپنے ارد گرد کو بہتر طور پر دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ مجھے بتاؤ میرے نئھے دل، کچھ عرصہ سے میں نے محضوں کیا کہ تم مزید گیوئی کا تذکرہ نہیں کرتے۔ کیا معزز کزن کے سلسلے میں کچھ ہوا؟ اور کیا متبرک جیوار گا کے بارے میں کوئی خبر ہے؟ میں شدت سے جاننا چاہتی ہوں کہ پرو میری یائی اب کیا کرے گا۔ کیا وہ خاموش رہے گا یا شور شرابا کرے گا؟ یہ خصوصی بات ہے کہ کوون سے کوئی ناخوش گوار بخوبیں آتی بلکہ بہترین بات آتی ہے۔ بہر حال، ہمارے دوست کس قدر وفادار، کس قدر فکر مند، معاملہ فہم اور خیال رکھنے والے ہیں۔ گوکہ پیسے مانگنا تکلیف دہ ہے، مگر ان لوگوں سے متعلق یہ ناخوش گوار اور گراں بارہیں رہتا۔ میں لکھنا جاری نہ رکھ سکوں گی، اس لیے کہ بچی اپنی مرغیوں کی طرح کی عدمہ کٹ کٹ ہنسی، اور بات کرنے کی کوششوں سے میری توجہ ہٹائے رکھتی ہے۔ تم اس کی پیشانی کی خوب صورتی، اس کی جلدی کی شفاقت اور اس کے نئے ہاتھوں کی جیرت ناک نازکی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

میرے دل کے اچھے دل! مجھے جلد دوبارہ لکھو۔ میں تمہاری ہینڈ رائٹنگ دیکھ کر بہت زیادہ خوش ہوتی ہوں۔ تم پیارے، اچھے، میٹھے، خصی نہ کیے ہوئے زسکو۔ تم میری چھوٹی گڑیا کے باپ۔

جانتی کہ اس کا نتیجہ اچھا ہوگا یا نہیں۔ کاش کم از کم وہ ایک شہر میں رہنے جا رہے ہوتے..... مگر ایک مصیبت زدہ گاؤں میں، اور وہاں بھی سردیوں میں۔ میں تصورنہیں کر سکتی کہ کس طرح تمہارے رشتہ دار اس کے بارے میں خوش اور مسروہوں گے۔ اگر مقدر ان کی روحوں کو کسی حد تک کم زور نہ کرے تو ان کی خود بینی و تکبر سے کوئی نجات نہیں۔ اور شان دار پارٹیوں اور زیورات، کان کے زیوروں اور شالوں کے بارے میں تینی خوری! مجھے تمہاری ماں کی سمجھ نہیں آتی۔ اس نے خود ہمیں بتایا کہ اس کے خیال میں جٹ چن کوٹی بی ہے، اور پھر بھی اسے شادی کرنے دیتی ہے۔ مگر کہتے ہیں کہ جٹ چن بہت شدت سے ایسا چاہتی ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ اس سب کا انعام کیا ہوگا۔

ٹرائیم میں ایسی گہما گہما ہی ہے جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ ہر جگہ پسر گرمی ہے۔ ساری دکانیں تازہ تازہ سجادی گئی ہیں، ہر شخص رہائش کے لیے کروں کا انتظام کر رہا ہے۔ سارا کوبلنز یہاں آ رہا ہے اور سماج کے چوٹی کے لوگ جلوس میں شامل ہو رہے ہیں۔ سارے ہوٹل پہلے ہی بھر چکے ہیں۔ 210 قیام گاہیں قائم ہو چکی ہیں، جہاں شراب بھی بکتی ہے۔ نیز سڑکیں، تھیٹر، تصویری چڑیا گھر، بین الاقوامی تھیٹریں، انچھر جس بھی چیز کے بارے میں سوچا جائے وہ اپنی موجودگی کا پہلے ہی اعلان کر رہی ہے۔ سارا چوک نیمیوں سے بھرا ہوا ہے۔ گیوں کے سامنے لکڑی کے پورے گھر کھڑے کیے گئے ہیں۔ ٹرائی اتوار کو مارچ کرتا ہے۔ ہر ایک کوئی جلوس میں شامل ہونا ہوتا ہے اور پھر گاؤں آ جاتے ہیں۔ ہر روز تقریباً سولہ ہزار لوگ۔ بیکم سٹین پہلے ہی 400 تھیلر مالیت کے مقدس کپڑے کی چھوٹی کاپیاں فروخت کر چکی ہے۔ ہر گھر پہ چھینگ سے لے کر ایک تھیلر ز تک کی قیمت کی تسبیحیں لٹکی ہوئی ہیں۔ میں نے بھی اپنی نئی کے لیے ایک چھوٹا سا تمنجے جیسا تھنہ خریدا ہے۔ اور کل اُس نے خود ایک تمنج حاصل کی۔ تم اس ہل چل اور سرگرمی کا تصویر نہیں کر سکتے جو یہاں ہو رہی ہے۔ اگلے ہفتے آدھا لگو بیگ آ رہا ہے؛ کزن مائیکل نے بھی اپنی آمد کا اعلان کیا ہے۔ سارے لوگ لگتا ہے پاگل ہو گئے ہوں۔ انسان کس بارے میں سوچے؟۔ یہ زمانوں کی اچھی نشانی ہے کہ ہر

اس کے چھوٹے دانت بہت درد کرتے ہیں۔ لیکن مجھے امید ہے کہ وہ جلد دوبارہ ٹھیک ہو جائے گی۔
میں نے آج اماں سے سننا کہ ایڈگر جلد ہی امتحان دے گا۔

میرے اچھے کارل، کیا تم حیران نہیں ہو رہے ہو کہ میں تمھیں فرانسیسی میں لکھ رہی ہوں؟
مگر ایسا میں نے جان بوجھ کے نہیں کیا۔ میرا ارادہ تھا کہ شروعات چند فرانسیسی فقرہوں سے کروں گی
اور پھر، جس طرح کہ کھانا کھاتے وقت بھوک لگ جاتی ہے، میں اس زبان سے ساتھ چھوڑنے کے
قابل نہ رہی۔ میں اسے تمھیں لکھتے ہوئے اور تم سے بات کرتے ہوئے بہت آسان پاتی ہوں،
میں اتنی ہی تیزی سے لکھ رہی ہوں جتنا کہ جرمن زبان میں۔ اور گو کہ یہ کلاسیکل فرنچ نہیں ہو گی مگر
مجھے یقین ہے کہ اسے پڑھ کر تمھیں مزہ آئے گا۔ اس کی غلطیوں کو، ناقابل بیان خوب صورتیوں
کو پڑھ کر تمھیں لطف آئے گا۔ میں یہ سطور تمھیں اس وقت تک نہیں بھجوں گی جب تک کہ مجھے تمہارا
پہلا خط نہیں ملتا۔ میری طرف سے ہمارے اچھے دوست برگرزو بہت ساری عمدہ باتیں کہنا۔ ایک
ہزار بو سے امی کی طرف سے ابا کو، اور ایک چھوٹا سا یوسہ منظر چن کی طرف سے۔ الوداع میرے
دوست۔ میں تمھیں دوبارہ دیکھنے کی راہ تک رہی ہوں۔ اب تک تو تم پہلے ہی بریلیز میں ہو گے۔

بہت سارے سلام ہمارے نئے مادر وطن کو۔ الوداع۔

10 فروری

ہائیئینے وزارت داخلہ میں تھا جہاں اسے بتایا گیا کہ انہیں اس بارے میں بالکل کچھ معلوم
نہیں ہے۔ لیڈر واورولن اس مسئلے کو چیمبر میں اٹھائیں گے جس وقت ہر شخص فرار ہو گیا ہو گا۔ کیا تم
نے ”ریفارم“ پڑھی ہے؟۔ یہ کیا حقن، قابلِ ترس شئے ہے۔ جو بات یہ کہتی ہے وہ تکلیفِ دھملہ
ہے، دوسروں کی طرف سے شدید ترین حملوں سے بھی زیادہ۔ وہاں تمہارے پاس اس عظیم شخص کی
تصنیف ہے..... مسٹر باکون، جو بہر حال آیا اور مجھے تقریر اور ڈرامہ کے بارے ایک سبق دیا
تاکہ خود کو مجھ پہ ظاہر کرے۔ ہر غصبے سے کھیل رہا ہے۔ ایور بیک مسٹر برگرزا اور عوام کے بیٹے کی
مسلسل پر اگنده خیالی کے بارے میں مسلسل بولے جا رہا ہے۔ مسٹروئیل، میرا خصوصی محافظ، میری
مد کوآیا.....

جنی کا خط بریلیز میں موجود مارکس کے نام

پیرس

10 فروری، 1845

..... وہ کل عمارت خالی کرنے کا حکم دینے آرہا ہے۔ یہ ایک خوفناک ضرب ہے
اور میں تمھیں یہ تصور کرنے چھوڑتی ہوں کہ میں اپنے 200 فرانکوں کے ساتھ کیا کروں گی، اب
جب کہ مجھے اسے 980 فرانک بطور صفات دینے ہیں جن کا نصف وہ اُس وقت واپس کرے گا
جب اُسے کوئی کرایہ دار ملے گا۔

یہ ہیں حکومتی، گورنمنٹ والی، ہم بولڈوالی، بے شرف جعل سازی کے مرت آمیز نتائج۔
مجھے نہیں معلوم کہ ہم کیا کریں گے۔ آج صحیح میں نے پورا پیرس چھان مارا۔ خزانہ بند تھا اور مجھے
دوبارہ جانا پڑے گا۔ پھر میں ایک فرنچیپر نیلام کرنے والے ایجنت اور تاجروں کے پاس گئی۔ مجھے
کہیں کوئی کامیابی نہ ملی۔ اور ان پریشانی بھری چکریں کاثنے کے دوران، مزید یہ ہوا کہ ایور برک
نے مجھے میدم گلینز سے ملنے پر مجبور کیا، جو ایک خوش اخلاق، بے ساختہ اور مہربان عورت ہے جس
نے مجھے بہت مسرور کیا۔ میں لمحے تمہیں لکھتے ہوئے خود کو بچے کے ساتھ مصروف رکھے ہوئی
ہوں اور بڑا رہی ہوں۔ نہیں جیتنی کبھی بھی ابا کہنے سے نہیں رکتی۔ اسے ابھی تک سخت زکام ہے اور

نعت ہے، وہ پیاری بچی کا دھیان رکھنے سے ختم ہونے والی مسرت حاصل کرتی ہے، اور وہ میری موجودگی سے بہت شاداں و فرحاں ہے!۔ اور کیا میں اُس کو محض ایک سرد مہر لفظ سے اس تمام مسرتوں سے محروم کر دوں؟۔ کیا میں یہ سب کچھ اُس سے لے لوں، اور اُس کے پاس سوائے طویل افسردوں سرما کی ویران تہائی، میری زندگی اور ایڈگر کے مستقبل سے متعلق بے چین نکر مندی کے، کچھ بھی نہ چھوڑوں گی؟۔ وہ خود مجھے بے نظیر جرأت کے ساتھ روائی کے لیے کہتی رہتی ہے، وہ راز دارانہ انداز میں ایک دن مقرر کرتی ہے، میں پھر اگلے دن کے لیے پس ویش کرتی ہوں اور خود کو ایک اور دن عطا کرتی ہوں..... اور پھر ایک مزید دن، ایک اور دن۔ اور پھر بھی یہاں پہلے ہی میرے دن گنتی کے ہیں اور یہ مہلت جلد ہی میرے لیے وقت کو تگی ترشی سے پورا کرنے کو لازم بنا دے گی، اس لیے کہ یہ بے مہری سے قریب تر آ رہی ہے۔ نیز میں یہاں چھوٹے سے جرمی میں بہت زیادہ سکون سے ہوں!۔ گوہ تمہارے جیسے جرمن مخالف کے سامنے ایسا کہنا بہت جرأت مانتا ہے، ہیں نا؟۔ مگر وہ جرأت مجھ میں ہے۔ گناہ گاروں کی اس قدیم سرزی میں بہت خوشی سے رہا جا سکتا ہے۔ یہ عظیم الشان فرانس اور بلجیم تھے، جہاں میں نے حقیر ترین اور رذیل ترین حالات دیکھے۔ یہاں لوگ بے انداز طور پر حقیر ہیں، زندگی بھیتیت مجموعی ایک پاکٹ ایڈیشن ہے، مگر وہاں ہیر و بھی دیوبھیکل نہیں ہیں، نہ ہی فرد ذرہ بھر بہتر ہے۔ مردوں کے لیے ممکن ہے مختلف ہو۔ مگر ایک عورت کے بطور، جس کے مقدار میں ہے کہ اس کے بچے ہوں، سلامی کرنی ہو، کھانا پکانا ہو اور رفو کرنا ہو، میں تباہ حال جرمی کو ترجیح دیتی ہوں۔ یہاں ابھی تک انسان کا ایک بچہ ہونے کو ساکھ حاصل ہوتی ہے۔ سوئی، باور پی کا چچا بھی تک انسان کو ذرا سو قارع طور پر تھا۔ اور ان سب سے بڑھ کر کپڑے دھونے، سلامی کرنے اور بچے پالنے پر خرچ کر دنوں کا صلمہ یہ جان کر دل کی گہرائی میں اطمینان ہوتا ہے کہ اُس نے اپنا فرض پورا کیا ہے۔ مگر اب وہ قدیم فیشن والی چیزیں مثلاً ڈیوٹی، وقار وغیرہ مزید کوئی معنی نہیں رکھتے۔ اب جب کہ ہم اس قدر ایڈولنس ہو چکے ہیں کہ اس طرح کے پرانے مختصر الفاظ اور جملے جو کسی پارٹی کے اصولوں کو واضح کرتے ہیں، فرسودہ سمجھے جاتے ہیں۔ اب جب کہ ہم اپنے اندر، خود پسندی کے جذبات کو ایک ضرورت سمجھتے ہیں، ہم زندگی کے معمولی فرائض

برسیلز میں موجود مارکس کے نام جیتنی کا خط

ٹرائیئر

(24 اگست 1845 کے بعد لکھا گیا)۔

میرے محبوب کارل، گوہ اس موقع پر ہمارے خطوط راستے میں ایک دوسرے کو کراس کر چکہ ہوں گے، البتہ میں تمہارے خطوط کو اپنے بچھلے خط کے جواب کے بطور دیکھتی ہوں، اس لیے کہ تمہارا خط اُن سوالوں کا پیشگی اندازہ کر سکتا ہے اور جواب دیتا ہے، جن پر میرا دماغ مٹکوں اور غیر فیصلہ کن تھا۔

صرف ایک بڑا ہم سوال، درزی کا بل ابھی تک موزوں جواب کا انتظار کرتا ہے، جو مجھے امید ہے کہ جلد سامنے آئے گا۔ جان من، تم ہر صورت حال کو اس قدر پیار بھری توجہ سے وزن دیتے ہو کہ جب میں نے تمہارا پیارا خط پڑھا تو بہت راحت محسوس کی۔ مگر میرا دل ابھی تک روانہ ہونے یا رکنے یا کم از کم ایک تاریخ مقرر کرنے کے بارے میں متذبذب ہے۔ اور ایمان داری کی بات یہ ہے کہ یہیں ٹھہرے رہنے کی طرف زیادہ مائل ہے۔ کاش ہر دن اپنی لمبائی کو دگنا کر سکتا، کاش میں اُن گھنٹوں کے ساتھ سیسے کی طرح وزن ڈال سکتی تاکہ وہ اس قدر تیز رفتاری نہ کر سکیں۔ آہ، کاش تم جان سکتے کہ ہمارا اکٹھر ہنامیری ماں کے لیے کس قدر مسرت بھری

سخت) نے مجھے یہاں سے کولون تک ایک دن میں سفر کرنے سے بخوبی منع کیا۔ سادہ بات یہ ہے کہ میں رات کو بلنسے میں گزارنے کے تصور سے نفرت کرتی ہوں۔ نہ ہی میں ایک پورا دن کولون میں گزارنا چاہتی ہوں، بلکہ ایئر تک سفر جاری رکھوں گی۔ اور پھر اگلے دن لیگے تک۔ البتہ مجھے ٹرین کا سفر اکثر توڑنا پڑے گا اس لیے کہ بورڑواپ اپنچھے خاصے ناخوش گوارا ثرات ہوں گے۔ مگر میں آپ کو اپنے سفر کی تفصیلات بعد میں بتاؤں گی۔ بریلز میں تو بھکاریوں کی ایک کالونی ہوگی۔ کیا اینگلر اکیلا واپس آیا ہے یا دو کی صورت؟۔ پیسے نے خط لکھا ہے اور وی دیمیر کو بتایا ہے کہ وہ شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ کیا بورڑوا کولون میں رہ رہا ہے یا وہ خام لو ہے کے معاملے پر ایلمیر فلیڈ میں ہوگا؟ مجھے ڈیبلنز کو بھی آ کر مجھ سے ملنے کا کہنا چاہیے، مگر کیسے؟۔

نہیں جیسی میرے پاس بیٹھی ہے اور وہ بھی اپنے ابا کو خط لکھ رہی ہے جس کے بارے میں وہ مستقل بوقت رہتی ہے۔ اس کی باتیں بہت بیٹھی ہیں۔ مسز وور بزنے اسے بہت خوب صورت نیلا فرما دیا ہے۔ ہر شخص بچی کے ساتھ بہت پیار کرتا ہے جو کہ شہر بھر کا موضوع بنی ہوتی ہے، اس طرح کہ ہر روز لوگ اُسے دیکھنے آتے ہیں.....

ایڈگر کو بتا دو کہ پیشینہ جرایں کھڑکی کے نیچے نہیں ہیں۔ وہ بالا خانے کی دائیں طرف بڑے بکسے میں ہیں۔ اگر وہ بچوں کے کپڑوں کے نیچے ذرا سی چھان پھٹک کرے تو وہ اسے ملیں گی۔ اب جب کہ تم اپنی کتاب ختم کر رہے ہو تو خدا کرے کوئی بڑی مصیبت نہ آئے۔ اس کی اشاعت کے لیے میں بے چینی سے منتظر ہوں۔ اس کے بارے میں بھی، اور نیز تمہاری ماں کے ساتھ ایک آدھ شخصی مناقشے کے بارے میں بھی ملاقات کے وقت بتاؤں گی۔ ایسی چیزوں کے بارے میں لکھنے سے زیادہ گفتگو کرنا، بہتر ہوتا ہے۔ خدا حافظ، میرے محبوب۔ ایڈگر اور دوسروں کو میر اسلام کہہ دو، اور ماں اور بیٹی کے پرکشش تصورات کو عزیز جانا۔ جلد ہی دوبارہ لکھو۔ میں بہت خوش ہوتی ہوں جب تم لکھتے ہو۔

تمہاری
جیتنی

کی جانب مزید جھکا و محسوس نہیں کرتے۔ ہم بھی، لطف اندوں ہونا چاہتے ہیں، خود اپنی ذات میں بنی نوع انسان کی مسرت کا تجربہ کرنا اور چیزیں سر انجام دینا چاہتے ہیں۔ مگر میرے لیے جو چیز جرمی کے حق میں ترازو کو جھکا دیتی ہے وہ me herculeus، کا دیکھنا ہے، مردوں میں وہ شہزادہ شخص، وہ ماؤل شخص..... اس جرمی کے خلاف کوئی ایک لفظ بھی نہ کہے جس میں ان جیسے لوگ اپنی نسبتی ناگلوں پر کھڑے ہو کر طوفان موڑ دیتے ہیں۔

میں انداز اوسط ستمبر کے بعد روانہ ہو جاؤں گی۔ ممکن ہے وہ دیمیر کو لوں تک میرے ساتھ ہو۔ شیخ بھی بریلز جا رہا ہے اور اس نے کل مجھے بتایا کہ وہ میرے لیے بحی وقت پر وہاں ہونے کی کوشش کرے گا۔ سارنگی کے گرمنچلا، Sir، اس سے کچھ نہ لٹکے گا۔ ہمیں شاید بائیئر کے ساتھ چپاں ہونا پڑے گا۔ چھوٹا گھر چلے گا۔ سر دیوں میں بہر حال زیادہ جگہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ میری ماں سوچتی ہے کہ بہتر ہو گا اگر ہم ایڈگر کو اس پورے عرصے تک کسی اور جگہ ٹھہرا کیں، شاید "باآ" اس ساوتھ، میں۔ وہ بہر حال ستاترین علاقہ ہو گا۔ پھر اوپری منزل پر میں اپنے اہم کام کو ختم کر کے دوبارہ نیچے آؤں گی۔ پھر تم وہاں سوکو گے جہاں اب تمہاری مطالعہ گاہ ہے اور تم اپنا خیمه ملاقات کے بہت بڑے کمرے میں گاڑکو گے..... اس میں کوئی مشکل نہ ہوگی۔ تب چھلی منزل پہ بچوں کا شور کمل طور پر بند ہو جائے گا، تم اوپری منزل پر ڈسٹریب نہ ہو گے۔ جب چیزیں درست ہو جائیں گی تو میں تمہارے ساتھ آن ملوں گی، اور رہائشی کمرہ، بہر حال، ہمیشہ صاف سفر کر کھا جاسکے گا۔ دوسری منزل پر دو کمرے ہمارے، بہت کم یا بالکل کام کے نہ ہوں گے۔ تمام موقع پر ہمیں پہلی فرصلت میں رہائشی کمرے میں ایک اچھا گرم سُٹو اور متعلقہ چیزیں لگانی چاہئیں۔ یہ بھی بایئر کا کام ہے، اس لیے کہ گرم نہ ہو سکنے والے کمروں کو چھوڑا نہیں جاسکتا۔ یہ بھی بہتر ہو گا کہ بر اگر اس سے وقت پر نمٹا جائے، وکرنہ یہ پاک کردہ یادداشت کے کچھ بیبل کے معاملے جیسا ہو گا۔ اس کے بعد میں باقی چیزیں دیکھ لوں گی۔ جو تیاریاں یہاں ہو سکتی ہیں کی گئی ہیں۔ اگر تم آجائے اور مجھ سے ملتو میرے لیے بہت زبردست ہو گا۔ ورویز ز بہت دور ہے شاید لیکے جتنا دور۔ وہاں کسی سرائے کے بارے میں ضرور معلومات کرو جہاں ہم مل سکیں۔ ویاہم دی پیسیفک (نادر مخالف اور لوہے جتنے

زیر نہیں ہے۔ میں نے خود کو کسی بھی امر کے واقع ہونے کے لیے تیار کیا تھا، اور اگر بدترین واقعہ بھی ہو جاتا تو بھی کافی تسلی اور اطمینان پاتی، مگر بہر حال میرا دل اب خوش اور سرمستی سے سرشار ہے۔ انسان جس سے محبت کرتا ہے، اُس کی زندگی سے متعلق ایک عجیب بات ہے۔ یہ اس قدر تیزی سے چھوٹا نہیں ہے۔ انسان اپنے وجود کے ہر ہر ریشے کے ساتھ اُس سے چھڑا رہتا ہے، اور جب دوسرے کی سانس لڑکھڑا جاتی ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ ریشے یک دم کٹ چکے ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اب صحت یابی جاری ہے اور جلد ہی اپنا ہدف پورا کرے گی۔ اب سارے ملوں خیالات کے خاتمے کا وقت ہے۔ اُس کے دماغ کی آنکھوں کے سامنے مسلسل طور پر پُر مسرت تصورات کو سجانے کا وقت ہے۔ اب مجھے ایسی ساری کہانیاں سوچتی ہیں جن میں بھی کی کچھ مشاہدہت موجود ہو۔ یہ سب کچھ بہت مشکل ہے اور جنہیں محض اُس محبت نے آسان بناؤالا ہے جو مجھے اپنی پیاری ماں سے ہے، اور اُس پُر نعمت امید سے کہ، جب یہ سارا کچھ ہو جائے گا تو میں پھر تیزی سے واپس جانے اور محبوب تم سے، اور اپنے پیارے، میٹھے، ننھے بچوں سے دوبارہ آن ملنے کے قابل ہو سکوں گی۔ فٹ فٹ اور تندرست رہواے میرے سارے عزیز لوگوں، اور ان کے اچھے ننھے سروں پر ایک محتاط نظر کھو۔ میں بچوں کے ننھے چہرے دوبارہ دیکھنے کو بہت اداس ہوں۔

لگتا ہے کہ موت اور شدید صدمہ رسیاں تڑوا کر تم لوگوں کے درمیان گھس آئے ہیں! اس کا زیادہ حریص عورت لیڈی میکبٹھ (میری برنز) کی سازشوں کی طرف منسوب ہوا ہو گا، اور یہ بلا سبب نہ تھا۔ اس لیے کہ میں، یقین کرنے کے لیے، بہت عرصے تک پھر، صورت حال پر عیب جوئی کرتی رہی اور چھوٹی مولیٰ تلقید کرتی رہی ہوں۔ اب جہاں تک اس دقيقہ رس عورت کا تعلق ہے تمہارے برعکس ایگلز (ایک ایسی عورت کو ”جس طرح اس عورت کو ہونا چاہیے“ بطور داعی اپنی تھیسز، بہت ہی مغرورا اور لہذا بہت معمولی باقوں پر بہت واویلا کرنے والی ”پاکر) بالکل درست تھا۔ جب اس تجربی ماؤل کا سامنا ہوتا، میں خود اپنی آنکھوں میں واقعتاً مکروہ لگتی ہوں اور جواب میں اس کی ساری کمیاں اور کمزوریاں دیکھنے ویقینی بنا ناچاہتی ہوں۔ مزید برآں، ایگلز سے متعلق ایک ”نادر نمونہ“ کہنے والی بات بہت ہی باطل، یا بالکل بہت غلط ہے۔ ایگلز یہ کہنے میں حق بجانب ہے

جنینی کا بر سیلز میں موجود مارکس کو خطر

ٹرائیئر

24 مارچ 1846

میرے پیارے محبوب کارل!

کل کے تمہارے طویل اور پیارے خط پر تمہارا ہزار بار شکریہ۔ میں ان سارے بے چین اور دکھوں کے دنوں میں تمہاری طرف سے خیر خبر آنے کے لیے بہت منتظر تھی۔ جب میرا دل کسی بھی چیز کی امید کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا، اور بہت طویل عرصے تک میرا بے چین سینہ غیر مطمئن رہا۔ ہر گھنٹہ اپنے اندر حوف اور پریشانی کی دائمی رکھتا تھا۔ تمہارے خط میری زندگی میں روشنی کی کرنیں ہیں۔ پیارے کارل، دعا کرو کہ وہ اور زیادہ اکثر چکتے رہیں اور مجھے مسروکرتے رہیں۔ مگر ہو سکتا ہے کہ اب مزید دیر تک مجھے ان کی ضرورت نہ رہے۔ میری پیاری ماں کی حالت بہتری کی جانب ایسا رواں دواں ہے کہ اس کی صحت یابی کا امکان غالباً ایک گمان غالباً بن چکا ہے۔ ہم سب کو امید ہو چکی ہے کہ اس دفعہ اس میں آئی ہوئی بہتری ایک وابہم نہیں ہے، جس طرح کہ چپکے بڑھتی رہنے والی تکالیف کے مریضوں مثلاً اعصابی یا باریوں میں اکثر ہوتا ہے۔ وہ اب اپنی تو اناہی بحال کر رہی ہے اور اس کا دماغ اب اصلی یا تصوراتی پریشانیوں اور خوفوں سے

منادی کرنے سے ممتاز ہونے کے علاوہ کچھ اور کرنے کے لائق نہیں ہے، اس لیے بھی وہ بدقسمت مہماں سے زیادہ بڑے کاموں کی اہلیت نہیں رکھتا جو کہ ظاہر ہے کہ احتمال اور ناکام مہماں ہیں۔ اسے معنکھے خیزی کی کوئی تیزی نہیں ہے، اور اس موقع پر کیا خفت آمیزنا کامی ہوئی ہوگی، یہ دیکھنا اب سب کے لیے بہت واضح ہے۔ میرے پارے کارل، میں حد سے زیادہ خوش ہوں کہ تم ابھی تک اپنا حوصلہ بلند رکھے ہوئے ہو اور اپنی بے صبری اور اپنی چاہ پر قابو پائے ہوئے ہو۔ میں تمہاری اس بہادری پر تحسیں بہت زیادہ پیار کرتی ہوں۔ تم میرے خاوند ہو، اور میں ابھی تک اس کے لیے تمہاری شکر گزار ہوں۔ ہڑا دھڑی کے وسط میں پر سکون اور صاف ذہن رہنا اور حالات کے ساتھ ہم آہنگ رہنا!!۔ بدقسمت بغاوت کے بارے میں سب سے کروہ چیز یہ ہے کہ بدجنت پروشیا (اپنی کمزور اور نقلی انسان دوستی کے ساتھ) کو وہ فرانسیسی حق اور اس کے سارے تعریف کرنے والے پھر شتاباش کہہ رہے ہیں۔ پر اگر میں کے ساتھ یہ پاگل پن واقعتاً نفرت انگیز بات ہے۔

تم سڑنے کے ساتھ کیسے چل رہے ہو اور تم نے کیا پیش رفت کی ہے؟ سب سے زیادہ، اپنی کتاب پر توجہ دو۔ وقت بے رحم تیزی سے گزر رہا ہے۔ میں خود یہاں پوچھ گھوں کے محاصرے میں ہوں۔ شیلچر پہلے ہی اس کے بارے میں دوبار پوچھ چکا ہے۔ اور اُس نے اُس لڑپر کے بارے میں تلخی سے شکایت کی ہے جو ان کی راہ میں آتا ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ وہ بہت بڑی طرح بند ہیں۔

اُن سب کو گردن اور روچ کے ساتھ گتم گھانا ہونا پڑ رہا ہے اور وہ نہیں جانتے کہ کس راستے پر مژن ہے۔ شیلچر نے پوچھا کہ آیا ربی میس تھا۔ حتیٰ کہ شیلچر بھی کچھ بھی نگفے کو تیار ہے۔ مگر یہاں علم کی بہت کمی ہے۔ نقی پیغمبروں نے میدان کو بگاڑ دینے کو بہت کچھ کیا ہے.....

کہ ”ایسا نہیں ملے گا“، مگر یہی تو وہ جگہ ہے، جہاں دلیل زمین پر گرفتاری ہے۔ پیاری، دلکش اور باصلاحیت عورتوں کی بہتان ہے، انھیں دنیا میں ہر جگہ دیکھا جاسکتا ہے۔ اور وہ صرف ایک ایسے شخص کا انتظار کر رہی ہیں جو انہیں آزادی اور نجات دلائے۔ کوئی بھی شخص ایک عورت کا نجات دہندا بن سکتا ہے۔

آج کل کی عورتیں بالخصوص، سب چیزوں سے اثر لیتی ہیں۔ اور خود ایثاری کی بہتان ہیں۔ یہ صحیح ہے، کہ انسان کو اپنے گوداموں میں موجود ساری چیزوں کا وسیع تعلم ہونا چاہیے، اگر اس نے سارے ذائقے کو ترک نہیں کرنا۔ اور یہ ایک سیلز میں میں قابلِ مذمت ہے جو ایسی اشیا کے ساتھ بہت عرصے سے کاروبار کرتا رہا ہے۔ ایک تجارتی لین دین کے لیے کون ”ربی رابوئی“ پر ایک فاش غلطی، بے پرواہی دکھانے کا اذنام لگا سکتا ہے؟۔ اُس کے لیے تو ساری بلیاں ایک رنگ کی ہیں اور وہ اُس پر مطمئن ہے۔ دوسری طرف جب وہ دور دراز پولینڈ میں گلابی جملک نمودار ہوتے دیکھتا ہے تو وہ یہ بھول جاتا ہے کہ اُن سرخ گلابیوں کا رنگ اصلی نہیں ہے۔ وہ آنکھ کے لیے مسرت بخش، اور ضروری ہیں اور انہوں نے ایک بڑا یہاں پیدا کیا، مگر ”اس کو شش کرنے کی کوششوں میں“، کوئی کس طرح ایک تعلق قائم کر سکتا ہے؟۔ کون اُسے سمجھ سکتا ہے؟۔ چیزیں ایک ایسے مقام پر آئیں کہ اصلی گوشت پوسٹ کے انسان سے مع اس کی ساری ضروریات اور خواہشات کے آئندہ لیزم چلا گیا اور اس کی جگہ سوائے واہم کے اور کسی بھی چیز نہیں ملے۔ عملی حقیقت کے لیے جزویت ایک بار پھر مضبوطی سے زین پر بیٹھی ہے۔ اور جب یہیں جیسے لوگ، جو دراصل سوائے نظریہ دان کے اور کچھ نہیں ہوتے، جن کے پاس اصل گوشت و پوسٹ نہیں ہوتا بلکہ محض اس کی ایک تجربہ ہوتی ہے، جب ایسے لوگ اچاکم چھری کاٹنے کے معاملے کا اپنی زندگی کے مشن کے بطور نمائش کریں، تب وہ واہم کے اندر گردن گردن ڈوبنے کو مجبور ہوتے ہیں۔ یہیں کمزور پر ایک پُر اسرار ناقابلِ تشریع، جادوئی، شخصی ڈیگر اتنی مشق جاری رکھتے ہوئے بھی مسلسل بوگس پر اجیکٹوں کے ساتھ دل بہلاتا رہے گا.....۔ ویٹلنگ کا اپنے واہمے والے پر اجیکٹوں پر شور و غوغما بھی اچھا خاصا تشریع پذیر ہے۔ اُس ہی کی طرح، دستکار طبقے سے متعلق ہونا، مقبول عام شاعری میں جام پینے کی

اطلاع کو کسی بھی جمن اخبار میں ایک مختصر مضمون کی صورت پھپوادیں۔ جتنے زیادہ جمن اخبارات میں بھی ممکن ہو۔

میں چاہتی ہوں کہ یہاں کے حالات کے بارے میں آپ کو بہت سی باتیں تفصیل سے لکھوں جو کہ اس وقت زیادہ ہل چل پیدا کر رہے ہیں (آج رات چار لاکھ مزدور ہوٹل ڈی واکن کے سامنے جلسہ کر رہے ہیں)۔ لیکن میں گھر، گھر کے کاموں اور تین نئی سی جانوں میں اس قدر مصروف ہوں کہ میرے پاس دور دراز سے آپ اور آپ کی پیاری بیگم کو سلام دعا کے چند دوستانہ الفاظ کے ساتھ سلام دعا کرنے کا ہی وقت ہے۔

تسیمات و بھائی بندی

جنی مارکس

جنی کا ہام میں موجود جوزف ویدمیر کو لکھا گیا خط

17 مارچ 1848

ہوٹل مانچستر، روگرامونٹ۔ نمبرا

پیارے وی دیمیر!

میرے خاوند (جو کہ ایک بار بھراں بڑے شہر میں دھوکیں، شور اور کام میں اتنا جگڑا ہوا ہے) نے مجھے کہا ہے کہ تجویز کر دوں کہ آپ اخبار ”ویسٹ فالسچے ڈیمپفبوٹ“ میں اعلان کر دیں کہ یہاں کئی جمن سوسائٹیاں بنادی گئی ہیں، جن کی تفصیلات مسٹر لوونگ کو معلوم ہوں گی؛ مگر یہ کہ ”جمن ورکرز کلب“ جولنلن میں موجود شاپ، بائیئر، مول، اور برسلز میں موجود مارکس، وولف، ایگنر، والا، اور بورن نامی جرمنوں کی راہنمائی میں کام کر رہا ہے۔ اُس کا برنسٹین، برنسٹڈ، ہروغ، والک، اور ڈیکر وغیرہ کی قیادت والی ”جمن ڈیموکریٹک سوسائٹی“ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی سوسائٹی ہے جو سیاہ، سرخ اور سنہرہ جنڈا الہاتی ہے اور جس کی، پادری بلوجر سے بک بک ہو چکی ہے اور ریٹریٹ پوشائی افسروں کے ذریعے اسے سوراخ کیا جا چکا ہے۔ یہ بہت اہمیت کی بات ہے کہ، فرانس اور جرمنی کی نظروں میں، اس سوسائٹی سے خود کو مکمل طور پر الگ کر دینا چاہیے، اس لیے کہ یہ جرمنوں کے لیے رسوانی لائے گی۔ اگر اخبار ”دیمپفبوٹ“ دیرے سے نکلے، تو اور پر دی گئی

اُن سوراخوں بلوں سے باہر نینے لگے جن میں کہ وہ چھپ رہے تھے۔ چنانچہ شان دار سڑکیں ہر طرح کی عظمت و وقار سے مزین ہیں۔ پیرس ایک پر تکلف شاندار شہر ہے۔ پچھلے چند دنوں میں جب میں تعریف و حیرانی سے بھری سڑکوں پر چہل قدمی کرتی جو کہ لوگوں سے بھری تھیں، میں نے لکنی بار خواہش کی کاش تم بہاں میرے پاس ہوتیں۔ جب ایک بار ہم اچھی طرح قیام پذیر ہو جائیں تو تم ضرور ایک چکر لگا ڈا اور خود دیکھو کہ یہ کتنا زندہ دل ہے۔

15 اگست تک ہم اپنی رہائش میں رہیں گے، جو کہ بہر حال ہمارے لیے کسی بھی لبے عرصے تک رہنے کے لیے پیاری ہے۔ پیسی نامی ایک بہت ہی خوب صورت مقام پر جو کہ پیرس سے ایک گھنٹے کے فاصلے پر ہے، ہمیں 6 سے 10 کمروں پر مشتمل، ایک باغ کے ساتھ، ایک پورے دیہاتی مکان کی پیشکش ہوئی ہے۔ اس میں شاندار فرنچ پر موجود ہے اور اس میں چار بستر ہیں۔ کرایہ ناقابل اعتبار، یعنی صرف گیارہ تھیلر ماہانہ۔ اگر وہ بہت دور نہ ہوتا تو ہم ابھی وہاں شفت ہو جاتے۔

ہم ابھی تک فیصلہ نہیں کر پائے کہ آیا ہم اپنا سامان بھیجیں یا نہیں۔ اس لیے مجھے تمہاری مہربان اور اچھی نظرت کو مزید تکالیف دینی پڑیں گی۔ کیا تم جوہاں اور میرے پیلکنک کیس بنانے والے ہنسیں سے معلوم نہیں کرو گی کہ سارے سامان کے لیے جس میں کتابوں کی صرف ایک پیٹی، نمبر 4، شامل ہو گی کتنے ویگنوں کی ضرورت ہو گی، اور کتابوں سے پیرس جانے کے لیے ایک ویگن کتنے کی پڑے گی؟۔ اس سے ہمیں اخراجات کا اندازہ ہو سکے گا۔ اس سے قبل کہ سر دیاں شروع ہوں، تھیس ٹرکنوں کو کھول کر مجھے بہاں کچھ کمل اور کپڑے وغیرہ بھجوانے ہوں گے۔ میں بعد میں مزید تفصیل لکھوں گی۔ جوہاں اس سلسلے میں تمہارا اچھا مددگار ہو سکتا ہے۔

اگست کے اواخر میں چیزیں وہاں سے ہٹانی پڑیں گی، جہاں وہ اب ہیں۔ شاید تھیں بعد میں ان کے سستے گودام میں رکھنے کے لئے جوہاں اور فالکن باخ سے بات چیت کرنی ہو گی۔ یہ سب تھا دینے والے معاملات ہیں، مگر ہمارے خانہ بد و ش وجود کے لیے ناگزیر ہیں۔ مجھے صرف اسی بات پر افسوس ہے کہ مجھے یا اضافی بوجھ تم پڑا لانا پڑتا ہے خصوصاً جب تھیں خود بہت سے کام

جنی کا خط، کیرولینا کے نام

14 جولائی، 1849
ہوٹل روڈی لائل، نمبر 45

میری پیاری لینا!

تمہیں نائیر سے بھیج گئے میرے دو خطوط مل چکے ہوں گے اور تم اُن سے یہ جان گئی ہوں گی کہ اس بار میں نے وہاں سکون محسوس نہیں کیا۔ وہاں ہر چیز بہت بدل چکی ہے، اور بلاشبہ کوئی بھی ہمیشہ کے لیے ایک جیسا نہیں رہتا۔ میں نے پیرس کے لیے یادِ طن کا ایک شدید عارضہ محسوس کیا، اپنے سارے سامان کے ساتھ میں ایئر اور بریسلز کے راستے واپس پوچھیت آئی۔ ہم یہاں پچھلے ہفتے کے دن آئے۔ ہم ٹھیک ٹھاک ہیں۔ میں نے ایک خوش گوار علاقے میں ایک آرام دہ اور خوب صورت رہائش ڈھونڈی، جہاں ہم نے ڈیرے ڈال دیے ہیں۔ اس میں باور پچی خانہ ہے اور یہ اچھا خاصاً آرام دہ ہے۔

اس لمحے پیرس حد سے زیادہ شان دار اور پُر تیش ہے۔ ارسٹوکر لیسی اور بورڑوازی بد قسم 13 جون، اور اُن کی پارٹی کی تازہ جیتی کامیابی کے باعث خود کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ 14 تاریخ کو سارے رئیس اپنی سواریوں اور اپنے محافظوں نوکروں کی خوراک و پوشانک کے ساتھ پہلے ہی

ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگلا خط مجھے برتھا کی شادی کی پرمسرت بشارت لادے گا۔ خواہ وہ دن پہلے ہی گزر چکا ہے یا ابھی آنے والا ہو۔ براہ کرم اسے اُس کے آئندہ کی خوشی اور خوش حالی کے لیے میری سب سے دلی خواہشات پہنچا دیں۔ کاش میرے اختیار میں ہوتا کہ میں تم سب کو واقعتاً خوش رکھتی اور سب سے بڑھ کر تم کو، میری پیاری لینا، تم کو اتنا خوش اور پر سکون دیکھنا چاہتی ہوں جتنی کتم مستحق ہر لحاظ سے حق دار ہو۔ جب میں ان بہت سارے غموں، پریشانیوں اور مایوس کن توقعات پر غور کرتی ہوں جنہوں نے پہلے ہی تمہاری جوان زندگی کو تخت وا بر آ لوڈ کر دیا ہے، میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ تم مجھ میں ایک وفادار اور پیاری ودست پاؤ گی۔

میں آج سیاست کے بارے میں کچھ بھی نہیں لکھوں گی۔ کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ ایک خط کے ساتھ کیا کچھ رونما ہو سکتا ہے۔

میرا پیارا شوہر تمہیں گرم جوش سلام کہتا ہے اور پوچھتا ہے کہ کیا تم ”نیومارکٹ“ کے پیئر، سٹین یا اس کی ماں وغیرہ سے املاک کا تخیلہ لگانے والچنگ کا پتہ معلوم کر سکتی ہو، اور پھر یہ ملحقة خط اسے بھجو سکتی ہو۔ یہ معاملہ ذرا فوری نوعیت کا ہے۔ میں یہ خطوط بے مصوب نہیں بھیج رہی اس لیے کہ بے مصوب خطوط کا دفتر یہاں سے بہت دور ہے..... میں تم سے بھی درخواست کرتی ہوں کہ آپ بھی خطوط بے مصوب نہ کرو اور اصل میں، میری طرف سے اپنے خرچ اخراجات کے لیے ایک کیش بک لے لو۔ اگر تم سخت حساب کتاب رکھتے میں ناکام ہوئی ہو تو مجھے مدد کے لیے عگین اقدامات کو استعمال کرنا ہوگا۔

پچھے، جو کہ ان ساری عجائبات کو آنکھوں میں جگہ دینے کے لیے بمشکل آنکھیں اچھی طرح کھوں سکتی ہیں، اکثر اپنی پیاری خالہ لینا کے بارے میں غوں غال کرتے ہیں اور تمہیں پیار بھیج رہے ہیں۔ اسی طرح لخچن بھی سلام کہتی ہے۔

جب بھی تمہیں ملیں، اپنی بہن، رولا ٹنڈا ”ایٹ فیم“ اور ایچ ویلڈ رز کو میرا سلام پہنچا دو۔
ہمیشہ تمہاری
جنی

فرینکفرٹ میں موجود جوز دف وی دی میر کو جینی کا خط

20 مئی 1850

مائی ڈیروی دی میر!

قریب قریب ایک سال ہو گیا، جب آپ اور آپ کی پیاری بیگم نے مجھے اس قدر مہربان اور دوستانہ استقبال دیا تھا۔ میں آپ کے گھر میں بہت خوش اور آرام سے رہی، اور اس پورے طویل عرصے کے دوران میں نے آپ کو ایک لفظ بھی نہ لکھا۔ میں تب بھی خاموش رہی جب آپ کی بیگم نے مجھے بہت مہر سے خط لکھنے کے قابل نہیں رہی، اور حتیٰ کہ آج بھی مشکل محسوس ہو رہی ہے، بہت مشکل۔

حالات، البتہ مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کرتے ہیں..... میں آپ سے انتہا کرتی ہوں کہ جتنی جلد ہو سکے کچھ پیسے بھیج دیں جو اخبار ”ریویو“ سے آپکے ہیں یا آتے ہوں۔ ہمیں ان کی شدید ضرورت ہے۔..... پہلک بھی بھی ہمارے نجی معاملات میں اہم رہی ہی نہیں، یا بہ مشکل ہی۔ اس لیے کہ میرا خاوند ایسے معاملات کے بارے میں بہت حساس ہے اور وہ ڈیکر یہ کب بھکاری کا کشکول اٹھا کر خود کو ذلیل کرنے کے بجائے وہ سب کچھ قربان کر دے گا جو اس نے چھوڑا ہے، جس طرح کہ عظیم لوگوں نے کیا ہے۔ مگر جو کچھ وہ اپنے دوستوں سے، بالخصوص کولون میں

ساتھ پچھے پچھے چلی گئی۔ ہم پیرس میں بمشکل آباد ہوئے تھے کہ اُسے وہاں سے بھی جلاوطن کر دیا گیا، مجھے اور بچوں کو بھی طویل عرصہ رہنے کی اجازت دینے سے انکار کیا گیا۔ میں پھر اس کے پیچھے سمندر پار چلی گئی۔ ایک ماہ بعد ہمارا چوتھا بچہ پیدا ہوا۔ اس سب کچھ کا مطلب سمجھنے کے لیے آپ کو لندن اور یہاں موجود حالات جانتے پڑیں گے..... تین بچے اور چوتھے کی پیدائش۔ ہمیں، صرف کرایہ پر 42 تھیلر ز دینے تھے۔ یہ سب کچھ ہم اپنے روپے پیسے میں تبدیل ہونے والی جائیدادوں سے ادا کرنے کی پوزیشن میں تھے۔ مگر ہمارے لاغرڈ رائٹ ”ریویو“ کے نمودار ہونے کے ساتھ ہی ختم ہو گئے، معاهدے یا نامہ معاهدے، پیسہ آنے میں ناکام ہو گیا، یا پھر محض قدرہ قدرہ، اس طرح کہ یہاں ہم نے خود کو خوفناک ترین صورت حال سے آمنے سامنے پایا۔

میں آپ کو، ہماری زندگیوں میں صرف ایک دن کے احوال کی تفصیل بتاتی ہوں۔ آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ چند مہماجر اسی تجربے سے گزرے ہوں گے۔ چونکہ یہاں دودھ پلانے کے لیے ملازم رکھی جانے والی نر سیس حد سے زیادہ مہنگی ہیں، میں نے اپنے بچے کو خود دودھ پلانے کا عزم کیا، البتہ میرے پستانوں اور پشت پر شدید درد ہوا۔ مگر اس بچارے بچے نے میرے دودھ کے ساتھ اپنی ساری پریشانیاں اور ناگفہ دکھ بھی جذب کر لیے کہ وہ ہر وقت یہاں تھا اور شب و روز شدید درد میں بنتا تھا۔ اس دنیا میں آنے کے وقت سے لے کر، آج تک وہ ایک بھی پوری رات نہ سویا۔..... زیادہ سے زیادہ دویا تین گھنٹے مرنے سے کچھ پہلے بھی، متشد دوروئے تھے۔ اس طرح کے مسلسل موت اور تکلیف دہ زندگی کے سچ ڈگمگا تارہا۔ وہ اپنے درد میں وہ اس قدر تھتی سے دودھ پیتا کہ میرے پستانوں پر رخم پڑ گئے..... ایک کھلازمخ؛ اکثر اس کے چھوٹے اور کا نیچتے منہ میں خون کا ایک دھارا ہوتا۔ ایک دن میں بیٹھی تھی کہ ہماری مکان مالکہ آئی، جس کے ہم نے سردیوں میں 250 رینچٹا لردینے تھے، اور جس کے ساتھ ہم معاهدہ کرتے وقت رضا مند ہو گئے تھے کہ ہم ادا یگی اُسے نہیں بلکہ اس کے لینڈ لارڈ کو کریں گے جس کے ساتھ وہ پہلے قرقی میں رکھی گئی تھی۔ اب اس نے معاهدے کے وجود سے انکار کر دیا اور اپنے 5 پاؤ ڈنڈ کا مطالبہ کیا جس کے ہم ابھی تک مقرض تھے۔ چونکہ یہ پیسے دستی موجود نہ تھے، دو اہلکار گھر میں گھس گئے اور جو کچھ میرے پاس تھا

موجود وستوں سے توقع رکھنے کا مستحق تھا، وہ تھی اس کے اخبار ”ریویو“ کے لیے سرگرم اور تو انا دلچسپی۔ وہ سب سے بڑھ کر ان لوگوں سے اس طرح کی دلچسپی کی توقع کا مستحق تھا جو ان قربانیوں سے واقف تھے جو اس نے رائنشچے زی تنگ کے لیے دی تھیں۔ اس کے بجائے، کاروبار بے پرواہی کی وجہ سے بڑی طرح تباہ ہوا، تن آسان طریقہ جس میں یہ چلا یا گیا۔ نہ ہی کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ کس نے زیادہ نقصان پہنچایا..... کتب فروش کے تباہ نے، یا وہ جنہوں نے کلوں میں کاروبار کا انتظام چلا یا، یا پھر عمومی طور پر ڈیموکریٹوں کے پورے رہمان نے۔

یہاں میرے خاوند کو بورڑوازنگانی کی حقیر ترین پریشانیوں نے کچل کر رکھ دیا ہے، اور ان حقیر پریشانیوں نے ایک ایسی تلنہ صورت اختیار کر لی ہے کہ اس کے لیے وہ ساری تو اتائی، سارا تخلی، وضاحت اور وہ خود اعتمادی چاہیے تھی جو وہ جمع کرنے کے قابل تھا تاکہ وہ ہر روز اور ہر گھنٹہ کی ان جدوجہدوں کے نقش چلتا ہے۔ پیارے وی دیکیبر، آپ میرے خاوند کی ان قربانیوں کو جانتے ہیں جو اس نے اخبار کے لیے دیں۔ اس نے اس میں ہزاروں کی تعداد میں نقد پیسے لگادیے، اس نے اخبار کی جائیداد تھیں میں لے لی، اس طرح کر کے ڈیموکریٹک محترمین کو انکار کر دیا، جنہیں قرضوں کی ذمہ داری خود لینی چاہیے تھی، ایک ایسے وقت جب اسے جاری رکھنے کے قابل ہونے کے امکانات بہت کم تھے۔

اخبار کے سیاسی وقار اور اپنے کلوں کے واقف کاروں کے بورڑوا وقار کو بچانے کے لیے اس نے ہر بوجھ کو کندھا دیا، اس نے اپنی مشینی ترک کر دی، اس نے ساری پہل کاری ترک کر دی، اور اپنی روانگی پر، حتیٰ کہ کرائے پر لی ہوئی نئی جگہ کی ادا یگی کے لیے، ایڈیٹریوں کی تجوہوں کے بقیہ جات وغیرہ کے لیے 300 رینچٹا لر قرض لیے۔..... اور اسے زبردستی نکال دیا گیا۔

جیسے کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے پاس اس سب کچھ کے بعد کچھ بھی نہ بچا، اس لیے میں اپنے چاندی کے زیور کو گروئی رکھنے کے لیے فریئنفرٹ آئی (جو کچھ بھی بچا تھا)۔ میں نے اپنا فرنچیپر کلوں میں فروخت کر دیا، اس لیے کہ مجھے اپنے سوتی کپڑے اور دوسرا ہر چیز کی قرقی کا خطرہ تھا۔ جو نہیں رہا انقلابی زمانہ شروع ہوا، میرا خاوند پیرس چلا گیا۔ جہاں میں بھی اپنے تین بچوں کے

اچھے دوست، معاف کرنا کہ تمھیں محض اپنے ایک دن کی اس تدریف مصل اور تھکاد بنے والی زندگانی بتا دی۔ میں جانتی ہوں کہ یہ غیر کسر نفسی ہے، مگر آج شام میرا دل میرے کا نپتہ ہاتھوں میں چھٹک گیا ہے اور ایک بار مجھے اس ہاتھ کو اپنے کہنہ ترین، بہترین اور وفادار ترین دوستوں میں سے ایک کے سامنے کھول کر رکھنا چاہیے۔ یہ نہ سمجھنا کہ میں ان معمولی مصائب سے جھک گئی ہوں، اس لیے کہ میں بہت اچھی طرح جانتی ہوں کہ ہماری جدوجہد ایک تھا کہ وہ جدوجہد نہیں ہے، اور یہ کہ، مزید برآں میں چند مسرورات ترین لوگوں میں سے ہوں کہ میرا محبوب خاوند، میری زندگی کا بنیادی سہارا، بھی تک میرے ساتھ ہے۔ مگر جو چیز واقعتاً مجھے اپنے وجود تک کچل کر رکھ دیتی ہے، اور میرے دل کو خون کے آنسو لاتی ہے، وہ یہ ہے کہ میرے خاوند کو اس قدر رختار برداشت کرنا پڑتی ہے، یہ کہ اس کی مدد کے لیے کتنے کم کی ضرورت ہے اور یہ کہ، وہ، جو خوشی اور سرت کے ساتھ کئی دوسروں کی مدد کرتا رہا ہے، خود یہاں مدد کے لیے اس قدر رحتاج رہا ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے کہا ہے، پیارے وی دیکھیر یہ نہ سمجھنا کہ ہم کسی سے کچھ مطالبہ کر رہے ہیں، اگر کوئی ہمیں پیسے ایڈوانس دے تو، میرا خاوند بھی تک اس پوزیشن میں ہے کہ وہ اسے اپنے اٹاٹوں میں سے ادا گئی کر دے گا۔ شاید وہ واحد چیز یہ ہے کہ میرا خاوند ان لوگوں سے کہنہ کا مستحق تھا جو اس کے کئی خیالات کے مقرض تھے، بہت سے بلند عہدوں کے، اور بڑی مدد یہ ہوتی کہ وہ ”ریویو“ کے بیچنے کے لیے زیادہ جوش و خروش، زیادہ دلچسپی رکھتے۔ اس ”برائے نام“ کو میں فخر اور بہادرانہ انداز میں برقرار رکھوں گی، وہ ”برائے نام“ اس کا حق تھا۔ میں حتیٰ کہ یہ بھی نہیں جانتی کہ آیا میرے خاوند نے بھی اپنی محنت سے دل چاندی کے سکے کمانے ہوں، جن کا وہ مکمل طور پر مستحق نہ ہو۔ اور میں یہ باور نہیں کرتی کہ کوئی بھی اس کے لیے پریشان تھا۔ یہ بات مجھے غمگین کرتی ہے۔ مگر میرا شوہر الگ خیال کا ہے۔ اس نے حتیٰ کہ خوفناک ترین حالات میں بھی مستقبل پر اعتماد نہ کھویا، نہ ہی اپنے اچھے مزاج کا ایک ذرہ گم کیا۔ وہ مجھے خوش دیکھنے کو مکمل طور پر مطمئن رہتا ہے، اور ہماری پیاری بیٹیاں محبت سے اپنی ماں کی ناز برداری کرتی ہیں۔ ڈیز مسٹر دی میر، اسے بالکل پتہ نہیں کہ میں نے آپ کو ہمارے حالات کا اتنا مفصل خط لکھا ہے، اس لیے اس خط کا استعمال نہ کیجیے۔ وہ صرف اتنا جانتا ہے کہ میں نے اس کی

اکٹھا کر کے قرقی کے تحت رکھا..... بستر، کبل، کپڑے، سب کچھ، حتیٰ کہ میرے نپتے بچ کا پنکھوڑا بھی، اور اڑکیوں کی گڑیوں میں سے، بہترین بھی، جن کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔ انھوں نے دو گھنٹے کے اندر اندر یہ ساری چیزیں لے جانے کی دھمکی دی..... مجھے اپنی کا نپتی بچیوں اور ریش زدہ لپٹان کے ساتھ نگے فرش پر لیتے چھوڑ کر۔ ہمارا دوست شرام امداد کی تلاش کے لیے تیزی تیزی سے شہر چلا گیا۔ وہ ایک ٹانگے میں بیٹھا، گھوڑے بدک گئے، اس نے اس گاڑی سے باہر چھلانگ ماری، اور اسے بہتے خون کے ساتھ واپس اُس گھر لایا گیا جہاں میں اپنے بے چارے، کا نپتے بچوں کے ساتھ گریہ وزاری کر رہی تھی۔

اگلے دن ہمیں وہ گھر چھوڑنا پڑا۔ سر دی تھی، نجی تھی اور بادل تھے۔ میرا خاوند سرچھپا نے کی جگہ کی تلاش میں نکلا۔ اس کے تذکرے پر کوئی بھی ہمیں چار بچوں کے ساتھ اندر گھنے دینا نہ چاہتا تھا۔ آخر کار ایک دوست ہماری مدد کو آیا، ہم نے ادا گئی کر دی اور میں نے جلدی جلدی اپنے سارے بستر فروخت کر دیے تاکہ دو افراد شوں، نانبائیوں، قصائیوں، اور دودھ والوں کا حساب چکا دیا جائے، جنھوں نے الہاکاروں کے سکینڈل سے خوفزدہ ہو کر اچانک اپنے پیسے لینے کے لیے مجھے محاصرے میں لے لیا تھا۔ جو بستر میں نے بیچ دیے، انھیں احاطے میں لا لایا گیا اور وہ ایک ہتھ گاڑی پر لاد دیے گئے..... اور پھر ایک واقعہ ہوا۔ سورج غروب ہونے کے اپنے خاصے وقت کے بعد، انگریزی قانون اس سے منع کرتا ہے، لہذا مالک مکان کا نشیبوں کے ساتھ ہم پر چڑھائی کرتا ہے، اعلان کرتا ہے کہ ہم نے اپنے سامان کے ساتھ اس کا بھی کچھ سامان ملا دیا ہے، اور یہ کہ ہم یہ وہ ملک جا رہے ہیں۔ پانچ منٹ سے بھی کم وقت میں دو تین سو لوگوں کا مجمع ہمارے دروازے کے سامنے جمع ہو گیا، سب ایرے غیرے۔ سارے بستر دوبارہ اندر۔ انہیں کل صبح سورج نکلنے کے بعد سے پہلے خردیار کے حوالے نہیں کیا جاسکتا۔ جو چیزیں ہمارے پاس تھیں ان کی فروخت سے ہم اس قبل ہوئے کہ ہر آنے لکے کی ادا گئی کریں۔ ہم پھر اپنے چھوٹے بیارے نہ چھوٹے بچوں کے ساتھ جرمیں ہوئیں، 1 لیسٹر سٹریٹ، لیسر چوک پر ان دو چھوٹے کمروں میں چلے آئے، جن میں اب ہم رہتے ہیں۔ جہاں ہمارا 10/5 پونڈ فی ہفتہ پر ایک انسانی استقبال کیا گیا۔

طرف سے آپ کو (ریویو کے) پیسے کی ترسیل اور جمع کرنے میں ممکنہ جلدی کرنے کا کہا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ آپ کی طرف سے اس خط کا استعمال مکمل طور پر آپ کی ہم لوگوں سے دوستی کی تدبیر اور صوابدید کے مطابق ہو گا۔

الوداع، اچھے دوست۔ میری مخلصانہ محبیتیں اپنی بیگم تک پہنچائے اور اپنی نئی فرشتہ کو ایک ایسی ماں کی طرف سے بوسے جس نے اپنے پستان پر لگے اپنے بچے کے لیے بہت آنسو بھائے۔ اگر آپ کی بیگم بچے کو اپنا دودھ پلا رہی ہے تو اسے اس خط کے بارے میں کچھ نہ بتائیے۔ میں جانتی ہوں کہ کسی طرح کی پریشانی سے کیا تباہیاں آتی ہیں اور وہ نئے مخصوصوں کے لیے کتنا برا ہوتا ہے۔ ہمارے تین بڑے بچے زبردست ہیں۔ لڑکیاں خوب صورت ہیں، شباب پر ہیں، خوش ہیں اور اچھی زندہ دلی میں ہیں، اور ہمارا مولوڑا کا عجیب و غریب مزاح کا ایک مکمل نمونہ ہے اور مضمکہ خیز خیالات سے بھرا ہوا۔ سارا دن وہ پُر مذاق گانے گاتا ہے اور بہت زور سے، اور خصوصاً جب وہ عظیم الشان احساس کے ساتھ فریلیگر اتحکہ کے مارسیز سے یہ شعر گاتا ہے:

آ، اے جوان، اور ہمارے لیے کارنا مے لا

تازہ کارنا مے جن کے لیے ہمارے دل بے قرار ہیں
بہرہ کر دینے والی آواز میں، سارا گھر لرز جاتا ہے۔ اپنے دو بد قسمت پیش روؤں کی طرح وہ مہینہ ممکن ہے عالمی تاریخ میں اس عظیم الشان جدوجہد کے دیکھنے کا مقدار رکھے، جس میں ہم سب ایک بار پھر ایک دوسرے کے ہاتھ مضبوطی سے تھامیں گے۔

الوداع

جنی مارکس کا خط فریٹکفرٹ میں موجود جوزف ولی دی میر کو

لندن

تقریباً 20 جون 1850

ڈیز مسٹرو ولی دی میر!

اسی دوران میرا خاوند آپ سے درخواست کرتا ہے کہ مسٹر ناٹ کو مزید کوئی رقم نہ بھجو
جائے۔ بلکہ سب کچھ بیہیں بھیجا جائے خواہ یہ رقم بالکل ہی کم کیوں نہ ہو۔ یہاں حالات جرمی جیسی
نہیں ہے۔ ہم سب چھ کے چھ لوگ ایک چھوٹے سے کمرے میں رہتے ہیں اور ایک بہت ہی
چھوٹے ڈربے میں، جس کے لیے ہم اتنا کرایہ دیتے ہیں جتنا کہ جرمی میں ایک وسیع ترین مکان
کے لیے دیا جاتا ہے۔ اور یہ کرایہ ہم ہفتہ وار دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ تصور کر سکتے ہیں کہ کسی کا کیا
حال ہو گا، اگر پیسہ ایک دن بھی دیر سے پہنچ جائے۔ ہم سب کے لیے بغیر کسی استثنائے یہ روزانہ کی
وال روٹی کا سوال ہے۔ اس لیے مسٹر ناٹ کے احکامات کا انتظار نہ کیجیے۔ ایک اور بات میرا خاوند
کہنا چاہتا ہے۔ وہ یہ کہ لوگوں کا ایک تقدیم کھانا خوش آئند نہیں ہے اس لیے کہ ایک سخت حملہ کوئی قبلی
تعریف بات نہیں لائے گا۔ نہ ہی میرے خاوند نے کبھی ایک جامع تنقید کی توقع کی ہے بلکہ اس نے
صرف ایک سید ہے سادے ٹکڑے کی توقع کی ہے جس طرح کہ سارے اخبارات ریویو لکھنے کے

لیے کرتے ہیں، اور جو کہ آپ کا اخبار بھی کرتا ہے، جب وہ تصانیف کو روشناس کرانا اور انہیں فروغ دینا چاہتے ہیں۔ جیسے کہ ایک مناسب مختصر اقتباس چھاپنا۔ اس میں کم محتوت لگتی ہے۔

آپ کی پیاری بیگم کو میرے سلام اور خود آپ کو میرے مخلصانہ احترامات

آپ کی
جینی مارکس

جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

لندن

19 دسمبر 1850

ڈیزرمستر اینگلز!

کارل مارکس کی درخواست پر میں کہ آپ کو نیوے رائنسچے زی تندگ کی چھ کا پیاں بھجو رہی ہوں۔ ہارنی اب کچھ بہتر ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ آپ ان میں سے ایک، ہیلین میک فارلین کو بھجوادیں۔ ذرا تصور کر لیں کہ وہ شیطان شہرت، صرف تین سو کا پیاں آئیزن کے پاس رہنے دے گا، اگر اسے نقداً ایگی ہو۔ ویچ اینڈ کمپنی کے خلاف کولون ملعون چیزیں کل پہنچی، مع نے تو انہیں اور سرکلر وغیرہ کے۔ اس بار کولون کے لوگ انہائی سرگرم اور تو انہا تھے اور انہوں نے گلے سڑے ٹو لے کے خلاف ایک مضبوط موقف رکھا۔ ذرا تصور کر لیں ویچ کے لئے فنیں اور کیپران منشور کے ساتھ، جبکہ ویچ اس حد تک آگے گیا کہ اس نے تین فرمان سرخ یکر کو بھیجتا کہ وہ انھیں کولون کے اخبار لینڈویہر کو بھیج جس میں وہ یہاں سے انھیں بغاوت کا حکم دیتا ہے، ہر کمپنی میں ایک عبوری حکومت نامزد کرنے کا حکم دیتا ہے، سارے سول اور ملٹری حکام کا تختہ اللئے اور اگر ضرورت پڑے تو انہیں قتل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اگر ویچ جزوی پناہ کے لیے بالغ نہیں ہے

تو پھر میں نہیں جانتی کہ کون بانج ہے۔ شاپر نے ہمیرگ سے ایک پاسپورٹ حاصل کیا ہے تاکہ سفارت کے ہڈوائے کام کو اپنی تحویل میں لے۔ دریائی گھوڑے کی خوش نصیبی ہو۔

ہم نے ڈرو نکے سے یہ بھی سنا کہ بیگم موس نے دوبارہ اپنے خاوند کو قائل کیا کہ وہ ”گپو نسٹوں (کمپونسٹوں) کا” Poss (باس) ہے۔ مگر آپ جلد ہی یہاں ہوں گے اور یہاں قوع پذیر چیز کو خود کیچا اور سن سکیں گے۔ کیپر و فی اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک رات سرخ ولف کو پیٹا۔ اور ہمارے دوست دینگلر کو قید کر لیا۔ اگلی صبح جب اسے سزا دی گئی تو وہ نے بیس شیلنج دے کر اسے چھڑایا۔

ہم آپ کو جلد یہاں دیکھنے کے منتظر ہیں۔

آپ کی
جینی مارکس

جینی مارکس کا مانچستر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

لندن

11 جنوری 1851

ڈیزیر مسٹر اینگلز!

اپنے خاوند کی درخواست پر میں آپ کو دیریک کے نام ایک خط بھیج رہی ہوں۔ آپ اسے خود اپنے خط کے ساتھ آگے بھیجنے پر راضی ہو گئے تھے۔ سرخ ولف نے مشین سے جو توں کا ایک نیا جوڑا بنایا ہے، سیٹن لب تخت روزانہ زیادہ گرم جوش اور نیک ہوتا جاتا ہے، شرام روزانہ ذلت میں گرتا جاتا ہے۔ بچ اینگلز کو اپنی محبت بھیجتے ہیں، اور میرا خاوند اپنا وقت گزارتے ہوئے، لا بیری ی میں ہے۔

میرے گرم جوش احترامات۔

جینی مارکس

جنی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

لندن

17 دسمبر 1851

ڈیر مسٹر اینگلز!

مورنے ابھی ابھی مجھے کہا ہے کہ ویدی میر کے خط کے جواب میں (جو ابھی ابھی موصول ہوا ہے) جلدی چند الفاظ آپ کو بھیج دوں۔ وہ خود آپ کو مجھے کے دن تک فرانسیسی Misere پر ایک مضمون بھیج دے گا۔ وہ جیران ہے کہ آپ جرمن کو اسیات (باخصوص آسٹریا کے سامنے پروشیا کی پیشی) پر ایک مزاجیہ مضمون امریکہ بھیجنے کے قابل کیوں نہ ہوں گے۔ میں بھی (فیصلہ کن لوگوں کے حکم پر) فریلی گراتھ کو ایک یادداہی کا خط بھیج رہی ہوں۔ ہم سب آپ کو جلد یہاں دیکھنے کے متمنی ہیں۔ کرنل میوخ اور نوجوان لیڈیز، اس کی بہنیں آپ کو اپنے گرم جوش سلام بھیجتی ہیں، جیسے کہ میں،

آپ کی

جنی مارکس

لندن

17 دسمبر 1851

ڈیر مسٹر اینگلز!

میں نے بمشکل اپنا خط آپ کو پوست کیا تھا، جب مور میوزم سے واپس لوٹا اور فرانسیسی مواد پر اپنی انگلیاں جلانے لگا۔ ابھی وہ مجھے فوری طور پر آپ کو دوسرا خط بھیجنے کو کہتا ہے، آپ کو یہ بتانے کے لیے کہ چونکہ وہ اپنا مضمون جماعت کی شام گئے تک پوست کرنے کے قابل نہ ہوگا، وہ اسے یہاں سے روانہ کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے۔ اور یہ کہ وہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ آپ جمع کو روانہ ہوں گے، اس طرح آپ کو خط نہیں مل پائے گا۔ اگر آپ جمعے تک اپنا مضمون بھیج سکیں تو یہ دوسروں کے ساتھ سفر کر سکے گا۔ مگر آپ اسے لیورپول سے بھیجنے کو ترجیح دیتے ہوں گے۔ یا جیسے آپ کی مرضی۔ میرا خاوند آپ کے مضمون سے پورے مغربی، مشرقی اور جنوبی امریکہ میں ایک یہجان پیدا کرے تو آپ کو کیسا لگے گا..... اور مسخ شدہ، کسی اور نام کے تحت؟۔ بقیہ کے لیے سارا مضمون پر اسراریت کے ایک سرچشمے کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ اگر میں فیسوکا انگلش نسخہ آپ کے ہاتھ لگگا تو بڑا کرم اسے اپنے ساتھ لا دیئے۔ کرنل میوخ ہر روز تین خطوط مانچسٹر میں فریڈرک کو لکھتا

ہے، ان پر کمال احتیاط سے استعمال شدہ ٹکشیں چپکاتے ہوئے۔ سارا قبیلہ اپنی محبتیں بھیجا ہے۔ ہفتے کے دن تک،

الوداع!

آپ کی
جینی مارکس

جینی کا خط ماخسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام

لندن

7 جنوری 1852ء

ڈیر مسٹر اینگلز!

آپ یہ کیسے تصور کر سکتے ہیں کہ میں اس چھوٹی سی میئن شی پر آپ سے ناراض ہو سکتے ہوں؟۔ آپ کے چلے جانے سے قبل آپ کو دوبارہ نہ دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوا تھا، اس لیے کہ اس طرح آپ خود دیکھ سکتے تھے کہ میں اپنے بادشاہ اور مالک خاوند کے متعلق احترام میں کسی حد تک آزربد تھی۔ علاوہ ازیں اس طرح کے وقوف کے اکثر مفید اثرات ہوتے ہیں مگر اس بار پیرے (مسٹر) مارکس کو آرچ بیشپ کے سمجھنے (یعنی اینگلز) کے ساتھ اپنی شیبیہ فلسفیانہ تفریح کے دوران بہت بڑی سردی لگ چکی ہو گی۔ اس لیے کہ وہ سخت بیمار ہو گیا اور اب تک خاموشی سے بستر پر پڑا رہا۔ وہ شاید آج ذرا سا بستر سے نکل جائے اور خود کو امریکہ کے لیے مضامین لکھنے پر لگا سکے۔ البتہ میں نہیں سمجھتی کہ وہ اتنا تن درست ہو گیا ہے، جتنا کہ وہ سمجھتا ہے۔ تین راتوں تک وہ اپنی گنگو میں بہکی بہکی باتیں کرتا رہا اور بہت بیمار رہا۔ وہ آپ کو ویریخ کے لیے سلام پہنچانے کو کہتا ہے اور اسے یہ بتانے کو کہ وہ اس سے بہت ناراض ہے، اس لیے کہ اس نے پیرس سے رین ہارٹ کا خط

ڈیکھ کر یہاں تاجر کو ایک عہدے کے لیے درخواست دیتا ہے۔ وہ اسے اپنی تجارتی اسناد کھاتا ہے، جب کہ شترنچ کا رسیا ہمکھیوں سے اُسے بتاتا ہے، ”محض پروفیسر کنکل سے شناسائی کا شرف حاصل ہے۔ میں نے اس کا ایک پیچھرنا، جس کے بعد پروفیسر نے مجھ سے ملاقات کی اور یہ دم ایک شام میرے گھر آنے کی پیشکش کر دی اور اس نے بہترین جرمن شاعری بغیر پیسے کے سنائی۔ میں نے، بلاشبہ اس کی یہ استثنائی پیشکش رد کر دی۔ میں اس پوزیشن میں نہ تھی کہ پروفیسر کنکل جیسے ایک شخص کی ایسی سروزی کے لیے انعام دے سکوں۔ مزید برا آں اس جنتلیمین کو اونی ہس کے کرائے کا خرچہ کرنا پڑتا، اس لیے کہ وہ کہیں دُور رہتا ہے۔ بہر حال، پروفیسر آیا اور میرے لیے جرمن شاعروں کے ٹکڑے زور زور سے پڑھے۔ اس نے مجھے بتایا کہ آپ واقعی تجارت کے ایک آدمی ہیں اور پہلے ہی ایک پوزیشن رکھتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ پروفیسر کی بیوی بھی مجھ سے ملاقات کرنے آئی اور اس نے میرے لیے گانے اور قص کرنے کی پیشکش کی۔ پروفیسر کی بیوی اگر ایک اندھے صاحب ذوق سے بات چیت نہ کر رہی ہوتی تو وہ بلاشبہ قص اور زندہ مجسمہ سازی کرتی۔

جرمن رپلک کے مستقبل کا صدر جو یہاں پنساروں کے تعاقب کو جاتا ہے تاکہ ان کے سامنے اپنی آفاقی شاعری پڑھ سکے اور کبھی کبھی رات کے کھانے کا ایک لقمه جھپٹ لے۔..... یہ بھی سن کر آپ کو دلچسپی ہو گی کہ آپ کے سابقہ چیف جزل ولیٰ نے ادنیٰ مہاجرتوں کے ہاتھ پر ایک مارپیٹ کی آواز وصول کی، اس لیے کہ ثانی الذکر خود اپنے اور اعلیٰ مہاجرتوں کے درمیان فرق کو سمجھنے کے قابل نہیں ہیں، اور اس طریقے کو نامنظور کرتے ہیں جس سے بہت بڑے انقلابی فنڈر زکو عظیم آدمیوں کے مفاد میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ ٹکس کے خط سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ کنکل نے ولیٰ کی پرده پوشیوں اور شرام کے خط کو ان کے ”کولون کے ساتھ رابطوں“ کو امریکہ میں شہوت فراہم کرنے کے بطور استعمال کیا۔ جلد ہی پچھی کہانی آنے کا وقت آئے گا۔ کنکل ظاہر امریکہ میں یہ بھی کہتا رہا ہے کہ مارکس کی پارٹی برائی کے لیے انعامات پیش کرتی ہے تاکہ اخلاقی ہیر و نہ بن جائیں۔ مش فریڈرک کو اپنی محبت بھیجا ہے۔ لڑکیاں پہلے ہی سکول چلی گئیں۔ آپ کو شاید یاد ہو کہ پاپرنے لڑکے کو تھنے کے لئے ایک عمدہ سفری بیگ بنا دیا۔ کل اُس نے اسے واپس لے جانے

بھیجتے ہوئے دلفنوں سے زیادہ نہ لکھا اور یہ کاؤسے بنابریں نیوی رنشچے کے سابقہ ایڈیٹر کا اپنا فریضہ ادا کرنا چاہیے اور ذخیرہ سے کچھ مضامین امریکہ بھیجتے چاہئیں۔ اُس ناگوار شخص کے لیے پیرے (مسٹر) مارکس جو کچھ کہتا ہے وہ لفظ بالفظ یوں ہے:

”ہمیشہ ایک نواب کی طرح نشے میں ڈھت، عورتوں کے ساتھ اپنی دلبڑی کے بارے میں مبالغہ کرتے ہوئے، یعنی اس کا شراب خانے سے ٹھڈے مارکر باہر نکالا جانا، بھرائی ہوئی آواز سے سڑکوں اور تنگ گلیوں، پارکرز، اونی بسوں اور کرائے والی ڈخانی کشیوں میں انگریز عوام کو راغب مشتعل کرتے ہوئے، کنکل اور رونج کے درمیان عظیم مباحث میں حصہ لینا، ہر جرمن کو کان سے پکڑ کر کرین بورنے ہوئی میں گھیٹنا جو کہ تاریکین و ملن کلب کا سب سے طلاق والا ڈیگن مارنے والا ہے، اور لہذا نیوی رانشچے زی تنگ کے چھوٹے سے چرچ کی غیر معمولی ڈریشگی کے ساتھ کوٹ کا پہلو درست کرتے ہوئے۔ اگر وہ ویریخ کی حفاظت کا پوچھے، تو ثانی الذکر کو اسے بتانا چاہیے کہ وہ کنکل کی طرف سے مجوزہ طور پر قائم ہونے والی سات وزارتوں میں سے ایک میں ایک عہدہ تلاش کرے جو کہ عظیم اور واحد انقلابی پارٹی کے لئے اس کی شاندار خدمات اور کنکل کی تحریر کی نقلیں لکھنے والے ساتھی میں یہ اور اپنے ہمہ پر اس کے اثر و رسوخ کے پیش نظر مشکل نہ ہوگا۔ بلکہ گارڈز میں سے کسی کی ویریخ سے ٹھیکھر ہو جائے تو اسے انہیں سمجھانا چاہیے کہ وہ بھی نیوی رانشچے زی تنگ کے (جس طرح مینین نے امریکہ کو لکھتے ہوئے بیان کیا تھا) ”چھوٹے، ناقابلِ اصلاح، علیحدگی پسند چرچ سے تعلق رکھتا ہے۔“

میرے عالی مرتبہ مرضیں تند مزان، کی طرف سے یہی کچھ۔ کل واشنگٹن میں ٹکس کی طرف سے ایک عمدہ خط ملا، جس سے پھر کنکل کی بے کراں خباشت ابھرتی ہے۔ بدستی سے میں اسے منسلک نہیں کر سکتی، اس لیے کہ فریلیگر اتھ کل اُسے اپنے ساتھ لے گیا۔ ہم یہ کل بھیج دیں گے۔ اس کے کچھ حصے ویریخ کو بھیج دیجیے۔

فریلیگر اتھ کے پاس یہاں جہوری پنساروں کی طرف کنکل کی چاپلوسی کی ایک نئی کہانی ہے، جس سے میں اب آپ کی تواضع کروں گی۔ فریلیگر اتھ یہاں ایک ”اندھے“ جرمن

اور اس کے بجائے اسے کوئی اور چیز خریدنے کی دھمکی دی۔ آج صح لڑکے نے بیگ چھپا دیا، اور ابھی ابھی اس نے کہا: ”مور (مارکس)، میں نے اسے اچھی طرح چھپا لیا ہے، اور اگر پاپراں کے بارے میں پوچھتے تو میں اسے بتاؤں گا کہ میں نے وہ ایک غریب آدمی کو دے دیا ہے۔“ چھپے ہوئے بوٹ۔

الوداع

گرم ترین تبریکات

جنی مارکس

وی دی میر کو جینی کا خط

لندن

9 جنوری، 1852ء

ڈیز مسٹروی دی میر!

پچھلے ہفتے میرا خاوند بہت ہی بیمار رہا اور وہ زیادہ تر وقت بستر سے ہی لگا رہتا ہے۔ البتہ اس نے اپنے مضمون (لوئی بونا پارٹ اور ہر ہر دمی برومیٹر) کے آخری حصے کو ختم کر ہی ڈالا، تاکہ اب اس کے چھنے میں کوئی رکاوٹ نہ رہے۔ اس نے یہ فرض کیا ہوا ہے کہ شروعات تو ہو چکی ہوں گی۔ کچھ دن ہوئے ہمیں واشنگٹن سے کلکس کا ایک خط موصول ہوا (جس کے ساتھ مجھے امید ہے کہ آپ نے پہلے ہی رابطہ کیا ہو گا، اس لیے کہ آپ اس سے ہر لحاظ سے ایک عمدہ مدد پائیں گے)۔ اس کے خط سے کنکل کی بے حد بدمعاشی ایک بار پھر ابھر کر سامنے آتی ہے۔ اس لیے کہ یہ منافق بے شرم ترین طریقے سے کنکل کے دوستوں کی خوشامد کرتا ہے اور انہیں لکھتا ہے کہ ”اس نے مارکس اور اس کی پارٹی کے قابل ترین مجرموں سے رابطے میں رہنے کے لیے زور دیا ہے“ (ایک سفید جھوٹ)، وہ میرے خاوند کے شخصی کردار کو سیاہ کرنے کے لیے غدار ترین راستہ تلاش کرتا ہے۔ اور اس کے بارے میں اور اس کے دوستوں کے بارے میں ویچ کے دروغ آمیز اور طعن

آمیز اشاروں سے نکال کر اخلاقی اصلاحی کہانیاں گھرتا ہے۔

کارل جو کہ آج آپ کو لکھنے کے لیے خود کو مضبوط نہیں سمجھتا، مجھے آپ کو بتانے کا کہتا ہے کہ آپ اپنے اخبار (ڈائی ریولوشن) میں کلوان کے ہمارے بے چارے دوستوں کے بارے میں کچھ اطلاع فراہم کریں، اس لیے بھی کہ کنفل کی پارٹی، مع اپنے درباری مشنی اور اس کے شور مچانے والوں اور اس کے فرماں بردار "لٹھو گرفسچ کر سائلنڈز" کے جان بوجھ کر ان کے وجود اور ان کے مصائب پر مکمل خاموشی سے گزر جاتے ہیں۔ یہ اس لئے بھی بہت کروڑ ہے کہ کنفل اپنی مقبولیت کے زیادہ حصے میں من و عن بیگر، بر گرز اور ان کے سابقہ ترجمان کا مر ہون منت ہے۔

خوف ناک سفر کے بعد آپ کی پیاری بیگم کیسی ہے؟ آپ کے بچے کیا کر رہے ہیں؟ کیا وہ سب آب و ہوا کے تھوڑے بہت عادی ہو چکے ہیں؟

وقت تیزی سے مجصر ہو رہا ہے۔ مجھے بہت جلدی کرنا اور خط پوسٹ کرنا چاہیے۔ امید ہے کہ میرے پیارے کارل کے لیے اپنا مضمون ختم کرنا آسان ہو گا۔

فی الحال الوداع

آپ کی
جنی مارکس

جیسے کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں ابھی تک سیکرٹری کی حیثیت سے کام کر رہی ہوں۔
میرے خاوند نے ابھی تک بس تک مکمل طور پر نہ چھوڑا۔ وہ واقعی بہت بیار تھا۔ کل وہ ایک چھوٹی سی چہل قدمی کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس کی بیاری نے اسے امریکہ لکھنے کے لیے کچھ کرنے نہ دیا، گو کہ وہ فریلیکر اتھ اور پاپر سے کچھ چکاریاں جلانے میں کامیاب ہوا۔ میں فریلیکر اتھ کی ایک بہت ہی پر لطف نظم آپ کو مسلک کر رہی ہوں۔ اسے ہمارے دوست ریتھ کو بھی دکھایے۔ شاید وہ بھی اس سے متاثر ہو کر پیگاس پہ چڑھ جائے۔ اگر آپ نے "ٹریبیون" پڑھ کر ختم کیا تو اسے ہمیں بھیج دیں۔ اگلے ہفتے آپ ملک کی طرف سے ایک بہت ہی عمدہ خط وصول کریں گے۔ لوپس (بھیڑیا) کو یہ ابھی تک نہیں ملا۔ ہم آپ کی طرف سے خیر خبر سننے کی جلد امید کرتے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ اس دوران آپ اپنی بُوکی شراب سے لطف اندوڑ ہوں۔
مریض کی طرف سے گرجوش سلام۔

جنی مارکس

لوپس (بھیڑیا) اب کچھ کچھ صحت یاب ہو گیا ہے۔ وہ بھی جلد کچھ بھیج دے گا، جس طرح کہ اینگلز۔ ریتھ کو بھی اصرار بھری یاد دہنیاں گئی ہیں۔ ریڈ ولف نے شادی کر لی، وہنی مون پہ ہے، آپ کو فی الحال کچھ نہیں بھیج سکتا۔

گرامر غلطیوں کو بہر صورت درست کرنا چاہیے، مگر یہ کہ اسلوب کی چند خصوصیات جو کہ مضمون کو ایک اصلی ہنگری کی تخلیق کاروپ دیتی ہیں، کوئی نقصان نہ پہنچائیں گی۔ وہ آپ سے نولین (اٹھارویں برومیر) پر اپنے مقامے کی پانچوں قسطوں کی جلد از جلد واپسی کی درخواست بھی کرتا ہے، اگر آپ اسے شائع کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ ہم شاید اسے ایک فرانسیسی ترجمے میں شائع کر سکیں، گو کہ یہ واقعتاً ایک جرمن نسخے کے لیے ترس کی بات ہو گی۔ وہ اس بات کو بہت ترجیح دے گا اگر آپ امریکہ میں کامیاب ہوتے ہیں، اس لیے کہ اُسے بہر صورت فروخت ہونا ہے اور اسے جرمنی میں بھی تقسیم کیا جاسکے گا، اس لیے کہ یہ موجودہ زمانے کے سب سے اہم واقعے کو تاریخی قدر و اہمیت دیتا ہے۔ مجھے امید ہے ڈیزرمstrovi دی میر، کہ آپ کی طرف سے جلد ہی پچھا چھی خبریں آئیں گی، یہ کہ آپ کی پیاری بیگم عظیم آفت سے سلامت آگئیں، اور آپ کی چحت کے نیچے دو پیدائشیں ہوئیں ایک بیٹی کی اور ایک رسالے کی۔ آپ کی پیاری بیگم کو میری طرف سے گرم جوش آداب۔

آپ کی

جنینی مارکس

اس غرض سے کہ یہ زیادہ عرصہ نہ لے آپ ہر مضمون کو الگ سے چھاپ دیں، اس لیے کہ یہ چیز فوری دلچسپی کی حامل ہے۔ بعد میں انہیں اکٹھا کر کے ایک مضمون کی صورت دی جا سکتی ہے۔ قطب نمبر 5 آج چلی جاتی ہے۔ اگلے جمعے کو وہ آخری قطب یعنی نمبر 6 روانہ کرے گا۔ جیسے کہ پہلے ذکر ہوا ہے، بعد میں، کوشش کریں کہ یہ تحریر ایک پکلفٹ کی صورت چھپ جائے۔ بہ صورت دیگر، اسے واپس بھیج دیں، اس لیے کہ خواہ پچھہ بھی ہو، ہمیں اسے بہر صورت چھاپنا ہے۔

کلس کو بھی بہت سلام، اور ہمیں جلد لکھیے کہ آپ کے کیا حال ہیں۔
لوپس ابھی ابھی لندن کے تازہ ترین واقعات پر جلدی لکھی ہوئی ایک مختصر تحریر لایا ہے۔

جنینی مارکس کا نیویارک میں موجود جوزف ولی دیمیر کو خلط

لندن

27 فروری، 1852

ماں ڈیزرم دی میر!

ایک ہفتے تک مشقت آمیز شدید مختتوں کے بعد، اُس کے دنوں کو گھر یلو معاملات کھا جاتے ہیں، میرے خاوند کی آنکھیں اس قدر بڑی طرح کچھی اور سوچھی ہوئی ہیں کہ وہ شاید آپ کو آج نہ لکھ سکے، اور مجھے سیکریٹری کے سارے امور سنبھالنے ہوں گے۔ وہ مجھے آپ کو بتانے کا لکھتا ہے کہ وہ اکارنیس کا پورا مضمون نہ پڑھ سکا، اور یہ کہ آپ خود ٹائپ کی غلطیاں نکال لیں، اس لیے کہ اس قابل تعریف شخص (جو عمدگی سے لکھتا ہے) نے ابھی ابھی یہاں اپنے حروف سیکھے ہیں اور وہ فل شاپ اور کاما کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ وہ آپ کو ایک ہنگری والے (باتگیا) کا ایک مضمون بھی بھیج رہا ہے، جو کہ ہنگری کے تارکین وطن کے اندر ورنی رازوں سے واقف ہے۔ آپ خود فیصلہ کریں کہ آپ اس موقع پر اسے استعمال اور شائع کر سکیں گے یا نہیں۔ ہر موقع پر اس شخص سے رابطے میں رہنا ضروری ہے، اس لیے کہ اس نے بعد میں پرzel، سیمیر وغیرہ کے تخلیقی مضامین مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے، جن کا کہ وہ قریبی ہے۔ میرا خاوند سمجھتا ہے کہ آپ کو مضمون میں بدترین

ایک کلیدی کردار ادا کیا، اور اس میں پسیسہ لگا دیا۔ جنمی میں یہ انوایں فوری طور پر چیل گئیں گوٹر یڈ کی وساطت سے یہ احق معاملہ مارکس وکلے پر حقیقت اور گمنام چہ میکوئیاں اور ہمیں لگا کر ان سے انتقام لینے کی ایک سازش کے بغیر کچھ نہیں۔ یہ ایسا فن ہے جس میں یہ ذمیل، عظیم ترین نیکوکاری کے ساتھ بہت عرصے سے پریکٹس کرتے آ رہے ہیں۔ روچ نے شہزادی کے لیے ایک برچھی توڑی تھی، جلد ہی اس نے عظیم خاتون کے ہاں شخصی حاضری دی۔ بلاشبہ ہیزن بھی یہاں اپنے یسوع کے لیے ایک شہزادگانہ جوڑ ملا کر اور استعمال کر کے اپنے وہگ والے خیالات کے منج کو بڑھانے کی امید کرتا ہے۔ مگر کتنا مصلحہ خیز ہے۔ کس طریقے سے ان گنواروں کا اجتماع دو براعظموں میں اچانک ایک شور غوغاء بلند کرتا ہے۔ اتنے عرصے سے گالی گلوچ پکالی گلوچ، بکواس پہ بکواس، بہتان پہ بہتان، جن کا اس مضمون سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ اس بارے میں باعیانہ چیز یہ ہے کہ اس میل چیل کو ایک صحت مند فاصلے پر رکھا جائے پر نسبت ان سے گھنٹم کھنا ہونے پر مجبور ہوا جائے..... میرے خاوند نے ارادہ کیا تھا کہ وہ اپنے نام سے لکھا ہوا ایک مضمون آپ کو آج بیچ دے کہ کس طرح آپ کا مضمون ”ویکر“ میں شائع ہونے کے لیے آیا۔ مگر

ایمانٹ نے اسے بالکل ضروری سمجھا کہ میرے خاوند کو، جس کے خلاف یہ ساری بات گھٹلی گئی تھی، اس سے باہر رکھا جائے۔ اسی لیے اس نے یہ بیان خود لکھنا چاہا۔ بدقتی سے یہ بھی تک نہیں پہنچا۔ مگر آپ اُس وقت تک اس معاملے میں کچھ نہ کریں جب تک کہ آپ کو اگلی ہدایات نہ ملیں۔ میتھن آج کہہ رہا تھا کہ ڈروٹکے، ولیخ اور کنکل نے اپنے وقار کی قسم کھا کر کہا کہ انھوں نے اس عورت کو بدنام کرنے کے لیے ایک لفظ تک نہ کہا۔ ان لوگوں پر پہلے ہی سوال جواب شروع ہو چکے ہیں۔ یہاں بھی اس معاملے کو انتہائی اہم معاملے کے بطور بر تاجار ہا ہے۔ گریز کے بطور دوسرا بات شروع کر کے اس کے اپنے نقطہ نظر سے شناور کا جواب بہتریں، مزاح بھرا اور موزوں ہے۔ اصل میں ان دونوں فلاسفوں کو صرف اس بات پر اتنا زیادہ شور نہیں کرنا چاہیے، اس لیے کہ اعلیٰ نسل کی عورت کو بدنام کیا گیا۔ کیا کسی نے کوئی سوال پوچھا تھا جب روچ نے میرے خاوند کے بارے میں فتح ترین، بدنام کرنے والی اور سماجی طور پر بتا کرنے والی انوایں پھیلائیں، اور وہ بھی ایک ایسے وقت جب

جنی کا واشنگٹن میں موجود ایڈولف کلس کے نام خط

لندن

15 اکتوبر، 1852

ڈیز مسٹر کلس!

آج میرے خاوند نے مجھے اپناؤپنی مقرر کیا ہے اور اس لیے میں لکھنے پڑھنے کے فرائض سننچانے کی جلدی میں ہوں۔ پچونکہ میرا خاوند اندر اور باہر سے اس قدر بادا میں ہے کہ اسے سارا دن گھر والے کام کے لیے ادھراً ڈھونمنا پڑتا ہے اور اب جبکہ 5 نجّ چکے ہیں، اب تک وہ بالخصوص برونگ کلس کے کام کو مکمل کرنے گھرنہیں لوٹا۔ نئے بھری جہزادے نے تک اس معاملے کے بارے میں کچھ نہ تکھی، بالکل کچھ نہ تکھی۔ اماماً آج ایک بیان بھیجنے کا خیال تھا۔ یہ ثابت کرنے کے لیے کہ ولیخ اور کنکل نے مسز برونگ کے بارے میں توہین آمیز باتیں کیں۔ وہ بہ یک وقت ساری بکواسیات اُس پرانے مسخرے، حال میں مہم جو سور ماورہ شہزادگانہ معمومیت کے پیچی پیش، روچ کے دروازے پر رکھے گا۔ اور وہ ایسا مزید آسانی سے اس لیے کرے گا کہ افواہ بالکل اُسی لمحے پر ابھری اور پھیلنے لگی جب پرانے حق نے کنکل کے پوشیا کے شہزادے کا جاسوس ہونے کا اعلان کیا۔ اور اسی وقت ظاہر کیا کہ کنکل کی رہائی شہزادے نے کرائی، مگر یہ کہ مسز برونگ نے بھی اس معاملے میں

کھلا، آزاد آدمی جو کسی خفیہ تنظیم کے کاٹے گئے اور سوکھے ہوئے عقیدے کا اندازہ پیرو کارنہیں ہے) اس لیے کہ وہ سب میں کم زور ترین ہے اور اپنی رگوں میں ڈیموکریٹیک خون کی عظیم مقدار کرتا ہے۔ تاکہ اگر وہ منہ پھٹ ہمیز آن، اس کیس کو بیکر کی شخصی اہمیت بڑھانے کے لیے استعمال کرے تو آپ فوراً یہ بتاسکیں کہ وکیل صفائی پہلے ہی سے راضی ہو گیا تھا، اور یہ کہ اپنی گرفتاری سے ذرا پہلے بیکر نے میرے خاوند سے اصرار کے ساتھ بھیک مانگی تھی کہ وہ اپنے رویوں میں اُس کے ساتھ ساتھ آفیشل ڈیموکریٹوں (یعنی رون، ہمیز، کنکل، ویچ وغیرہ وغیرہ) پر حملہ کرے اور ان کا مذاق اڑائے۔ یہ کہ اس نے یہ بھی چاہا تھا کہ ویچ کے امتحان خطوط شائع ہوں۔ مزید برآں، اس کی رہائی پر ڈیموکریٹک شراف کو اس سے کوئی ہمتو قعات نہ ہوں گی، وغیرہ وغیرہ۔ میں کچھ جلدی میں لکھ رہی ہوں، کہیں مجھ سے ڈاک نکل نہ جائے۔

الوداع اور گرم جوش آداب

جنی مارکس

ذر اجلدی لکھیے۔ آپ کے خطوط میں عظیم تر خوشی بخشتے ہیں۔ میرا خاوند ہمیشہ کہتا ہے کہ اگر ہمارے پاس کلس جیسے مزید لوگ ہوتے تو ہم کچھ کر سکتے تھے۔ اسی دوران زیادہ کچھ نہ کہیجے۔ کتنے کو تکھانے دیجیے، بصورت دیگر وہ ایک ہو کر مشترکہ دشمن، چالاک، بدنام جھلماڑا لئے والے یعنی مارکس اور اس کے گروہ کا مقابلہ کریں گے۔

پارٹی کے خیال سے اور جرمی میں اپنے دوستوں کے احترام کی بنا پر میرے خاوند کے ہونٹ سلے ہوئے تھے۔

کیا کسی نے اس بات کی پرواہ کی کہ اس سب نے مجھے تقریباً مرگ تک غم زدہ کر دیا تھا، جب میرا بچہ، ہنرخ گائیڈ میرے سینے پر عذاب، غم اور خیال داری چوں لیتے ہوئے مرا..... آہ اور کتنی ساری مصیبتیں بھی تھیں پھر بھی جب میں پیدا ہوئی تھی، مجھے شہزادی نہیں کہا گیا..... مگر یہ ساری امتحانہ ہل چل کس لیے؟ ہم کسی طرح خود کو چھڑائیں گے اور دوسروں کو ذمہ دار ثابت کریں گے۔ مگر آپ کو بہر صورت انتظار کرنا چاہیے، کسی بھی قیمت پر، صرف ایک مزید ڈاک کے دن کے لیے۔

”برو میر“، ابھی تک نہیں پہنچا۔ میرا خاوند الگی ڈاک میں آپ کو دو ”عوامی اخبار“، بیچ دے گا، جن میں آپ کے مضمون ہیں۔

میرے بھائی ایڈگر نے آخر کار اپنی ماں کو خط لکھا ہی دیا۔ آپ کی مہربان کوششوں کا شکریہ کہ میرا خط بہ حفاظت اُسے پہنچ گیا۔ ایک بار پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

ایک اور بات۔ جیکوبس ہیوزل کو اچھی طرح قابو رکھیے تاکہ وہ نظم و ضبط سے انکار نہ کرے۔ کھٹل کے ساتھ کوئی گپ شپ نہیں ہوئی چاہیے۔ اس لیے کہ اب ان کا راستہ ہمیں دکھانا ہے کہ وہ اس میں ملوث ہیں اور یوں، ان کے ماضی کی بد نامیوں کی یاد مٹانے کے لیے ہے۔ ان خالصتاً معروفی، با اصول، با وقار، قیمتی دھونوں کے اس غول سے نمٹنے وقت کچھ نہ کچھ ڈپو میں کی ضرورت ہے۔

میرا خیال ہے کہ آپ اخبار ”کولنشچے“ میں کو لوں مقدمہ کے بارے میں پڑھ رہے ہوں گے۔ آج ہمیں بیکر کی قیمتیں کی ایک دستاویز موصول ہوئی۔ چوں کہ اس کے خلاف کچھ بھی نہیں تھا، اس لیے اس بات پہ اتفاق کیا گیا کہ بیکر کو اس معاملے سے یکسر باہر کیا جائے۔ اور یہ آپ کو اس کے دفاع کے طرز کے بارے میں وضاحت کر دے گا، جسے کہ ڈیموکریٹ شوق کے ساتھ گرفت میں لیں گے تاکہ یہ دعویٰ کر سکیں کہ بیکر خود ان میں سے ایک ہے اور وہ ایک اصلی ہیر و ہے (عوام کا

آدمیوں یعنی فتنہ انگیزوں اور ڈاکوؤں کے بیچ ایک پل، ایک بناؤٹی جوڑ بن گیا۔ سٹیپر اور استغاثہ اس کو دتا سے جیروں کی توقع کر رہے تھے۔ یہ ایک بلبلے کی طرح پھٹ گیا۔ نئی کوششیں جنتر منتر سے شروع کرنی تھیں، لہذا 23 اکتوبر کی نشست پر دروغ گویوں کا تانا بانا۔ یہ سچ نہیں ہے کہ ہر چیز پولیس لے گئی۔ وہ چوری کرتے ہیں، دھوکے بازی کرتے ہیں، تالے توڑتے ہیں، تعصباً کرتے ہیں، جھوٹی گواہیاں دیتے ہیں، اور نیز، اسی لائنس کوکیونٹوں کے خلاف استعمال کرتے ہیں، جو کہ Hors Del La Societe (یعنی خارجی) ہیں۔ یہ باتیں، اور جس طریقے سے پولیس اپنی بدیانتی کے عروج میں استغاثہ کے فرائض پر قبضہ کر رہی ہے، Saedt کو پس منظر میں دھکیل رہے ہیں، اور کاغذ کے غیر صدقہ گلکڑے پیش کر رہے ہیں۔ محض انہیں، روپرٹیں اور سنائی باتیں، بطور اصلی قانونی طور پر ثابت شدہ حقائق، جیسے شہادت واقعتاً بالکھڑے کرنے والے۔ ہمیں یہاں دھوکہ بازی کے سارے ثبوت مہیا کرنے تھے۔ چنانچہ میرے خاوند کو سارا سارا دن اور رات گئے تک کام کرنا پڑا۔ محصول کی وصولی کرنے والوں سے بیان حلفی حاصل کرنے ہوتے تھے، اور مینہ کارروائی درج کرنے والوں کا مخصوص انداز تھا، سرکاری طور پر تصدیق کروانا۔ پہلا بثابت کرنے کے لیے کہ پولیس کی طرف سے دھوکہ بازی کی گئی ہے۔ پھر ان چیزوں میں سے ہر ایک کے چھ چھ آٹھ آٹھ نقل لکھنے پڑتے اور بہت ہی مختلف راستوں سے کلوں ہیجئے ہوتے تھے، براستہ فریکفرٹ، پیرس وغیرہ۔ اس لیے کہ میرے خاوند کے نام سارے خطوط کو، نیز یہاں سے فریکفرٹ کو بھیجے جانے والے سارے خطوط کو کھولا جاتا ہے اور اپنے قبیلے میں رکھا جاتا ہے۔ یہ سارا قصہ اب ایک طرف پولیس اور دوسرا طرف میرے خاوند کے بیچ ایک جدوجہد بن گئی ہے۔ وہ ہر چیز کا ذمہ دار اسے سمجھتے ہیں، سارے انقلاب کا اور حتیٰ کہ مقدمے کے طور طریقے کا بھی۔ آخر کار اب سٹیپر نے میرے خاوند پر آسٹریا کا جاسوس ہونے کا الزام لگایا۔ جواب میں میرے خاوند نے ایک شاندار خط دریافت کیا، جسے سٹیپر نے نیویو رائنسچے زی تنگ کے دنوں میں مارکس کے نام لکھا تھا، جو واقعتاً نہ مت کا سبب بننے والی چیز ہے۔ ہم نے اسی طرح ایک خط بیکر کی طرف سے دریافت کر لیا جس میں وہ ویچ کی حماقتوں کا اور اس کی ”فوجی سازشوں“ کا مذاق اڑاتا ہے۔

جنی کا خط واشنگٹن میں موجود ایڈولف کلس کے نام

لندن

13 اکتوبر، 1852

ڈیپرمنٹ کلس!

آپ ”کولنشچے زی تنگ“ میں کیونٹوں کے خوف ناک مقدمے کو پڑھتے رہے ہوں گے۔ 23 اکتوبر کی پیشی میں سارے معاملے نے ایک ایسا شاندار اور دلچسپ رخ اختیار کیا (اور ملزموں کے لیے اس قدر حق میں) کہ ہم اپنا کچھ اعتماد دوبارہ پار ہے ہیں۔ جیسے کہ آپ تصور کر سکتے ہیں، ”مارکس پارٹی“ دن رات مصروف ہے اور اپنے جسم و روح کے ساتھ کام میں بھی ہوئی ہے۔ کام کا یہ بوجھ مجھے دوبارہ آپ کے سامنے ڈپٹی رپورٹر کے بطور لارہا ہے۔ مسٹر ویچ کا قریبی دوست مسٹر ڈیٹر (جو کہ امریکہ میں ہے) نے ویچ گروہ کی طرف سے اُس سے چجائے ہوئے سارے مسودے، خطوط، اجلاسوں کی کارروائی رپورٹوں وغیرہ کو کارگیری سے جوڑ توڑ لیا ہے۔ استغاثہ نے انہیں پارٹی کی خطرناک سرگرمیوں کے ثبوت کے بطور پیش کیا تھا۔ ان کے اور ملزموں کے پیچ تعلق قائم کرنے کے لیے، وہ اب میرے خاوند اور بدنام جاسوس شیورآل کے بیچ ایک بناؤٹی تعلق گھرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ میرا خاوند کلوں کے نظر یہ دانوں اور لندن کے عملی

اور سیٹیاں بجاتے ہیں، اکثر اپنے بابا سے بخختی سے ڈانٹ کھاتے ہیں۔ ایک ہلا گلا اور سرگرمی ہے! الوداع ڈیر مسٹر کلس، اور جلد ہی اپنے دوستوں کو دوبارہ لکھیے۔

اعلیٰ حکام کی اجازت سے

جنی مارکس

بیکر کے خلاف نفرت سے دلچسپ نے یہاں لندن سے لیفٹیننٹ ہمیز سے کوڈاٹی موجودگی کی بنا پر دیکھنے کی ہدایت جاری کی، جس سے وہ اب تک خیراتیں لیتا رہا ہے۔ الحضر، اگر کوئی شخص چیزوں کا خود تحریب نہیں کر رہا ہو تو ایسے واقعات ہوتے ہیں جو ناقابل اعتبار لگتے ہیں۔ پولیس کے ساتھ یہ سارا معاملہ پبلک کو الجھن میں ڈال رہا ہے، اور لہذا جیوری، کمیونٹوں کے اصل استغاثہ سے متاثر ہو گئی ہے..... یہاں تک کہ ہم حتیٰ کہ اب اپنے دوستوں کی رہائی کی امید بھی کر سکتے ہیں۔ سرکاری قوت کے خلاف جدو ججد، جو کہ پیسہ اور ہر طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہے، یقیناً دلچسپی کے بغیر نہیں ہے اور یہ مزید شاندار ہو سکتی ہے، اگر ہم فتح یا بُل تکتے ہیں۔ اس لیے کہ ان کی طرف پیسہ ہے، قوت ہے اور دوسری ہر چیز ہے جب کہ ہم ہمیشہ خسارے میں تھے کہ کہاں سے کاغذ حاصل کریں جس پر ہم اپنے خط لکھیں، وغیرہ وغیرہ۔

خط کے ساتھ منسلک بیان آج فریلیگر اٹھ، مارکس، اینگلز اور ولاف کی طرف سے جاری کیا گیا۔ ہم اسے آج ”ٹریبیون“ کو بھیج رہے ہیں۔ آپ بھی اسے شائع کر سکتے ہیں۔

ایسے لفیوز خط کے لیے مجھے معاف کر دیں، مگر میرا بھی اس سازش میں حصہ تھا اور نقول بتار کرنے میں اتنا کام کیا کہ میری انگلیاں جل رہی ہیں۔ اخبار ”ٹرن زی تنگ“ میں آپ کے مضمون نے یہاں بہت تالیاں بجوانیں۔ میرے خاوند نے اسے اول درجے کا قرار دیا اور اسلوب، تو اتنی طور پر شاندار ہے۔

ہمیں ابھی ابھی وریتھا اور اینگلز کی طرف سے پورے کے پورے پارسل ملے ہیں جو کمرشل پتوں اور نہم تجارتی خطوط سے بھرے ہیں تاکہ ہم مسودے، خطوط وغیرہ بھیج سکیں۔

ابھی ابھی ”کولنشچے“ کے ساتھ عظیم الجذب سکینڈل کا ایک اور انبار بھیج گیا ہے۔ دو اور پیکٹ فوری طور پر کمرشل پتوں پر بھجوائے جا رہے ہیں۔ ہمارے گھر میں ایک پورا دفتر کھل گیا ہے۔ دو تین اوگ لکھر ہے ہیں، کچھ پیغام رسائی کے لیے بھاگ رہے ہیں، کچھ پیسہ بچا رہے ہیں تاکہ راست پناہ جو دبر قرار کھیں اور دفتری اہلکاروں کے طبقے کی پرانی دنیا کو سب سے غصب ناک سکینڈل کا قصور وار ثابت کریں اور اسی اثنا میں بیچ بیچ میں میرے تین بچ (جنی، لارا، اور ایڈگر) گاتے

کر سمس چھیوں کی بناء پر چھپائی رک گئی، وہ پندرہ دن میں سرحد پار ہونے کا ارادہ رکھتا ہے اور ہمیں 40 کاپیاں بھیجنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جو کچھ ہم سنتے ہیں، اور وہ بھی تیرے فریق سے کہ سملگنگ معاملہ غیر متوقع مشکلات کا شکار ہو گیا اور یہ کہ اسے 14 دنوں میں 1800 کاپیاں چھوٹے پارسلوں میں سمجھ کرنی پڑیں، مگر یہ کہ فروری کے اوائل تک سب پار ہو جائیں گی، جہاں وہ اپنے ایک گلرک کے ذمے لگائے گا کہ وہ یہ پہنچ کتب فروشوں تک پہنچائے۔ وہ ہمیں فوری طور پر اس کی ایک نمونہ کا پی بھجوادے گا۔ اچھا، ہم مزید چار ہفتوں تک انتظار کرتے ہیں۔ پھر میرا خاوند اس تو قع کے ساتھ اسے خط لکھ کر معلوم کرتا ہے کہ پہنچ جمنی کے دور راز گوشوں تک کب کا پہنچ چکا ہو گا اور اس کو جلد پیسے میل جائیں گے۔ پھر کل ہی مندرجہ ذیل خط ملا۔

”ڈیر مارکس، میں نے ابھی ابھی سننا ہے کہ ”انکشاف“ کی

ساری کھیپ جو کہ 2000 کاپیوں پر مشتمل تھی، جو کہ پچھلے چند دنوں سے پھر جگر کی اپنی پرانی چھتیوں سے سرحد کے اُس پار ایک گاؤں میں رکھی ہوئی تھی، کل اُس وقت پکڑی گئی جب اُسے کسی اور جگہ منتقل کیا جا رہا تھا۔ اب کیا ہو گا، مجھے نہیں معلوم۔ سب سے پہلے باڈن حکومت کی طرف سے فیڈرل کونسل کو ایک شکایت درج کی جائے گی، پھر، بلاشبہ میری گرفتاری یا کم از کم مقدمہ کے لئے وارنٹ وغیرہ۔ ہر حال میں ایک شدید غل غپاڑہ! یہ مختصر آپ کی اطلاع کے لئے: مزید روابط، میں خود نہیں بلکہ ایک تیسرا فریق کے ذریعے آپ سے کی جائے گی۔ مجھے لکھتے ہوئے یہ پتہ استعمال کریں: باصل میں ایک پوشак ساز عورت (درزی) وغیرہ۔

یہ ہے ساری بات؛ آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟۔ وہ 2000 کاپیاں چھوڑتا ہے یعنی پورا ایڈیشن، ایک گاؤں میں چھ بھنٹے تک، اور پھر ہمیں بتانے کو لکھتا ہے کہ وہ ضبط ہو چکی ہیں۔ لندن کے لیے کاپیوں کے بارے میں ایک لفظ تک نہیں، سوئزر لینڈ وغیرہ والیوں کے

جینی کا خط واشنگٹن میں موجود ایڈولف کلس کے نام

لندن

10 مارچ، 1853

ہفتوں تک میرا پیارا مارکس یمار رہا، اور وہ پچھلے چند دنوں سے پھر جگر کی اپنی پرانی شکایت میں مبتلا ہے جو تقریباً پانچ ماہ میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ایک ایسی یماری جسے میں خوفناک سمجھتی ہوں، اس لیے کہ یہ اس کے خاندان میں وراشتی طور پر موجود ہے۔ اور یہی اس کے والد کی موت کا سبب بی۔ آج وہ پھر بہتر ہے، اپنے ”ٹریبیون“ مضمون کو بہتر کر رہا ہے، اور مجھے خط لکھنے کو کہا ہے۔ مجھے یک دم ایک غم والم کی واقعاتی کہانی میں غوطہ لگانا ہے جو کہ وہی دی میرا اولکس کی نصیبی کے برابر ہے۔ براہ کرم مجھ پر ناراض مت ہوئے، اگر میں تفصیل میں جاؤں۔ میرے خاوند نے 6 دسمبر کو ”انکشاف“ کی مسودہ کا پی آپ کی طرح باصل میں شابلٹر کو بھی بھیجی۔ شابلٹر سے وصول کر کے بہت خوش ہوا۔ اس نے خط میں لکھا کہ یہ ایک ماسٹر پیس ہے، یہ کہ اسے پندرہ دن کے اندر اندر سرحد پار ہونا چاہیے، اور یہ کہ وہ اس کی 2000 کاپیاں چھاپے گا اور اسے فی کاپی 15 چاندی کے گروشن قیمت پر فروخت کرے گا، اور چھپائی کے اخراجات نکال کر (جو کہ سوئزر لینڈ میں کم ہوتے ہیں)، میرے خاوند کے منافع میں حصہ دار بنے گا۔ ہم 30 سٹرینگ کی توقع کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ مزید ہر آں وہ فوری طور پر 40 کاپیاں لندن بھیجنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ چار ہفتوں تک ہم کچھ نہیں سنتے۔ میرا خاوند یاد ہانی کے لیے اُسے لکھتا ہے۔ جواب: مسٹر یوں کی

لیے بھی کچھ نہیں۔ کیا چیزیں چھپ چکی تھیں، کیا پروشیائی پولیس نے انھیں ایک بڑی رقم پر خریدا، یا خدا جانے کیا؟۔ یہ کہنا ضروری ہے کہ یہ دوسرا پکلفٹ ہے جو مکمل طور پر بدایا گیا۔ مسٹر سٹیئر، جو برلن میں چیف آف پولیس ہو گیا ہے اور اس نے سازشوں وغیرہ پر ایک شاندار اعلان کیا، اور امریکی فنڈز کا مالک و نتظام مسٹر ویٹچ معاملے سے محفوظ نکل آیا؛ کولون مقدمہ مکمل طور پر ختم ہو گیا، پارٹی سارے داغ دھبؤں سے ابھی تک مکمل طور پر صاف نہیں ہوئی، اور حکومت فاتح ہے!۔ اس موقع پر پکلفٹ کا بہت زبردست اثر ہونا تھا۔ اُن پر یہ بھلی گرنے سے جمن پولیس کے دل تھرہ را جاتے۔ اگر ہمارے پاس ذرائع ہوتے تو ہم حکومت کو طیش دلانے کے لیے اسے دوبارہ ایلوٹن میں چھاپتے، مگر ایسا ناممکن ہے۔ زیادہ یہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ اسے کسی اخبار میں قبط وار چھپوادیں۔ کیا وہ ثانپ ایک پکلفٹ تیار کرنے میں استعمال نہیں ہو سکتا جو آپ فوراً یہاں بھجوائیں؟۔ چونکہ یورپ میں چھپائی قریب قریب ناممکن ہو چکی مگر یہ پارٹی کے لیے اب عزت کا معاملہ بن گیا ہے۔ اس لیے آپ کو اسے ہر قیمت پر کم از کم میگزین وغیرہ میں قبط وار شائع کرانا چاہیے۔ پکلفٹ کی اشاعت اب ہمارے سارے ڈیمنوں کے خلاف ایک ضرورت ہے، اور یہ کسی بھی اور چیز سے زیادہ کولون عوام کے مفادت کو بڑھانے کا اور رائے عامہ کو اُن کے حق میں کر دے گا۔ اُن میں دلچسپی کو دوبارہ جگانا لازمی ہے۔ میگر کے فرار کی کوشش صرف کم یہ ورنی دلچسپی اور مدد کی وجہ سے ناکام ہوئی۔ سب سے بڑھ کر، پکلفٹ کے وجود کا ثبوت ضرور دینا چاہیے اور ایسا صرف اس کی چھپائی سے ممکن ہے خواہ یہ سمندر کے اُس پار محض قبط وار صورت میں ہی کیوں نہ ہو۔

آپ تصور کر سکتے ہیں کہ اس خبر نے میرے خاؤند کی صحت پر کیا اثر کیا ہو گا۔

جنی مارکس

جنی مارکس کا مانچسٹر میں وجود اینگلز کو خطر

لندن

1853ء اپریل

ڈیزِ مسٹر اینگلز!

آپ کو پیسے کے بارے میں لکھنا میرے لیے ایک انفرات انجینز بات ہے۔ آپ نے پہلے ہی اکثر ہماری مدد کی ہے۔ مگر اس بار میرے پاس کوئی اور جائے پناہ نہیں ہے، کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ میں نے بون میں ہیگین کو لکھا، جارج جنگ کو لکھا، کلنس کو لکھا، اپنی ساس کو لکھا، برلن میں اپنی بہن کو لکھا۔ ہول ناک خطوط!۔ اور ابھی اُن میں سے ایک کی طرف سے بھی کوئی جواب نہیں آیا۔ اس کو لکھا۔ اسی دوران میں یہ سطریں لکھ رہی ہوں۔ کیا آپ ہمیں کچھ بھیج سکتے ہیں؟۔ تنور والے نے ہمیں خبر دار کیا ہے کہ جمعہ کے بعد وہ روٹی نہیں دے گا۔ کل جب اُس تنور والے نے پوچھا: ”کیا مسٹر مارکس گھر پہ ہیں؟“، تو مُش یہ کہہ کر اس کو واپس بھیجنے میں کامیاب ہوا: ”نہیں، وہ موجود نہیں ہے، اور پھر اپنی بغل میں تین روٹیاں لیے تیرکی طرح مورکو یہ سب بتانے چلا گیا۔

الواع..... جنی مارکس

مسودے میں جو کہ ڈیوک آف برنس وک کا وزیر جنگ تھا۔ پوشیائی ریاست، مصالحت کنندہ کے بطور مسٹر وان شارن ہورست کے ساتھ، ان مسودوں کو خریدنے کے بارے میں پہلے ہی میرے والد کے ساتھ مذاکرات شروع کرچکی تھی جن میں ”سات سالہ جنگ“ کی فوجی تاریخ کے بارے میں مواد موجود ہے۔ پھر میرا بھائی آتا ہے..... اور ملکیت سے متعلق آخری بیان میں مجھے یہ حیران کن اندر اج ملتا ہے؛ جہاں تک ملنے والی کتابوں کا تعلق ہے، وزیر مملکت نے ”trs کی بنیاد پر، انہیں دس ٹیلز کے عوض اٹھایا ہے۔ اس نے نسبتاً بے کار حصہ برنسوک میں نیلام کر کے گیارہ ٹیلز میں تقسیم کیا اور اب، پوچھے بنا، اٹھائی تھیں، ترس کی بنیاد پر، زیادہ کار آمد حصہ، جس کی اس نے دس ٹیلز قیمت لگائی، مگر مجھے برنسوک سے برلن تک بار برداری کرایہ پر مقروظ کرتا ہے۔ عجیب تر س ہے! مزید برآں، وہ فلورنکورٹ، چیف گلرک سے لکھواتا ہے:

”کتابوں کے علاوہ، کاغذات کی ایک بڑی تعداد، جن میں مرحوم لینڈروست وان ولیٹ فالن کے مسودات کی ایک بڑی تعداد ہے..... کچھ فوجی تاریخ پر..... بھی ملے ہیں۔ البنت آخراً ذکر زیادہ تر حد سے زیادہ نامکمل اور ضعیف ہیں اور نہیں لگتا کہ وہ کسی واقعی ثیری دلچسپی کی ہوں“۔

لہذا، وہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے ایک قانونی فہرست سامان بھیجے بغیر، اور کاغذات کی قیمت لگائے بغیر، وہ انہیں ہتھیا سکیں گے۔ میں شدومد کے ساتھ شک کرتی ہوں کہ میرے بھائی نے، حب الوطنی کے جوش میں آ کر، فوری طور پر مسودے ریاست کے حوالے کر دیے ہوں گے، مزید اس لیے کہ میری ماں کے خط کے پیش نظر، جس میں وہ مجھے بتاتی ہیں کہ اس نے پہلے ہی انھیں ان کاغذوں کی قدر کے متعلق لکھا ہے..... اور پوچھا کہ وہ لوگ اُن کاغذات کے ساتھ کیا کرنے کا راہ رکھتے ہیں۔ ان کی خاموشی بہت معنی نیز ہے۔ بھائی کا خیال ہے کہ میں، اپنی دوسری اطاعت شعار بہنوں کی طرح بس ساری بات پر چھوڑ دوں گی، جو کہ خاندان کا ”پی ی ف“ ہے۔ میں نے ”محکما تحقیقات“ کے ساتھ ابتدا کی ہے تاکہ تھوڑا تھوڑا کر کے میں اپنی جائیداد کا دعویٰ کر سکوں۔ دیکھتی ہوں کہ وہ کیا جواب دیں گے۔ برلن میں، اُس کے موجودہ ہیجان کی حالت

جنی مارکس کا نچسٹر میں موجود انگلز کے نام

لندن

28 مارچ، 1856

ڈیم سٹر انگلز!

مور جانا چاہتا ہے کہ کیا آپ ایسٹر میں یہاں آ رہے ہیں، اس لیے کہ ہم سب ایسا چاہتے ہیں۔ اس صورت میں وہ آپ کو رو دادیں، ”نہیں بھیجیں گے۔ براہ کرم ہمیں ایک آدھ سط کلہ بھیجیں کہ آیا آپ آ رہے ہیں؟۔ پھر ہم پیکر کو یہ چیز پارسل کمپنی کو لے جائیں گے۔ میں نے ابھی آپ کا مضمون پوسٹ کیا ہے۔ Chaley (کارل) کا رس مسودات کے ساتھ بہت مصروف ہے اور کسی قدر بیار نظر آتے ہوئے پانچ پر کی طرف کچھ لکھوار ہا ہے۔ آپ برلن میں سکینڈلوں کے بارے میں کیا سمجھ رہے ہیں؟۔ کیا آپ نے آج کے ”ٹائمز“ اخبار میں برلن نماکنے کی رپورٹ پڑھی ہے؟۔ اب ہم ”کروزے زی تنگ“ کے ماتھی کپڑوں اور راکھ لیڈروں کے لیے وجوہات جانتے ہیں۔

میں نے اب اپنے ترکے کے بارے میں وزیر داخلہ کے ساتھ ایک جھگڑا نہیں کیا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ میرے مرحوم انکل کے ساز و سامان میں میرے دادا کے بہت سارے خطوط اور

میں ایک سکینڈل پیدا کرنا ہمارے لیے بہت آسان ہو گا۔ مگر اپنی ماں کا سوچ کر ہم ایک شروعات کرنے سے پہلے کسی قدر محتاط قدم اٹھائیں گے۔
ہم اگلے ہفتے آپ کو یہاں دیکھنے کی امید رکھتے ہیں۔

پرتپاک سلاموں کے ساتھ

آپ کی

جنی مارکس

جنی کا فریڈرک اینگلز کے نام

لندن

تقریباً 12 اپریل، 1857

ڈییر مسٹر اینگلز!

ایک معدود روسرے معدود (کارل) کے لیے لکھ رہا ہے۔ Chaley (کارل) کا سر اُس کو قریب قریب اس کی ہر جگہ کو تکلیف دیتا ہے، دانت کا شدید درد، کافنوں میں درد، سر، آنکھوں، گلے میں درد، نہ افیون کی گولیاں اور نہ جراشیم کش کوئی افاقہ دیتے ہیں۔ دانت کو نکانا ہے اور وہ اس تصور سے اڑیل گھوڑے کی طرح اڑ جاتا ہے۔ اب میں آپ سے جمع کے لیے ایک مضمون لکھ کر اس خالی جگہ میں قدم رکھنے کی اپیل کرتی ہوں۔ موضوع خواہ کچھ بھی ہو۔ مثال کے طور پر جین کے لیے فوجیں اور بحری جہاز یعنی کے موضوع پر، اسی طرح روئی فوج کی تنظیم میں تبدیلی کے موضوع پر، یا بوناپارت یا سویٹزر لینڈ یا سوتی دھاگہ، یا کوئی اور موضوع۔ ایک کالم سے کام چلے گا۔ میں جانتی ہوں کہ خود آپ کو آنکھ کی تکلیف ہے۔ اگر ممکن ہو تو ہمیں معلوم دار کر دیں کہ آیا آپ مضمون لکھنے کے قابل ہیں۔ کیا آنکھ کی دوائی نے کچھ کام کیا؟
گرم جوش احساسات کے ساتھ

جنی مارکس

پریشان ہے۔ وہ بہت چاہتا ہے کہ آکر آپ کو دیکھ لے گریں فی الحال ناممکن ہے اور اس سے اسے بہت غصہ آتا ہے۔ بس وتنی طور پر سخت اکتادینے والے کام کو چھوڑ دیں۔

کارل ”انڈین نیوز“ کے لیے ایک مضمون کو آخری شکل دینے میں مصروف ہے۔ پیاری ننھی جینی اور لارا اب میری سیکرٹری گیری کی جگہ لے رہی ہیں۔ انہوں نے کنبہ کے ”چیف“ کے ساتھ مل کر مجھے قریب قریب نکال باہر کر دیا ہے۔

منگل کی صبح ایک گاڑی ہمارے دروازے پر آن رکی، اور آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس سے کون باہر نکلا؟ کنز اڈ شرام، جسے ہم نے عرصہ ہوا مرآہ والصور کیا تھا۔ اُس ”احمق“ سیلر نے تو شام کے اخباروں میں اس کے لیے تعزیتی مضمون تک لکھا تھا۔ وہ بے چارہ بہت بیمار ہے، عذاب کی اصل تصویر۔ کل کارل نے اسے جسم بہپتال میں داخل کر دیا جہاں اس کا ایک پاؤ نڈنی ہفتہ کے عوض بہت خیال رکھا جا رہا ہے۔ بر سیلیل تذکرہ اُس کے خیال میں شرام وہی پرانا شرام ہے جیسے وہ اپنے سابقہ اچھے و قتوں میں ہوتا تھا جب ہم سب اسے اس کی خوش مزا جی اور بے تکلفی پہنڈ کرتے تھے۔ وہ مسلسل بہت اچھے لطیفے سنارہا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ وہ دنیا سے جلد رخصت ہونے والا ہے۔ خوش قسمتی سے وہ ”امریکی ابہام“ سے پاک اور آزاد رہا ہے جس سے کہ میر بائیخ اور میرا بھائی ایڈگر خود کو بہت ممتاز پاتے ہیں۔

کارل کل لکھے گا۔ ہم سب کی طرف سے گرم جوش سلام۔

آپ کی،
جینی مارکس

جینی کا خط مانچستر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام

لندن

31 جولائی، 1857

ڈیز مسٹر اینگلز

وانہن ابھی ابھی پیچھی۔ بچوں کی مسرت و شادمانی کی کوئی حدود نہیں۔ لڑکوں نے بولوں کا بہت خور سے معاونہ کیا۔ اور Sherry (تیز ہسپانوی شراب جو عنبر گوں ہوتی ہے) کو سبز رنگ میں دیکھا اور Port (پرتگالی سرخ شراب) کو پیلے نیفٹی رنگ میں۔ بوردونامی، جنوبی فرانس کی بنی ہوئی سرخ رنگ کی شراب اپنی سرخ مسکراہٹ کے ساتھ ہمیں خوش کر دیتی ہے۔ ایلینور یک دم پڑاری پر کام شروع کرتی ہے اور اب وہ اس میں ایسے بیٹھی ہے جیسے ٹکلوں اور گھاس پھوس سے بنی ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں ہو۔ ڈیز مسٹر اینگلز، آپ کی عظیم مہربانی پر آپ کا شکریہ۔ میں بہت کمزور اور لاغر ہو گئی ہوں۔ وانہن مجھے بہت بہتر کر دے گی۔

ہم سب آپ کی ناسازی طبع سے متعلق بہت پریشان ہیں اور اس نے زکام سے جو آپ کو ہو گیا ہے۔ مگر سمندر کنارے رہنے کی شروعات میں ایک زکام لازمی ہوتا ہے۔ شامیں پہلے ہی کافی سرد ہو چکی ہیں۔ اس لیے شاموں کو گرم کپڑے پہنا کریں۔ کارل آپ کی بیماری سے کافی

دستے کے بارے میں نوٹس ہیں۔

کچھ شاہیں گزریں کہ مسخرہ ایڈگر بائیر ہم سے ملنے آیا، واقعتاً ایک سوکھا ہوا کاڑھچھلی
بغیر کسی کاڑ لور آنکل کے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ مراج کے تصنیع کے ساتھ۔ اس کی کوششیں اس
قد رخوف ناک تھیں کہ میں تقریباً تقریباً ہو ش ہو گئی، جبکہ کارل بیمار ہوا۔۔۔۔۔ استعارے والا
نبیں بلکہ حقیقت میں۔

جون اپنی بیوی کھو چکا اور اب ایک مسرور آدمی کی طرح خوش ہے؛ وہ سارے ”انڈیز“
کو kossuth کے بطور خوش آمدید کرتا ہے اور انڈیں محبت وطنوں کو عزت دیتا ہے۔ اس کا مخالف
عالی دماغ رچڑھارت، ایک اُجرت یافتہ اُرکو ہارٹ اب کول ہول میں ایک وکیل ہے۔ کارل نے
اسے وہاں دلائل دیتے سن۔

مجھے امید ہے کہ اگلا خط آپ کو مریداً چھی خبریں لادے گا۔ ہم سب آپ کے لیے بہت
بے چین ہیں۔ وائے میرے لیے شاندار انداز میں موزوں ہو گئی ہے۔ شیرتی واقعی عمدہ ہے۔ پورٹ
اس قدر اچھا نہیں لگتا، مگر میں اسے خصوصاً اس کی مٹھاں کی وجہ سے پسند کرتی ہوں۔ یہ مجھے دوبارہ
تدرست کر دے گا۔

گرم جوش سلام
جنینی، مارکس

جنینی کا خط فریڈرک انگلز کے نام

لندن

14 اگست، 1857

ڈیزِ انگلز!

ہم یہ سن کر بہت خوش ہیں کہ آپ صحت یاب ہو رہے ہیں اور تو انہیں محسوس کر رہے ہیں۔
مگر مو را بھی تک اصرار کرتا ہے کہ آپ کی بیماری کے علاج کا اصل راستہ آرزن کے طویل عرصے
تک استعمال میں ہے۔ وہ شعوری طور پر میوزیم میں طب کا مطالعہ کرتا رہا ہے، اور سارے جدید
ڈاکٹر اپنے ناخوں میں اُسے لکھتے ہیں اور اسے کاڑیور آنکل سے بلند درجہ دیتے ہیں۔ لہذا وہ
انگریز ڈاکٹروں سے کمل اتفاق میں ہے جو کہ برسوں کی پرکیٹس کے بعد اسی نتیجے پر پہنچے ہیں۔
بسیں تذکرہ وہ آپ سے بہت ہی فوری طور پر بھیک مانگتا ہے کہ آپ ”ڈانا“ کے لیے کام سے
اپنے دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالیں۔ آوارہ گردی اور اگلکھنا اور کچھ نہ کرنا اتنا ہی ضروری ہیں جتنا کہ
آرزن۔

یقیناً آپ نے دوا و خطوط وصول کیے ہوں گے جو اس نے آپ کو ماچھڑ کے پتے پر
بھیجے تھے۔ ایک میں ”فوجوں“ کے بارے میں ”نوٹس“ ہیں، دوسرے میں بحری جنگی جہازوں کے

کے کارل اب ہفتے میں دو کے بجائے ایک مضمون لکھ رہا ہے، اخبار کے سارے یورپی نمائندوں کو
 (مساویے بایارڈیل اور کارل کے) نوٹس ملے ہیں۔ پھر بھی آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مورکتناز نہ
 دل ہے۔ اس نے اپنی ساری معمول والی صلاحیت اور کام کے لیے الہیت دوبارہ حاصل کی ہے۔ نیز
 روح کی ایک زندہ دلی اور خوش مزاجی بھی دوبارہ آئی ہے جو کہ بہت عرصہ سے عظیم صدمہ سے جھلسی
 رہی، ہمارے محبوب بچے کی موت سے، جس کی موت کا میں دل میں ماتم کرنا کبھی ختم نہ کر پا دیں گی۔
 کارل دن کو اپنی گزر بسر کے لیے کام کرتا ہے اور رات کو اپنی سیاسی میثاق مکمل کرنے کو صرف کرتا
 ہے۔ اب، جب کہ زمانوں کو اس تصنیف کی ضرورت ہے، اور یہ ایک لزومیت بن چکی ہے، تو یہ بالا
 شبکوئی بدجھت پبلشرڈ ہو ٹھیک ہی پائے گی۔ پہلے ہی نہ صرف ہم نے، بلکہ لوپس (لواف) اور سٹیفن
 نے بھی بحران کے فوری اثر کو محسوس کیا۔ لوپس نے اپنے اس باق کے کافی حصے کھو دیے ہیں، اس لیے
 کہ وہ ادارہ دیوالیہ ہو گیا۔ اور سٹیفن مزید بر گھنٹن میں رہنے کے قابل نہ تھا، اس لیے کہ انڈین بنس
 نے یک دم انڈین کیڈٹوں کے اُس کی ٹریننگ کو ختم کر دیا۔ اس سب پرستم یہ کہ اس کی بہن کے پاس
 ایک بنکر کے توسط سے جو تھوڑا اپسے تھا وہ ضائع ہو گیا۔ نہنے ڈرو نکے نے گلاس گوں میں خود اپنا کاروبار
 شروع کیا ہے۔ وقت طور پر فریلیگر اتحاد بھی تک کاروبار کرنے کے لیے اپنے چھوٹے قرضے دینے
 میں حفاظت کے ساتھ گوئی عافیت میں ہے۔ لیکن پیرس میں اگر قرضہ دینے والے کے متعلق
 بد دیانت افواہیں اور اس کا مستقل مزانج زوال صحیح ثابت ہوتے ہیں تو، وہ بھی جلد قلابازی کرنے
 لگے گا اور اپنے نیجری کے عہدے کو خدا حافظ کہہ دے گا۔ ابھی تک بحران نے لگتا ہے ہمارے اچھے،
 دیانت دار دوست لب خخت پر کوئی گھرے اثرات نہیں ڈالے، یا کم از کم اس نے اسے طبعی طور متاثر
 نہیں کیا۔ وہ ابھی تک اپنے بدنام، ڈراونی، مشہور، بے سرو پا بھوک کو خلل کے بغیر رکھتا ہے اور ایک
 سور کے نمکین گوشت کے ٹکڑے کے لیے اپنی دیرینہ رغبت کو برقرار رکھتا ہے۔

کل ہم نے مانچستر میں اینگلری کی طرف سے خط وصول کیا۔ وہ کہتا ہے:
 ”ہمارے مقامی فلسطینیوں کے بیچ بحران نے بوقت کے لئے ایک مضبوط خواہش پیدا کی
 ہے۔ کوئی بھی گھر میں، اپنی پریشانیوں اور اپنے خاندان کے ساتھ اکیلا رہنا برداشت نہیں کر سکتا۔

جنی کا خط کونڑاڈ شرام کے نام

دسمبر، 1857

9۔ گرافٹن ٹریلیں، میٹ لینڈ، ہمپسٹید

ڈیزرمیٹر شرام!

آپ کی طرف سے خیر خبر سنے ہوئے اتنا زیادہ عرصہ گزر اک ہم خروں کے بہت خواہش
 مند ہیں۔ ہم اکثر آپ کے بارے میں بتائیں کرتے ہیں، کسی بھی اور چیز سے زیادہ اشتیاق کے
 ساتھ۔ ایک لحاظ سے طویل اور تھا طویل زمانی دنوں اور گھنٹوں میں آپ کو دل سے نکال دینے
 اور سرگرم عمل کرنے میں آپ کی کوئی مدد نہ کرنے پر افسوس کرتے ہیں۔

اگر یہ بہت تکلیف دہ نہ ہو تو کسی وقت ہمیں زندگی کی ایک علامت دکھا جائیے۔ عمومی
 افراتفری کے بارے میں آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟۔ کیا آپ نہیں کہیں گے کہ جس طریقے سے گلا
 سڑاڈھانچہ کرچی کرچی ہو رہا ہے اور دھڑام سے نیچے آ رہا ہے تو یہ واقعتاً فرحت بخش ہے؟۔ یہ امید
 رکھی جاتی ہے کہ آپ کے تعلقات ابھی تک بحران کو آپ کی طرف پیچھے موڑنے کے ایک بہانے کے
 بطور استعمال نہیں ہو رہے ہیں اور لہذا یہ کہ خود آپ ابھی تک کوئی مادی برے اثرات میں بیتلانہ
 ہوں گے۔ گوکہ امر کی بھی بحران نے ہمارے بٹوے کو اپنے خاص طریقے سے چھو لیا ہے، یہاں تک

دے سکتے؛ تو سیاسی گپ بازی اور نگین بیانی والے میخانے کے خاتمے کی خخت ضرورت ہے۔

مگر اب میری بک بک اس قدر طویل ہو چکی ہے کہ اب میرے لیے وقت آگیا کہ آپ کو الوداع کہوں۔ گرم جوش احساسات میری طرف سے اور لڑکیوں کی طرف سے، جو کہ بڑی ہو رہی ہیں، بہت میٹھی، محبت کے قابل اور خوب صورت ہونے کو۔

آپ کی

جینی مارکس

مکر: ہمارے پاس فریلیگر اتھ اور ایکنز کے فٹو ہیں۔ اگر آپ کو بہت تکلیف نہ ہو تو کیا آپ اپنی ایک تصویر ہمیں بھیج دیں گے؟۔ کارل اپنے بہترین دوست کو اپنے آس پاس پا کر بہت خوش ہو گا۔

کلب دوبارہ زندہ ہو رہے ہیں، اور شراب کا استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ جتنا زیادہ کوئی کچلا ہوا ہو، اتنی ہی خود کو خوش رکھنے کی اس کی کوششیں پاگل پن کی حد تک بڑھتی جاتی ہیں۔ اور پھر، ہم بستری کے بعد استھانِ حمل کی گولی کھانا، شرابی اور اخلاقی دونوں کی پیشانی کی زیادہ چونکا دینے والی مثال اور کیا ہے؟..... پہلے کبھی بھی دہشت نے اس قدر مکمل اور کلاسیک صورت اختیار نہ کی۔ البرگ اور کرامر کا گھر جن کے قرض ایک کڑو بیس لاکھ مارک ادا نہ کر سکے، ان کے پاس تین لاکھ مارک سے زیادہ سرمایہ نہ تھا۔ وہاں اب چیز بے قدر ہے، بالکل بے قدر، مساویے چاندی اور سونے کے۔ جواب آیا؛ تین ملین یا کچھ نہیں؛ وہ تین ملین کی بچت نہ کرسکا اور ”کرچین میتھیاں“ ڈوب گیا۔ بڑا امریکی ہاؤس، جس نے بنک آف الگنڈہ کے ساتھ دو دن مذاکرات کے بعد، ابھی حال ہی میں ایک ملین پاؤ نڈا یڈوانس حاصل کیے، اس کے باعث اپنی جان بچا کر، مسٹر پی بوڈی کا ہو گیا۔

یہ ”چار جولائی سالگرہ عشاںیہ والا شخص“، گوارہ نیز ن کی یاد دلاتا ہے۔ گوکہ جران نے اس کے ”Pionier“ کو اس کے سابقہ جم سے آدھے تک لاغر کیا (باوجود اس عظیم ترین انقلابی مد برکاری بلائنس کے اشتراک کے)، وہ بدمعاش ابھی تک اس بات پر قائم ہے کہ ”بجرانات تو محض مارکسی اختراعات اور دماغ کے گھڑے ہوئے ہیں۔“ پھر، کمیونٹیوں کا یہ شتر مرغ ریڈی گر کی یاد دلاتا ہے؛ جواب رہا کر دیا گیا، اور ڈیزی مسٹر شرام اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں آپ کو میرے ساتھ سمندر پار دیو ہیکل لمبے لمبے ڈگ بھرنے پڑیں گے، یورپ سے امریکہ تک اور وہاں سے پھر واپس، اس لیے کہ ریڈی گر کے ساتھ ہم ایک بار پھر پیارے مادر وطن میں ہیں، بخشی جو کہ اس موقع پر ایک سیاہ یا بلکہ نیلی آنکھ سے محفوظ نہیں ہو گی..... واقعتاً واپس پیارے پرانے کولون میں۔ یوں کہ میں ہمارے پرانے دوست میں ویسے اور اس کے خاندان کے بارے میں آپ کو کچھ بتانے سے خود کو روک نہیں سکتی۔ ابھی کچھ عرصہ قبل بڑھا لیڈن ٹی بی سے اپنے دو بچے گنو ابیٹھا، اس کے بعد بیگم میئے ویسے کے ایک بیٹے نے اپنی جان گنوادی۔

آپ تصور کر سکتے ہیں کہ اس لمحے سارے ڈیکوکر یا یک کس قدر روتھے اور بد مزاج ہیں۔

اب جب کہ وہ پھر بہت نفرت والے مسئلے سے دوچار ہیں، اور مزید الازام شہزادوں اور جابریوں کو نہیں

”گارڈینز“ فرانس پر دو لپصہ مضمایں کے ساتھ آج پہنچا ہے۔ اس سے ہم یہ اخذ کرتے ہیں کہ آپ بھی ماچھڑی میں ہیں اور آپ نے ایٹریسیر و سیاحت کا خطہ مول نہ لیا۔ مگر لوٹی کاشکار تو یقیناً کیا ہو گا؟۔

ہم سب کی طرف سے گرم ترین تبریکات۔

آپ کی

جنی مارکس

جنی کافریڈرک انگلز کے نام خط

لندن

1858، 9 اپریل

ڈیز مرٹر انگلز!

پچھلے ایک ہفتے سے کارل اس قدر بیمار ہے کہ لکھنے کے قابل نہ رہا۔ اس کا خیال ہے کہ آپ پہلے ہی اس کے تازہ ترین خط کے ڈمگاتے اسٹائل سے اخذ کر چکے ہوں گے کہ اس کا پیتا اور جگر پھر بغاوت کی حالت میں ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس کی دوائیاں بالآخر اپنا اثر دکھائیں گی۔ اس کی حالت کی خرابی زیادہ تر دماغی بے چینی اور بیجان کے سبب سے ہے جو کہ اب، پبلشرز کے ساتھ معابدے کے اختتام کے بعد پہلے سے زیادہ ہیں اور روزانہ بڑھ رہے ہیں، اس لیے کہ وہ کام کو ایک اختتام تک پہنچانے کو، بالکل ناممکن دیکھتا ہے۔ میں بھی سیدھا سیدھا چھوٹے بلن یہودی کو لکھنے کا ارادہ رکھتی ہوں جو اس بار ایک چالاک منجرب ثابت ہوا ہے۔

بچٹھیک ہیں۔ بدستقی سے انھیں سارے ایٹر کی چھیلوں میں گھر میں رہنا پڑا۔ موسم بہت زیادہ بھیا نک تھا اور مسلسل بارش نے ہماری چکنی زمین اس قدر رزم اور گارے والی بنادی کے لگتا تھا۔ سارا باؤک برگ تلووں کے ساتھ چھٹ چکا ہو۔

انختام تک پہنچانے کے قابل نہیں، اس کی حالت بگاڑنے میں بہت حد تک ذمہ دار ہے۔ اسی طرح ہماری ”روز مرہ کی روٹی“ کے لیے تھکا دینے والا کام بھی اس طرح کا ہے کہ اُسے کسی صورت متوالی نہیں کیا جاسکتا۔ بہر حال ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ وقت پر مسودہ حوالے کرنے کے قابل ہو گا۔ جو نبی وہ کچھ بہتر محسوس کرے گا، آپ کو لکھے گا۔ اس دوران آپ کو شاید میرے اس مختصر خط پر گزارہ کرنا ہو گا۔

گرم جوش سلاموں کے ساتھ
جینی مارکس

جینی کا برلن میں موجود فرڈیناںڈ لاسال کو خط

لندن

19 اپریل، 1858ء

ڈیر مسٹر لاسال!

جب کارل نے آپ کو آخری خط لکھا تھا تو وہ اُس وقت پہلے ہی جگر کی شکایت میں بیٹلا تھا۔ (قدیمتی سے یہ ہر موسم بہار میں دوبارہ جملہ کرتا ہے)۔ یہاڑی اب اس قدر بگڑ گئی ہے کہ اُسے خود کو مستقل طور پر دوائی دینی پڑی۔ آج وہ خود کو لکھنے کے قابل بالکل نہیں سمجھتا، اس لیے اس نے مجھے اپنی طرف سے آپ کی مہربان کوششوں پر آپ کا شکریہ ادا کرنے کا کہا۔ میں خود بھی معاهدے کی کامیاب تکمیل پر اپنی مسرت کو بیان کرنے سے روک نہیں سکتی، جس سے میں اخذ کرتی ہوں کہ آپ ابھی تک تھیوڑیکل کاموں کی طرف تکمیل طور پر متوجہ نہ ہوں گے، اور یہ کہ خود کو ہر کو لا تی ٹس کے مطالعے میں ڈوبے ہونے کے ساتھ ساتھ (جسے میں بھی تھوڑا اسماعالہ کرتی رہی ہوں) آپ نے اب بھی اپنی عملی صلاحیتیں برقرار رکھی ہیں، جس طرح کہ انگریز کہتے ہیں: ”ایک چالاک منجر“۔ مارکس بہت پہلے آپ کو تفصیل سے آپ کے کام کے بارے میں لکھ چکا ہوتا مگر اس کے لیے لکھنا بالکل بہت مشکل ہو گیا ہے۔ اس کی دماغی بے چینی اور یہ جان کہ وہ ایک ہی ہے میں اپنے کام کو

جنی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

لندن

4 نومبر، 1859ء

ڈیر مسٹر اینگلز!

زی میسر مستقل طور پر مارکس کو ٹریبون کے لیے اس کے وعدہ کردہ مضمون پر تنگ کر رہا ہے۔ ایک اور تقاضے والا خط آج صبح پہنچا۔ کارل جو بھی تک جمعہ کے مضمون پر جدوجہد کر رہا ہے، آپ سے اتنا کرتا ہے کہ اُسے کسوٹ کا مضمون جتنی جلدی ممکن ہو سکے بھجوادیں۔
لڑکیوں اور میری طرف سے پُر خلوص سلام

آپ کی
جنی مارکس

جنی مارکس کا خط مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام

لندن

13 اگست 1859 کے بعد

ڈیر مسٹر اینگلز!

مُورا بھی ابھی میوزیم چلا گیا اور مجھے کہہ گیا کہ اس قدر فوری طور پر 5 پاؤنڈ کا نوٹ بھیجنے پر آپ کا شکر یاد کروں۔ اور اب، ہماری ساری بدمختوں کے اوپر، کاؤنٹی کوٹ آتا ہے۔ یہ معاملہ اور زیادہ تکلیف دہ ہے، اس لیے کہ میں 5 منٹ ہی دیر سے پہنچی، وگرنے جو یقیناً مجھے مالاہہ ادا یگی کرنے کا حق عطا کر دیتا۔ ڈیر مسٹر اینگلز، آپ تصویر نہیں کر سکتے کہ آپ پر مسلسل بوجھنا آپ کی دوستی اور مہربانی کو ایک تازہ فریدا کی اپیل بھیجننا کارل اور میرے لیے کس قدر تکلیف دہ ہے۔

کارل کے پاس کچھ عرصے سے ”پو اینڈ رائیں“ کی چھ کاپیاں تھیں۔ وہ آپ کو بتانا بھول گیا۔ ان چھ میں سے تین کا پیاس واقف کاروں (امان، جوٹا اور کاونا گھ) کو دی گئیں۔ باقی کو میں اگلے ہفتے آپ کو بھیج دوں گی۔

لڑکیاں (اس وقت ایک دو گانے کی مشق کر رہی ہیں اور واقعی اچھا گارہی ہیں) آپ کو اپنی محبت بھیجتی ہیں، جن کے ساتھ میں بھی اپنے گرم جوش سلام ملا رہی ہوں۔

آپ کی..... جنی مارکس

(جو کہ اس خوب صورت انداز میں نشوونما پار ہی ہیں) بھی انہیں سہنا پڑ رہا ہے۔ اور پھر اس پر طریقہ یہ کہ کارل کی کتاب سے متعلق ہم نے اتنے عرصے سے جو خفیہ امیدیں پال رکھی تھیں، سب کی سب جرمنوں کی ”سازشانہ خاموشی“ سے صفر ہو گئیں۔ انھیں محض چند ذلیل، قطع وارد ادبی مضامین سے توڑا گیا، جنہوں نے خود کو پیش لفظ تک محدود کر دیا اور کتاب کے مواد کو نظر انداز کر دیا۔ ہو سکتا ہے کہ دوسری نقطتہ الوجہوں کو ان کی کاملی سے باہر چونکا دے اور پھر اس تصنیف کی سائنسیک فطرت کے بارے میں خاموش رہنے پر وہ مزید غصے سے اس کی فکری جہت پر حملہ کر دیں گے۔ میں بھی یہ دیکھنے کے لیے خصوصی طور پر متجسس ہوں کہ چالاک افراد جنم اٹھے سے کیا پچھے نکالے گا۔ چونکہ اس معاملے میں اس کا روایہ بالکل بھی واضح نہیں ہے، پروٹیائی بلیو مثلاً ”پاک فرڈینانڈ“ کے ساتھ اسی وقت عظیم احتیاط کے ساتھ سلوک کیا جانا چاہیے، اور ثانی الذکر کے ساتھ ایک آفیش علیحدگی کو ابھی ملتوی رکھا جائے۔ وہ بلا نیت کے ساتھ اس قدر بیوستہ اس لیے ہے کہ ثانی الذکر بڑے کنکل معاملے میں اس کا خدمت گزار تھا اور بد مست شکر کمیٹی میں اس کے اپنے حقوق پر کھڑا رہا۔ سیرچ و لوش نے اس وقت تک کامیابی سے اختتام تک پہنچنے سے انکار کر دیا جب تک کہ چار آدمیوں نے اسے طاقت سے نہ کھینچا اور اس کے ساتھ گھنتمم کھاناہ ہوئے۔ اسے کب کھلے عام بدنام زمانہ جھوٹے کا ساتھ دینا پڑے گا اور ثانی الذکر کے جھوٹ اور بزدیلی کو خود اپنی سیاسی وفاداری اور پاکیزگی سے ڈھانپنا ہوگا۔ فیزی کا قابلی ترس دم چھلا۔ مگر، اس ان ناراض لوگوں سے بہت ہو گئی۔ میں چلن کے ہاتھ اپنے بھائی کی کتاب بھی آپ کو بھیج رہی ہوں۔ شاید یہ آپ کو اچھی لگے اور ایک ”ریویو“ کے لیے آپ کو مودادھیا کرے۔ دراصل مون شرفری کی نے واقعتاً ہمیں ترکے سے باہر کر دیا ہے۔ اور یہ سراسر جھوٹ تھا جب اس نے لکھا اور کچھ سال قبل مجھے بتایا کہ یہ کاغذات بے کار بے ربط نوٹس کے علاوہ کچھ نہیں ہیں جن کے ساتھ بالکل کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا، اور جن کا حتیٰ کہ کوئی ”قدرتی تبدله“ تک نہ تھا۔ میرے پاس اس سے جھگڑ نے کا اچھا خاصا سبب موجود ہے، نہیں اس کے موجودہ بڑے سیاسی عہدے کے پیش نظر اس سے مکمل طور پر مصالحت کرنے کے علاوہ کوئی چیز آسان ہو گی۔ شلیمنزر اور ڈنکر اس معاملے کو اٹھا کر خوش ہوں گے۔

جنی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

لندن

23 نومبر، 1859ء

مائی ڈنیر اینگلز!

کرمس سامان کے لیے میری طرف سے دلی شکر یا

شمپین غلکین چھٹی پر جشن منانے کے لیے ہمیں زبردست مدد کرے گا اور ایک پر مسرت کرمس کو یقین بنائے گا۔ شمپین کے چک دار بلبلے پیارے بچوں کو اس سال ایک نئے سے کرمس ٹری کی کمی کو بھلا دیں گے اور انھیں خوش اور پر مسرت بنائیں گے۔

مجھے دنیاداری والے فلسطی فریلی گراتھ اور اس کے ویسٹ فالین راست بازی اور محترمی نے جھنگھلا کر رکھ دیا ہے۔ دوسری طرف موٹی اور لا غرورت کے بارے میں آپ کے آج کے خط نے بہت مخطوطہ کیا ہے، اور میں نہیں سمجھ سکتی کہ میں کبھی کبھی کمینوں کے رویے کو خود کو پریشان کرنے دیتی ہوں۔ کاش اگر ہم اس سال ”خوش حال“ ہوتے تو میں اس ساری مصیبت کا زیادہ مزا یہ پہلو دیکھ پاتی۔ مگر مرا جاڑ جاتا ہے جب کوئی مستقل طور پر حقیر ترین دکھوں کے خلاف جدوجہد کر رہا ہوتا ہے۔ میں نے انھیں کبھی بھی اس قدر بے رحم نہ پایا جتنا کہ اب، جب کہ ہماری پیاری نئی بڑی کیوں کو

روزگار سے نکال باہر کریں گی، اور پھر میں ”جو مدد کے مسحتق ہوں گے“ کے رجسٹر پر آؤں گی۔ کتنے ترس کی بات ہے کہ کئی برس تک میری سیکرٹری والی ڈیوٹی کے بعد کسی پیش کی وصولی کا کوئی امکان نہیں ہے۔

آج کے لیے الوداع۔

سب کی طرف سے گرم جوش ترین سلام بثول آپ کی،

جیجنی مارکس

اچھا، پچھلے ہفتے کارل کے علم میں لائے بغیر، میں نے پیسے کے بارے میں اس سے بات کی۔ چونکہ کارل کی پیسے بڑھانے کی ہر کوشش ناکام ہوئی تھی، میں نے اس انہتائی ہنگامی حالت میں یہاں خوش گوار قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا جو کہ میں نے حتیٰ کہ تاریک ترین دنوں میں بھی ابھی تک نہیں کیا تھا۔ گوک فرڈیناں نے مجھے ”ایڈوانس“ دینے سے انکار کر دیا، ”خود اپنی پیش پر محدود“، میرے خط نے مجھے اس سے متعلق ایک مغایطے کی حالت میں رکھا اور میرے ہاتھ مکمل طور پر بندھے ہوئے ہیں۔ فی الحال مجھے خود کو اسی خاص طریقے سے نہیں تک مدد و درکھنا پڑے گا، جس طرح اس نے میرے والد سے سلوک کیا تھا۔ حتیٰ کہ سنکی، خود غرض بھائی، جس نے میرے والد کی زندگی کو تلخ بنائے رکھا، اور جو میری ماں کی زندگی کے آخری سال تک اس سے (اس کی معمولی سی بیوگی والی آمدن سے) سالانہ الاؤنس اینٹھتارہا، سے میرے مہذب، واقعتاً عالمی مرتبہ اور کریم انس و الد کی بہبختی، زیادہ شاگردگی اور زیادہ وضاحت کے ساتھ سلوک کیا گیا۔ یہ صحیح ہے کہ ثانی الذکر ”اپنے شکسپیر کو اپنے بائبل سے بہتر طور پر جانتا تھا“، ایک ایسا جرم جو اس کے مقنی بیٹھے نے اس کی قبر میں بھی معاف نہ کیا۔

مزید برا آں یہ بے حد عجیب تھا کہ ہمارے خاندانی حالات کی بات کرتے ہوئے اسے میرے والد کی دوسری شادی کے سارے ذکر سے اجتناب کرنا چاہیے تھا اور دوسری ماں کا نام بتانے میں ناکام رہا، جو کہ میرے والد کی زندگی کی روشنی تھی اور جس نے اپنے سوتیلے بچوں کو اس وفاداری اور محبت اور جان ثاری سے پالا پوسا جو کہ ایک عورت خود اپنے بچوں سے بھی بہت کم کرپائے۔ اس نے اسے مہارت سے میرے بھائی ایڈگر اور مجھ کو ہر کے وجود سے دھوکہ کرنے کے قابل بنایا ہے اس نے بے جاما خلت والا پایا۔ مگر یہ آخری مکمل بے پرواہی کا معاملہ ہے اور مجھے بہت کم متاثر کرتا ہے؛ صرف والد اور والدہ سے اس طرح کا سلوک اور چشم پوشی نہیں کرنی چاہیے تھی..... اور اس کے لیے اسے معافی مانگنی ہوگی۔

میں بے چینی سے جانا چاہتی ہوں کہ کتاب کے ملٹری حصے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ آج میری جگہ نہیں جیجنی مضمون کو نقل کر رہی ہے۔ میرا خیال ہے میری بیٹیاں جلد ہی مجھے

ہے۔ طویل عرصے میں ہر چیز اُس سے بہتر ہوتی جائے گی جو میں نے کبھی اپنی تہائی کے لمحوں میں
امید رکھنے کی جرأت کی تھی۔ شکوک اور خوفیں انسان کو بری طرح نرنگے میں لیتی ہیں اور آخر میں
انسان ہر چیز سے مايوں ہو جاتا ہے، بالخصوص جب آپ عالمگیر دوغلاپن، کمینگی اور بزدلي دیکھتے
ہیں۔ صرف ہم بولڈ معاملے سے متعلق جرم انوی رو یہ ہی انہیں بونا پارٹ کی طرف سے آزاد کردا،
ٹھوکر زدہ اور ed-Jena کرنے کے لائق بنانے میں کافی ہے۔ اورہ کیا ملاح ہے!

آج چند سطر ہیں، ایک ہزار سالام تمہاری پیاری، اچھی، مسرت بھری بچیوں کی طرف
سے، اور، از طرف تمہاری،

جینی

جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود مارکس کو خط

لندن

16 مارچ، 1860

میرے پیارے کارل!

خط اور بچیوں کے لیے ایک ہزار بار شکریہ۔ چونکہ تم اپنے پتوں والی کاپی ساتھ لے گئے
تھے، اس لیے میرے پاس ”رائن لینڈ“ والوں کا پتہ موجود نہ تھا مگر کوئی وقت ضائع نہ کرنے کی
خاطر، میں نے اسے خط لکھ دیا ہے اور خط کو ”مارک لین“، معرفت گانس وکلی بھیج دیا ہے۔ کسی اور کو
اس کا پتہ معلوم نہیں۔ اگر تمہارا خیال ہے کہ اس پتے پر خط اسے نہیں ملے گا تو تم خود اسے خط لکھ
دینا۔ میں یک دم باکالاریس کو اپنا ناچیز وجود لے جاؤں گی اور اپنی رپورٹ دوں گی۔ بلاشبہ ہم نے
بڑی دیر میں سچے، وفادار اور نقی دوستوں میں تمیز سیکھ لی ہے۔ چھوٹے لوگوں اور ”بلند مرتبہ
آدمیوں“ میں کتنا فرق ہوتا ہے۔ لاسال رفتہ رفتہ خوف ناک حد تک حمق اور تنگ نظر ہو گیا ہے، حتیٰ
کہ اس کی وکیل والی زیریکی کی قیل مقدار شیطان کے سپرد ہو گئی۔ اور ہر کلیش نے اسے جہنمی طور پر
کندڑ ہن اور تاریک بنادیا ہے۔ اس کی کوئی دلیل درست نہیں ہے، ہر الٹ پٹ آخري ہے۔ مجھے
تمہاری کتاب کی خبر سے زیادہ کوئی چیز مسرت نہیں دے سکتی تھی۔ روئں تمہارے لیے اچھا میدان رہا

جنی کا خط مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام

لندن

14 اگست، 1860

ڈیر مسٹر اینگلز!

مارکس نے مجھ سے لکھنے کو کہا ہے کہ اگر ہو سکے تو آپ اس کے لیے جمعہ یا ہفتہ تک ایک مضمون لکھیں۔ کئی مضامین پہلے ہی نامکمل رہے، اور حتیٰ کہ آج والا بھی مجھے مشکل لگتا ہے۔ کچھ بھی چلے گا۔ خواہ وہیں پر حملے کے متعلق بات ہو..... کچھ بھی۔
میں اس ہفتے پہنچلٹ (مسٹرو گٹ) نقل شروع کرنے کی امید کرتی ہوں۔ یہ تحریر بہت زمانے لے رہی ہے، اور میرا خیال ہے کہ کارل اس سے بہت ہی مفصل کام بنارہا ہے۔

میری ڈراوٹی چیر "متناو کے خطوط کا تجزیہ" ہے اور یہ کہ مجھے کہنا چاہیے کہ وہیں رکاوٹ ہے۔ دوسری ہر چیز بہتر بڑھوڑی کر رہی ہے۔ شیلی اور نیکر ہر روز ہمیں تازہ مسودات کے انبار بھیجتے ہیں جو میں نسلک کر رہی ہوں۔ اور مجھے انسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ایک پبلشر کی تلاش میں بھی تک پچھنہ کیا گیا۔ مگر سارا کام اس ہفتے کامل کیا جاتا ہے۔ "اور وہ جو باور نہیں کرتا غلطی پہ ہو گا"۔

لڑکیوں اور میری طرف سے گرم جوش سلام

آپ کی..... جنی مارکس

جنی کا فریڈرک اینگلز کے نام خط

1860، اکتوبر 15

ڈیر مسٹر اینگلز!

پروف کے لیے "مسٹرو گٹ" کا ایک مواد ابھی ابھی پہنچا ہے، جسے مورنے کیک دیکھنا ہے اور واپس شہر بھیجنما ہے۔ اسی لیے اس نے مجھ آپ کو بتانے کو کہا ہے..... جلدی جلدی میں، اس لیے کہ آخری ڈاک ابھی ابھی نکلنے والی ہے..... کہ بہت خیر مقدم والا 5 پاؤ ڈن کا نوٹ بہ حفاظت موصول ہو گیا۔

ہم سب کی طرف سے گرم جوش سلام!

آپ کی
جنی مارکس

گزرتی رہی ہوں۔ مگر دکھنے میں فولاد بناتا ہے اور پیارہ تھیں زندہ رکھتا ہے۔

یہاں شروع کے برسوں میں، ہم بہت تلخ حالات سے گزرے، گو کہ آج میں بہت سی تاریک یادوں پر تفصیلًا بات نہیں کروں گی، نہ ہی بہت سے نقصانات پر جو ہمیں سنبھل پڑے، نہ ہی میٹھے پیاروں کی باتیں کروں گی جو حتیٰ آرام کے لیے پھر چکے اور جن کی یادیں ہم ہمیشہ خاموشی سے اور گہرے الم کے ساتھ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ (یہ اُس کے بچوں ہنرخ گائیڈ، فراز سکا اور ایگر کی موت کا حوالہ ہے)۔ آج میں تھیں ہماری زندگیوں کے ایک نئے زمانے کے متعلق بتاتی ہوں۔ جس کے ساتھ گو کہ بہت سے غم بھی وابستہ ہیں، مگر بہر حال بہت سے روشن لمحی ہیں۔

1856 میں اور میری تینوں باقی بچی بیٹیاں (جنی، لا راء، اور لیدیا) نائیں کا چکر گا آئی ہیں۔ میرے اور اپنی نئی نواسیوں کے پہنچنے پر میری پیاری ماں کی سرست ناقابل بیان تھی، مگر، آہ، بہت مختصر۔ بچی ترین اور بہترین ماں یہاں پڑ گئی اور صعوبت زدہ بیماری کے گیارہویں دن کے آخر میں اس کی پیاری، اور درد سے ناتوان آنکھیں ایک بار پھر مجھ پا اور بچوں پہنچ گئیں، اور ہمیشہ کے لیے بند ہو گئیں۔ تھہارا پیارا شوہر، جو میری مشفقت ماں کو جانتا تھا، میرے غم کو اچھی طرح نانپنے کے قابل ہو گا۔ جب ہماری بہت پیاری ہستی کی تدفین ہو چکی، تو جو تھوڑا سا ترکہ ہماری پیاری ماں نے ہم کو دصیت کیا تھا، اُس کی خود میں اور اپنے بھائی ایگر میں تفصیل کے بعد میں نائیں سے روشن ہوئی۔ میں سیدھا سیدھا تھیں تفصیل سے لکھنے بیٹھ گئی ہوں۔ اس لیے کہ تمہاری دوستانہ سطروں سے میں یہ اخذ کرتی ہوں کہ تمہاری خیرخواہ معلوم کرنا چاہتی ہو، اور ہمارے لیے تمہاری یاد آوری اتنی ہی مخلصانہ ہے، جتنی ہماری تمہارے لیے ہے۔ بھلا، اتنے پرانے پارٹی کا مریڈ اور دوست، کبھی اجنبی بن سکتے ہیں، جن پر مقدر نے ایک ہی جیسی خوشیاں اور غم مسلط کیے ہیں، ایک ہی جیسے روشن اور تاریک دن مسلط کیے ہیں؟۔ خواہ وقت اور سمندروں نے ہمیں کتنا جدا کر دیا ہے۔ لہذا بہت دور دراز سے میں اپنا ہاتھ تمہاری طرف بڑھاتی ہوں۔ تم جو کہ ایک بہادر اور فادار لڑاکا ساختی ہو اور ایک، ”سماجی مصیبتوں جھیلنے والی“ ہو۔ جی ہاں میری پیاری میسر وی دی میر، ہمارے دل اکثر بھاری رہے، اور تکالیف میں رہے اور میں بہت اچھی طرح سوچ سکتی ہوں کہ تھیں ابھی حال میں کیا کچھ برداشت کرنا پڑا، کیا کیا جدو جہدیں، پریشانیاں اور محرومیاں، جن میں سے خود میں اکثر

جنی کا خط لوئیس وی دیمیر کے نام

ہمیکہ پسٹیڈ

11 مارچ، 1861

مائی ڈیمیر مسزوی دیمیر!

تمہارا پیارا خط آج صح موصول ہوا۔ تھیں معلوم ہو گا کہ میں اسے وصول کر کے کتنی خوشی ہوئی۔ میں سیدھا سیدھا تھیں تفصیل سے لکھنے بیٹھ گئی ہوں۔ اس لیے کہ تمہاری دوستانہ سطروں سے میں یہ اخذ کرتی ہوں کہ تمہاری خیرخواہ معلوم کرنا چاہتی ہو، اور ہمارے لیے تمہاری یاد آوری اتنی ہی مخلصانہ ہے، جتنی ہماری تمہارے لیے ہے۔ بھلا، اتنے پرانے پارٹی کا مریڈ اور دوست، کبھی اجنبی بن سکتے ہیں، جن پر مقدر نے ایک ہی جیسی خوشیاں اور غم مسلط کیے ہیں، ایک ہی جیسے روشن اور تاریک دن مسلط کیے ہیں؟۔ خواہ وقت اور سمندروں نے ہمیں کتنا جدا کر دیا ہے۔ لہذا بہت دور دراز سے میں اپنا ہاتھ تمہاری طرف بڑھاتی ہوں۔ تم جو کہ ایک بہادر اور فادار لڑاکا ساختی ہو اور ایک، ”سماجی مصیبتوں جھیلنے والی“ ہو۔ جی ہاں میری پیاری میسر وی دی میر، ہمارے دل اکثر بھاری رہے، اور تکالیف میں رہے اور میں بہت اچھی طرح سوچ سکتی ہوں کہ تھیں ابھی حال میں کیا کچھ برداشت کرنا پڑا، کیا کیا جدو جہدیں، پریشانیاں اور محرومیاں، جن میں سے خود میں اکثر

موج دار بھورے بال بہت لکش ہیں، اس کی پیاری سبز چمک دار آنکھیں بہت لکش ہیں جو یروں فی
شعلے کی روشنی کی طرح جھلملاتی ہیں، اس کی پیشانی بہت شان دار اور عمدگی سے منتقل ہے۔ البتہ اس
کے چہرے کا نچلا حصہ کسی قدر کم متناسب ہے، اور ابھی تک مکمل طور پر فروغ یافتہ نہیں ہے۔ ایک حقیق
شب بھرا رنگ اور روپ دونوں کو ممتاز کرتا ہے۔ میں کبھی کبھی خفیہ طور پر جیانی سے محسوس
کرنے لگتی ہوں کہ یہی کچھ ان کی ماں کے شروعات کے دنوں کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا، جبکہ وہ
ابھی تک سکول کے لباس میں تھی۔ سکول میں وہ پہلا انعام حیثیتی رہی ہیں۔ وہ انگلینڈ میں بالکل آرام
سے ہیں۔ اور فرخج آجھی خاصی جانتی ہیں۔ وہ دانتے کو طالوی زبان میں بھی پڑھ سکتی ہیں اور ہسپانوی
زبان بھی کچھ کچھ جانتی ہیں۔ صرف جرم ان کا کمزور کتہ ہے اور میں اپنے بس کے مطابق کبھی بکھار
ایک جرم من سبق ان پر مسلط کرتی ہوں، مگر وہ نہ تو میری خواہش کے سامنے جھکتی ہیں نہ میری اتحاری
کے سامنے اور نہ ہی میری عزت کرنے کے بطور ایسا کرتی ہیں۔ چھوٹی جینی ڈرائیگ کے لیے ایک
خصوصی ٹینٹ رکھتی ہے اور اس کے رنگوں کے ممالے ہی ہمارے کمروں کے لیے عمدہ ترین آرائش
ہیں۔ لارا نے ڈرائیگ کو اس قدر نظر انداز کر دیا کہ ہم نے سزادینے کی خاطر اسے کلاسیں لینے سے
روک دیا۔ دوسری طرف وہ بڑی توجہ سے پیانو کی ریاضت کرتی ہے اور اپنی بہن کے ساتھ بہت مسرو
کن انداز میں جرم اور انگلش دوگانے گاتی ہے۔ قدیمتی سے، یہ دیر سے ہوا یعنی تقریباً 18 ماہ پہلے
لڑکیوں نے موسیقی کی اپنی تعلیم شروع کی۔ اس کے لیے پیدا حاصل کرنا ہماری دسترس سے باہر تھا، نہ
ہی ہمارے پاس کوئی پیانو تھا۔ جواب ہمارے پاس ہے اور جو میں نے کرائے پر لیا ہے واقعتاً ایک
کھڑکھڑا تاذہ ہے۔ لڑکیاں اپنے میٹھے، منسرویے سے ہمیں بہت مسروکرتی ہیں۔ مگر ان کی چھوٹی
بہن تو پورے گھرانے کی گڑیا اور بگڑی ہوئی محبوہ ہے۔

یہ بچی اسی وقت پیدا ہوئی تھی جب میرا بے چارہ پیارا ایڈگر (بیٹا) اس زندگی سے علیحدہ
ہوا۔ اور جو محبت ہمیں اس پیارے نئھلڑ کے سے تھی، وہ ساری شفقت اُس کی چھوٹی بہن کی طرف
مبذول ہوئی، جسے ہماری بڑی بیٹیوں نے قریب قریب مادرانہ محبت سے پالا پوسا۔ بلاشبہ اس سے
زیادہ مسرو بچے کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ وہ ایک تصویری کی طرح خوبصورت ہے، سیدھی سادی، اور

انکل کی دکان سے ادا نیکی کر کے رہن سے چھڑا دیا گیا، اور مجھے پھر سے بیل بوٹے والے
ریشمی ”بیبل نپکن“، کو گنے کی مسرب حاصل ہو گئی جو کہ، مزید برآں، سارے پرانے سکاٹش مورث
اعلیٰ سے وراثت والی ہے۔ گوکری شان زیادہ دریتک نہ چل سکی۔ اس لیے کہ بعد ایک چیز
نے دوبارہ اپناراستہ Pop-house کو بنالیا (بچہ رہن رکھنے والی اُس پر اسرار دکان اور اس
کے تین سنہرے گلوں کو اسی نام سے پکارتے ہیں)۔ ہم نے ہبھال، اپنی گھر بیلو آرام دی، میں
موج میلے کیا۔ پھر پہلا امریکن بھرمان آگیا اور اس نے ہماری آدمی کرلی۔ اس کا مطلب تھا
زندگی اور قرضوں کی ایک زیادہ کفایت شعار طریق پہ واپسی۔ یہ آخری کام ضروری تھا اگر ہماری
بچیوں کی تعلیم (جو حال ہی میں شروع ہوئی تھی) حسب سابق جاری رہنی ہے۔

اور یہ بات مجھے ہمارے وجود کے نمایاں حصے تک لاتی ہے، ہماری زندگیوں کے زیادہ
شان دار پہلو پہ، یعنی ہمارے پیارے بچے۔ تمہارا پیارا شوہر جب کہ بچیاں ابھی بہت چھوٹی تھیں،
بچیوں پر فریفتہ تھا وہ اب، جب وہ بڑی، پُر شباب جوان دو شیزائیں ہیں، تو وہ یقیناً مسرو ہو گا۔ حتیٰ کہ
مجھے ایک بہت مطمئن اور شفیق مال سمجھنے کے تمہارے خطرے پر بھی، میں پیاری بچیوں کی تعریفیں
کرنے کی مزاحمت نہیں کر سکتی۔ انھیں استثنائی طور پر گرم دل عطا کیے گئے ہیں۔ وہ خدادا اوصلاحیتوں
والی ہیں اور باحیا، نیک چلن اور اچھی طور طریقوں والی ہو رہی ہیں۔ چھوٹی جینی کیمی کو سترہ سال کی
ہو جائے گی۔ وہ اپنے گھنے چمک دار سیاہ بالوں اور مساوی طور پر سیاہ، چمک دار، پرشش آنکھوں اور
گھرے ہسپانویں جیسی رنگت کے ساتھ بہت پرشش لڑکی ہے اور بہت لکش قد کاٹھکی ہے، جس
نے ہبھال ایک جیونٹ انگریز شباب حاصل کیا ہے۔ اس کا چہرہ بچوں جیسا، سیب کی طرح گول ہے،
مسکراتے ہوٹ اس کے عمدہ دانت ظاہر کرنے کو جدا ہوتے ہیں، تو اس کی چھوٹی چپٹی ناک فراموش
ہوتی ہے جو بہت زیادہ خوب صورت نہیں ہے۔ چھوٹی لارا جو کہ گذشتہ متبر کو پندرہ سال کی تھی، شاید
بڑی بہن سے زیادہ خوب صورت ہے اور زیادہ سڈھوں وضع قطع رکھتی ہے۔ چھوٹی جینی کی طرح لمبی،
نازک اور عمدہ ساخت۔ وہ دوسرے تمام پہلوؤں سے سبک تر ہے، زیادہ درخشش اور شفاف ہے۔
اس کے چہرے کے بالائی حصے کو خوب صورت کے بطور بیان کیا جاسکتا ہے، اس کے گھنٹھریاں،

اس کے ذیلیے نہ انہیں نہ ختم ہونے والی شادمانی اور مسرت دی ہے۔ انگلز اسے کارل کی بہترین کتاب سمجھتا ہے، یہی کچھ لوپس (ولف) سمجھتا ہے۔ ہر طرف سے مبارکباد یوں کے سیالاب آ رہے ہیں، اور حتیٰ کہ اس پرانے پا جی روچ نے اسے ”بواسیت کا ایک اچھا نکلا“ کہہ دیا۔ میں نہیں جانتی کہ آیا امریکہ میں بھی ایسی ہی خاموشی رکھی جا رہی ہے۔ یہ واقعی بہت غصہ دلانے والا ہو گا، مزید اس لیے کہ وہاں سارے اخبارات نے اپنے کالم احتجانہ جھوٹ اور بدگوئی کے لیے کھول رکھے ہیں۔ شاید تمہارا پیارا خاوند کتاب کو مشہور کرنے کے بارے میں کچھ کر سکے۔

یہ بھی تک چھاپی جا رہی تھی، اور بہ مشکل میں نے ابھی مسودے کی نقل ختم کی تھی، جب میں اپنے کمپنی یا پڑائی پڑ گئی۔ ایک بہت ہی خوف ناک بخار نے مجھے جکڑ لیا، اور ڈاکٹر کو بلانا پڑ گیا۔ 20 نومبر کو وہ پہنچا۔ اس نے احتیاط سے اور بہت دیر تک میرا معاشرہ کیا اور ایک طویل خاموشی کے بعد ان الفاظ سے گویا ہوا: ”میں ڈیر مسز مارکس، مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے، آپ کو چھپ ہے..... بچوں کو فوری طور پر گھر چھوڑنا ہو گا۔“ اس اعلان کے سننے پر تم گھر بھر کی دہشت اور بے چینی کا تصور کر سکتی ہو۔ کیا کیا جاتا؟۔ بے خطر بنت نے بچوں کو لے جانے کی پیشکش کر دی، اور دوپہر تک بچیاں اپنی چھوٹی چھوٹی چزوں سے لدی خود کو جلاوطنی کے حوالے کر چکی تھیں۔ جہاں تک میرا تعلق تھا، تو میری حالت لمحہ بمحہ بدتر ہوتی گئی۔ میری تکالیف بہت بڑی تھیں، بہت بڑی۔ چہرے پر شدید جلن، سونے کے مکمل طور پر ناقابل، اور کارل سے متعلق مہلک پریشان، جو کہ حد سے زیادہ نرمی و نزاکت سے میری تیمارداری کر رہا تھا۔ بالآخر میری ساری خارجی صلاحیتوں کا ضیاع ہوا، جبکہ داخلی صلاحیت یعنی ہوش ہمہ وقت بحال رہا۔ سارا وقت میں ایک کھلی کھڑکی کے ساتھ لیتی رہتی تاکہ سر دنوبر کی ہوا مجھ پر چلتی رہے۔ میں جیسے سارا وقت دوزخ کی آگ کے آتش دان میں تھی اور برف میرے جلتے لبوں پر، جس کے درمیان فرانس کی سرخ شراب ”کاریٹ“ کے چند قطرے و قفہ وقفہ سے ڈالے جاتے۔ میں بہ مشکل نگل سکتی تھی، میری ساعت مزید کمزور ہوتی گئی، اور، آخر کار، میری آنکھیں بند ہو گئیں اور مجھے پتہ نہ تھا کہ آیا میں دائی رات میں ملغوف رہ سکوں گی یا نہیں۔

حسِ مزاج سے بھر پور۔ اس کی ایک مخصوص خصوصیت اس کا باقی کرنے اور کہانیاں سنانے کا خوب صورت انداز ہے۔ کہانیاں، گرم برادران سے سیکھی گئی ہیں جو دن رات اس کے ساتھی ہوتے ہیں۔ ہم سب اس وقت تک اسے پریوں کی کہانیاں پڑھ کر ساتھی رہتی ہیں جب تک کہ ہم مزید پڑھنے سکیں مگر وہ ہمارے پاس اس وقت تک مصیبت کھڑی کرتی رہے گی جب تک کہ روپیں سطل سکن، یا کنگ تھرش بڑھ، یا سنوارائٹ میں سے ایک بھی ٹکڑا تک رہ جائے۔ بچی نے، جس نے کہ پہلے ہی سانس کی ہوا کے ساتھ انگلش جذب کر لی ہے، ان پریوں کی کہانیوں سے جرمن بھی سیکھ لی ہے اور اسے استثنائی طور پر گرامر کے مطابق ٹھیک ٹھیک بولتی ہے۔ وہ کارل کی اصلی لاڈلی ہے اور وہ اس کی بُنی اور باتوں سے بہت حد تک اپنا غمُ ڈور کرتا ہے۔ گھر بیویوں میں ”لچن“، ابھی تک میری کٹر، دیانتدار ساتھی ہے۔ اپنے پیارے شوہر سے اس کے بارے میں پوچھو، وہ آپ کو بتائے گا کہ لچن میرے لیے کس قدر رخزانہ رہی ہے۔ وہ سولہ برس سے ہمارے ساتھ طوفان اور آندھی سہتی رہی ہے۔ پہچھلے سال ہم بہت گول کردہ رائے کے بدنام حملے اور پورے جرمن، امریکن پریس کے بہت بڑے رویے کی شکل میں شدید غمیض و غصب میں بیٹھا رہے۔ تم تصور نہیں کر سکتیں کہ اس سارے معاملے نے ہمیں کتنی بے خواب راتیں اور پریشانیاں دیں۔ ”نیشنل زی تنگ“ کے خلاف مقدمے نے اچھا خاصا پیسہ خرچ کروادیا، اور جب کارل نے اپنی کتاب (مسٹر ووگ) کمبل کی، تو وہ اس کے لیے کوئی پبلیشر تلاش نہ کر سکا۔ اسے اپنے بیویوں سے شائع کرنا پڑا (25 پاؤ مٹ)۔ اور، اب جب کہ یہ چھپ چکی ہے تو اسے نیچ، بزدل اور بے ضرر پریس کی طرف سے رفع دفع کیا جا رہا ہے۔ اس کے بارے میں تمہاری رائے ہمارے سارے دوستوں والی رائے سے لفظ بہ لفظ ملتی ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ، پریس کی جانب سے جان بوجھ کر رکھی گئی خاموشی کا مطلب اس تعداد میں فروخت میں کمی نکلی جس کی ہم توقع کر رہے تھے۔ اسی دوران ہمیں اس کی ہر عظیم توصیف پر قانون رہنا ہو گا جو واقعی معنی رکھتی ہو۔ حتیٰ کہ دشمنوں اور مخالفوں نے بھی اسے بہت اہم قرار دیا ہے۔ بوجرنے اسے ہم عصر تاریخ کا ایک انتخاب کہا، اور لاسال لکھتا ہے، کہ ایک فن پارے کے بطور اس کتاب نے اسے اور اس کے دوستوں کو ناقابل بیان خوشی دی ہے۔ مزاج کے

میں محتاط جوڑ توڑ، ڈپلو میسی اور مناسب تدبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر بھی، مجھے امید ہے کہ کارل اُس ملک سے کچھ نکالنے میں کامیاب ہوگا اور اسے غریب ترنا کے چھوڑے گا۔

جو نبھی اسے ہالینڈ میں کچھ کامیابی ملے تو اس کا برلن کا ایک خفیہ دورہ کرنے کا ارادہ ہے تاکہ علاقے کی جاسوسی کر دے اور، شاید ایک ماہنامے یا ہفتہ وار سالے کا انتظام کرے۔ حالیہ تجربے نے ہمیں بہت واضح طور پر بتادیا کہ خود اپنا ایک ترجمان رسالہ ہونے کے بغیر ہمارا گزار انہیں ہو سکتا۔ اگر کارل ایک نیا پارٹی ترجمان جاری کرنے میں کامیاب ہو جائے تو وہ یقیناً تمہارے خاوند کو لکھے گا، اور اسے امریکہ سے روپورٹیں بھیجنے کا کہے گا۔ ابھی کارل روانہ ہی ہوا تھا کہ ہماری وفادار لخچن بھی بیمار پڑائی اور ابھی تک پڑی ہوئی ہے۔ لیکن وہ روپر صحت ہے۔ چنانچہ میں بہت ہی زیادہ مصروف ہوں اور یہ خط بہت جلدی میں لکھ رہی ہوں۔ مگر میں نہ تو خاموش رہ سکتی تھی اور نہ رہ سکتی ہوں اور یہ میرے لیے اچھا ہوا کہ اپنے دل کا سارا غبار ایک ہی دفعہ اپنے سب سے پرانی اور سب سے وفادار دوست پر اتار دوں۔

چنانچہ میں اتنی طویل، مفصل اور ہر ایک چیز کے متعلق لکھنے پر تم سے معد忍ت نہیں کروں گی۔ میرا قلم میرے ساتھ دوڑتا رہا اور میں صرف یہ خواہش اور امید کر سکتی ہوں کہ یہ بد خط سطور تمھیں ذرا سی مسرت دے دیں جو میں تمہارے خطوط سے حاصل کرتی رہتی ہوں۔

میری بیٹیاں تمہارے پیارے بچوں کو اپنی محبتیں اور بوسے بھیجتی ہیں..... ایک لا را دوسرا لا را کو۔ اور میں اپنے تصور میں انہیں گلے لگاتی ہوں۔ خود تمہارے لیے، میری پیاری دوست، میں اپنے محبت بھرے سلام بھیجتی ہوں۔ ان مشکل وقتوں میں تم بہادر رہو گی۔ اور اپنا سر نہ جھکائے ہوئے ہو گی۔ دنیا بہادر کی ہے۔ اپنے پیارے شوہر کی وفادار، غیر متزلزل مدد بندی رہو، جب کہ خود کو ذہن اور جسم میں لچک دار ہی رکھو، اپنے پیارے بچوں کی وفادار، ”غیر معزز“، کام مریڈر رہو، اور ہمیں وقتاً فو قتاً اپنی خیریت سے مطلع رکھو۔

تمہاری بہت زیادہ شیدائی جیسی مارکس

مگر میری جسمانی حالت جس کی امداد بہت ہمدرد اور مسلسل دیکھ بحال سے بہتر ہو گئی ہے اور اب میں ایک بار پھر مکمل طور پر صحت مند ہوں۔ مگر چہرہ نشانوں اور ایک گہری سرخ رنگ سے مسخ ہے..... بالکل ایک اعلیٰ فیشن کی دکان جو بے رنگ ہو۔ بے چاری بیچیوں کو کرسس سے پہلے تک موجودہ باڑہ میں واپس آنے کی اجازت نہ تھی جس کے لیے وہ بے تاب رہیں۔ ہمارا پہلا تجدید وصال قابلی بیاں طور پر رفت آمیز تھا۔ لیکن مکمل طور پر دل گداز تھیں اور میری صورت دیکھ کر رونے کو تابونہ کر پا رہی تھیں۔ پانچ ہفتے قبل میں اپنی ابھری جوانی والی بیٹیوں کے ساتھ کھڑی ہوئی تو اتنی زیادہ بڑی نہیں لگتی تھی۔ اس لیے کہ اس وقت تک مجھاتی طور پر سرپا ایک بھی سفید بال نہ تھا اور ابھی تک میرے دانت پورے تھے اور میں اپنی صورت برقرار رکھنے کے ہوئے تھی۔ مجھے عادتاً اپنی صحت برقرار رکھنے والی، گردانا جاتا تھا۔ مگر اب سب کچھ کتنا بدل گیا تھا۔ خود اپنے آپ کو میں ایک گینڈا، ایک دریائی گھوڑا لگتی تھی جو کہ ایک کیشیائی نسل کی صفوں کے بجائے ایک چڑیا گھر سے تعلق رکھتی تھی۔ مگر چیزیں آج اس قدر بربی نہیں ہیں۔ اور نشانات بھرنا شروع ہو چکے ہیں۔ ابھی مشکل سے میں اپنے بستر سے اٹھ پائی تھی کہ میرا پیارا محبوب، کارل بیمار پڑ گیا۔ وہ بے انتہا ہیجان، پریشانی اور ہر طرح کی مشکلات کے ہاتھوں زوال پذیر ہو گیا۔ پہلی بار اس کی جگہ کی پرانی بیماری شدید ہو گئی۔ البتہ، خدا کا شکر ہے کہ وہ چار ہفتوں کی تکلیف کے بعد تندرست ہو گیا۔ اسی دوران ”ثریبیوں“ سے ہونے والی ہماری آمدن پھر عارضی طور پر نصف تک کم کی گئی۔ کتاب سے کچھ کمانے کے بجائے، الٹا ہمیں جیب سے ادا کرنا پڑا۔ ان سب سے بڑھ کر ساری بیماریوں کے سب سے دہشت ناک مرض پہ بہت خرچ آیا۔ مختصر یہ کہ، تم تصور کر سکتی ہو کہ سارا زمستان ہم پر کس طرح گزرا۔ اس سب کے نتیجے میں، کارل نے اپنے آبائی طلن، اور تمبا کو اور نپیر کی سرز میں، ہالینڈ پر ایک دھاوا بولنے کا فیصلہ کیا۔ وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ آیا وہ اپنے چچا سے خوشامدی با تیں کر کے کچھ اینٹھ سکتا ہے۔ چنانچہ، فی الوقت میں ایک ایسی بیوہ ہوں جس کا شوہر باہر گیا ہوا ہے، یہ دیکھنے کی منتظر کہ آیا یہ عظیم ڈچ ہم کامیاب ہو گی! ہفتے والے دن مجھے پہلا خط ملا جس میں کچھ امید کا اظہار کیا گیا تھا اور اس میں ”ساتھ گلڈن“ رکھے ہوئے تھے۔ اس طرح کے معاملات جلد مکمل نہیں ہوتے اور ان

اخرجات والے پہلو سے تعلقات مکمل طور پر توڑ دیے ہیں۔ میں نیم اندامات کی شوقین نہیں ہوں۔ اس لئے میں اب کسی کو نہیں دیکھتی۔ پانچ پر چلا گیا اور بریکن میں ایک ٹیچر کے بطور زندگی گزار رہا ہے۔ وہ دنیا میں برے انداز میں آیا ہوا ہے اور ایک بے سلیقہ بک بک کرنے والا ہو گیا ہے۔ کل ڈاکٹر ایشوف برلن سے یہاں پہنچا۔ وہ ”خوبصورت ولیم“ (برلن والے اپنے موجودہ بادشاہ کو“ خوبصورت ولیم“ کہتے ہیں) کی طرف سے فراموش کردہ کسی جگہ پر ایک ٹیچر ہے۔ وہ فلسطی ہو گیا ہے۔ آؤ سی کی شادی ہو چکی۔ اس کے تین بچے ہیں۔ پرانے احباب کے بارے میں مجھے جلدی میں یہی کچھ یاد آ رہا ہے۔

اچھا۔ تو اب میں مزید کیا ادھر ادھر کی گپ بازی کر سکتی ہوں۔ مگر اب، اور آخری بار الوداع۔

مجھے آ لوکا مزیدار سوپ بہت یاد آتا ہے جو تم مجھے فریباً کفرٹ میں دیتی تھیں۔ بدستمی سے وہ یہاں نہیں بنایا جا سکتا۔ یہاں کریم نہیں ہے، اور دودھ کے ایک قطرے میں ایک پھینٹا ہوا انڈہ آ دھا بھی اچھا نہیں ہے۔ یہ مجھے ڈرو نکے کی یاد دلاتا ہے۔ اس لیے مجھے پرانے دوستوں کی کچھ خبریں تمھیں دینے کے لیے ایک الگ ورق شروع کرنے کی ضرورت ہے۔ اینگلز پہلے کی طرح ماچھستر میں ہے۔ اُس کا والد فوت ہو چکا ہے۔ اُسے ترکہ ملا ہے مگر وہ اپنے پاڑنے کے ساتھ مقدمہ بازی میں مصروف ہے، وکیلوں کے پنجوں میں اور بلاشبہ معاشی مشکل سے باہر نہیں ہے۔

لوپس ماچھستر میں سبق پڑھا کر روٹی روزی کرتا ہے۔ وہ وہی ہمیشہ والا لوپس ہے۔ ایک شاستہ، محنتی شخص، اپنی سادہ عادتوں کے ساتھ۔ اُسے وہاں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، اور اس کی اہم جنگیں اپنی مکان مالکن سے ہوتی رہتی ہیں۔ وہ بہت عرصے تک کا ایک چھڑا ہونے کے ناطے، کبھی اپنی چائے کو کم کرتا ہے، کبھی اپنی چینی ختم کرتا ہے، اور کبھی اپنے کوئلہ کی سپلائی میں مداخلت کرتا ہے۔ ڈرو نکے کی قسمت جاگ گئی، اس نے ایک کمیشن ایجنسی حاصل کی ہے جو اس سال کے ایک ہزار پونٹ بطور آمدن دیتی ہے۔ وہ سراسر ایک فلسطی بن چکا ہے، ڈینگیں مارنے والا اور نفرت الگیز۔ اس نے کارل یا اپنے کسی بھی تدبیح ترین دوست کی طرف وہ رو یہ نہ رکھا جس کی توقع تھی۔ وہ اُس موٹے فلسطی فریلیگر اتحد کے لیے ایک عصیت رکھتا ہے جو کہ ابھی تک ایک سڑی ہوئی دیوالیہ شدہ فرم میں میجر کے بطور آرام دہ زندگی گزار رہا ہے۔ وہ بہت تبدیل ہو چکا ہے خرابی میں، اور اس نے ہمارے ساتھ دوستانہ انداز میں سلوک نہیں رکھا۔ سیاسی اور ڈپلومیک وجہات کی بنا پر اس کے ساتھ ایک کھلی عیحدگی سے پچنا ہے۔ ہم ایک مصنوعی رشتہ برقرار رکھتے ہیں۔ میں نے خاندان کے

سے پرہیز کرنا ہے۔ ہم سب نے واقعتاً پریشان شب و روزگزارے، اور خود میں دو ہرے بیجان میں رہی اس لیے کہ میں واقعی نہیں جانتی کہ کارل کس طرح آگے بڑھ رہا ہے، آیا وہ برلن میں ہے، یا کہیں اور ہے۔ آج پھر کوئی خط نہ آیا۔

بے چارہ لوپس۔ میں اس کے لیے بہت افسوس کرتی ہوں۔ وہ وہاں بے یار و مدد گار پڑا ہے، دیکھ جمال سے محروم اور مکمل طور پر ایک حریص مکان مالکن کے رحم و کرم پر۔ گو کہ اس کی مصیبتوں کی وجہ زیادہ تر اس کی اپنی غلطی ہے۔ ایسی رعب دار نمود علم، ایسی آگاہی میں کیا رکھا ہے؟۔ آپ کو اس معمر جنثلمیں پر زیادہ توجہ دینی چاہیے، اور سب سے بڑھ کر اس سے ”جن“ اور ”برانڈی“ چھڑوانی چاہیے جو کہ گنٹھیا (Gout) کی بیماری میں بدترین دشمن ہیں۔ اس تیزی سے لکھے گئے خط پر معاف کر دیں۔ کرنے اور سوچنے کو بہت کچھ ہے اور آج مجھے ابھی تک شہر جانا ہے۔ مگر پرواہ نہ کریں، جب تک ہم لمحن کو خطرے سے باہر نکالیں۔ اور میرا محبوب کارل جلد آپ کو اچھی خوشخبری بھیجے گا۔

گرم جوش سلام بچیوں کی طرف سے، اور ازطرف آپ کی

جینی مارکس

جینی کا مانچستر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام خط

لندن

16 مارچ، 1861

ماں ڈیزیر مسٹر اینگلز!

میں اُس ساری محبت اور قربانی کا کس طرح شکریہ ادا کروں جس کے ساتھ آپ برسوں ہمارے غنوں اور مصیبتوں میں ہمارے ساتھ کھڑے رہے ہیں؟۔ میں اُس وقت بہت خوش ہوئی جب میں نے توقع سے پانچ گناہ زیادہ دیکھا۔ اسے تسلیم نہ کرنا منافت ہو گی۔ اور پھر میری خوشی لخن کی خوشی کے مقابلے میں تو کچھ بھی نہ تھی! اُس کی قریب قریب بے جان آنکھیں خوشی سے روشن ہو گئیں جب میں دوڑتی ہوئی سیڑھیاں چڑھی اور اسے بتایا، ”اینگلز نے تمہاری آسودگی کے لیے 5 پاؤ نڈ بھیجے ہیں“۔

لگتا ہے کہ ورم کچھ کم ہو گیا ہے۔ کل ڈاکٹر نے بھی اسے کچھ بہتر خیال کیا، گو کہ وہ ابھی تک خطرناک طور پر بیمار ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ کہیں وہ بہت زیادہ کمزور نہ ہو جائے، اور کہیں کسی قسم کا خون بہنا شروع نہ ہو جائے یا لیگنگرین نہ بن جائے۔ بدترین چیز یہ ہے کہ ہمیں ابھی تک اسے کسی طرح کا ناک دینے کی اجازت نہیں ہے، اس لیے کہ ورم کو بڑھانے والی ساری حرکات

بیٹی (صوفی وان پیٹر فیلڈ) اور بہت ہی بد صورت لد میلا کے درمیان بیٹھا۔ میں اس کی خوشی کے لیے دعا کرتی ہوں۔ اُس سے زیادہ اس نے کوئی تفصیل نہیں لکھی، اس لیے کہ وہ مجھے 50 ٹیلوں سچنے کی جلدی میں تھا۔ وہ بس یہی لکھتا ہے کہ امکانات ایچھے ہیں اور یہ کہ وہ خالی ہاتھ نہیں آنا چاہتا۔ مجھے صرف یہ خوف ہے کہ اس کی گھر آمد میں مزید تاخیر ہو جائے گی۔

ہم سب کی طرف سے گرجوش سلاموں کے ساتھ۔

آپ کی
جینی مارکس

جینی کا خط فریڈرک انگلز کے نام

لندن

24 مارچ، 1861 کے درمیان

ماں ڈیزیر مسٹر ایگلز!

چونکہ میں نے آپ کو شکایت کے اتنے سارے خطوط بھیج کر میں یک دم آپ کو اچھی خبریں دینے پر خود کو برائیخنہ محسوس کرتی ہوں۔ پہلا جہاں تک انسانی طور پر کہنا ممکن ہے، لچن تمدرس ہو جائے گی۔ ڈاکٹر اس کی حالت سے بہت مطمئن ہے اور حد سے زیادہ پُرمیں ہے۔
بے ترتیب، گانا، رونا اور بڑا ناجس نے ہمیں بہت ڈرایا تھا ب کافی حد تک کم ہو چکا ہے، اور اس کے لیے ایک مٹن چاپ ابھی لے جائی گئی۔ آپ کی مدد نے مجھے اسے ہر طرح کا آرام پہنچانے کے قابل بنایا، مسلسل گرم کرہ، وائے اور حتیٰ کہ یوڈی کولون کا عیش بھی۔ یہ ساری مدد اس طرح کی ساری بیماریوں کے لیے بہت عظیم مدد ہے، بالخصوص جلد جلد بے ہوش ہونے والے دوروں کے امراض کے لیے۔ اس اچھی خبر کے ساتھ میں مور کی طرف سے خیریت سے پہنچ ایک خط کی روپورٹ دیتی ہوں۔ وہ اتوار کے روز سے برلن میں ہے اور لاسال کے پاس ٹھہرا ہوا ہے جس نے عظیم ترین خوش خلقی کے ساتھ اس کا خیر مقدم کیا۔ رات کے ایک کھانے میں وہ پیلوں کی

دی، وہ اس کی دوبارہ شہریت لینے کے بارے میں تھی۔ میں یہ اچھی طرح سے نہیں سمجھتی اور نہ ہی جانتی ہوں کہ کارل کو کیوں دوبارہ ایک شاہی پروشیانی ”رعیت“ بننے کے لیے اس قدر جلدی میں ہونا چاہیے۔ اس بات پر مذاکرات نے برلن میں اس کے قیام کو طول دیا ہوگا۔ حکومت اُسے برلن کی شہریت دے کر معاملہ حل کرنا چاہتی تھی جس پر مارکس نے مطمئن ہونے سے انکار کر دیا، اور لہذا سارا معاملہ اس پر روز بروز گھستتا رہا۔ آج کارل نے خط لکھ کر کہا کہ وہ 12 تاریخ سے قبل ساعت کی موقع نہیں رکھتا اور اُس وقت تک اسے بیزاری جاری رکھنا ہوگی۔ تنہا اُزی ابھی تک ممکن باقی میں کرنے اور قیاسی باتوں کا عادی لگتا ہے۔ دوسرے معاملات میں اس نے کارل کے ساتھ مقدور بھر دوستی کا ثبوت دیا ہے، جس کا کہ وہ اٹوٹ ساتھی رہا ہے۔ اب مُرسید ہابرن سے یومنل روانہ ہو گیا ہوگا، اگر اسے اپنی ماں سے ایک دعوت نہ ملتی، جس نے یہ اشارہ بغیر فیصلہ کے چھوڑ دیا کہ آیا وہ ٹائیر جائے یا نہیں۔ اگر وہ وہاں جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کے گھر آنے میں مزید اتو ہو گا، اور وہ ایک پندرہواڑہ گزرنے سے قبل بیہاں نہیں آئے گا۔ لاسال کا سر ایک بڑا اخبار نکالنے کے خوابوں سے بھرالگتا ہے، وہ یہ بھی کہتا ہے کہ وہ اس میں 20 ہزار ٹیکڑا کا حصہ ڈالے گا۔ مگر کارل کے لیے اور بچیوں کے لیے یہ بہت پُر خطرہ ہم ہے (ایک روز نامہ اخبار، اور وہ بھی نوازنا دی کے اپنے میدان پر۔ میں خود مادر وطن کے لیے پیارے، محبوب، قابل اعتبار جنمی کے لیے اداس ہوں) اور جہاں تک لڑکیوں کا تعلق ہے! ان کے فتنی شکسپیر کے وطن کو ترک کر دینے کا تصور انہیں بیت زدہ کر دیتا ہے؛ وہ سر سے پاؤں تک انگریز ہو چکی ہیں اور وہ انگلینڈ کی سر زمین سے حوصلہ افزای چیز کی طرح پلتی ہیں۔ یہ اچھا ہے کہ آپ کے وارث و اپس لیے گئے ہیں، لہذا آپ آخر کار جانے کے لیے آزاد ہیں۔ میرا اندازہ ہے کہ شیلی اور ایمانٹ بھی آپ ہی کی کلگیری میں ہوں گے۔ کل میں نے شیلی کے بارے میں ”رائے لینڈر“ میں خبر پڑھی۔ مہینوں تک وہ بے چارہ آدمی اس قدر بیمار اور زار و نزار رہا کہ وہ لکھنے تک میں بھی مشکل محسوس کرتا ہے اور خود کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تک گھینٹے میں اسے بہت سخت کوشش کرنی پڑتی ہے۔ لگتا ہے اس کے دوستوں نے اسے اچھی خاصی بخشش دینے کا اشارہ کیا ہے اور اسے ٹی بی میں مبتلا ہونے کا یقین دلایا ہے۔ وہ اب موریں کی گولیوں پر

جنی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

لندن

اپریل 1861 کا اوائل

ڈیمٹر اینگلز!

بعید از قیاس لگتا ہے کہ مُور نے ابھی تک آپ کو خط نہ لکھا ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ آپ مارکس کے خاندانی معاملات سے اچھے خاصے واقف ہوں گے، اور میں تو حتیٰ کہ یہ امید کر رہی تھی کہ میں آپ سے مزید تفصیلات وصول کر سکوں گی، اس لیے کہ اس بار مجھے لکھے گئے میرے پیارے مالک اور آقا کے خطوط استثنائی طور پر اچھے خاصے ”جوہرات کو تراشنے والے طرز“ کی طرف مائل ہیں۔ ابھی تک، تو مجھے منحصر ترین خدو خال اور حقائق کے خشک ترین پر صبر کرنا پڑا تھا، میں آپ سے ذرا زیادہ جانتی ہوں، اور اس لیے اُس قلیل مقدار کو آگے بڑھانے میں جلدی کروں گی، زیادہ اس لیے کہ چونکہ یہ بہت زیادہ غیر مطمئن کرنے والا ہے۔ شروع سے شروع کرتی ہوں۔ ”چچا“ سارے خبطی بیٹوں کی تجاویز میں گر گیا ہے اور جو بھی بیکارل بومیں پہنچ گا، وہ مالیاتی معاملات طے کر لے گا۔ اب اخبارات میں افواہوں کے بارے میں۔ وہ سب غلط ہیں۔ نہ ہی یہ خیال کبھی کارل کے دماغ میں دور سے بھی آیا ہے کہ خاندان نقل مکانی کرے اور برلن میں آباد ہو۔ البتہ اس نے وہاں جو تجویز

میرے گرم جوش تین سلام پہنچا دیں۔ اسی طرح چیاں مجھے کہتی ہیں کہ اس کی بدخل چھٹی کے ساتھ آپ کو ان کے دلی سلام بھیج دوں۔
ہم آپ کی طرف سے جلدی خبر سننا چاہتے ہیں۔

گرم جوش سلام
آپ کی
جینی مارکس

مزید: میں لندن کی زندگانی سے ایک چھوٹے سے منظر کو بیان کرنے کی مزاحمت نہیں کر سکتی۔ ایک ہفتہ ہوا پچھلے بدھ کو، رات کے کھانے کے فوراً بعد میں نے اپنے دروازے کے باہر ایک بہت بڑی بھیڑ کو دیکھا۔ پڑوس کے سارے بچے ایک آدمی کے گرد جمع تھے جو ہمارے گھر کے باہر منہ کے بل اونڈھا پڑا تھا۔ میں نے اپنی پوری زندگی میں ایسی چیز نہیں دیکھی تھی۔ بے تو قیری کی انتہا میں آئر لینڈ کا کوئی آدمی اس ڈھانپے کی برابری کر سکتا تھا۔ مزید برآں، گندے چیڑوں میں ملبوس وہ شخص غیر معمولی طور پر لمبا لگتا تھا۔ جب میں وہاں پہنچی تو پڑوسی پہلے ہی خوراک اور شراب لا چکے تھے، مگر بے فائدہ۔ وہ شخص بے حرکت پڑا تھا، اور ہمارا خیال تھا کہ وہ میقیناً مر ہوا ہو گا۔ میں نے ایک پولیس والے کو بلوایا۔ جب وہ آیا اور اُس کو دیکھا تو اس نے یک دم ”تم نچٹھگ“ کہہ کر اسے پکارا اور اسے ایک ایسی ضرب لگائی کہ اس کی ٹوپی اڑ گئی، جس کے بعد اس نے اسے ایک پارسل کی طرح پکڑ کر اٹھایا اور ہلا�ا۔ اور پتہ ہے کون، متھیر اور ناما میڈ نظر وہ سے سیدھا مجھے گھور رہا تھا؟..... وہ منگول نسل کا فرد تھا۔ آپ میرے خوف کا تصور کر سکتے ہیں۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے چلا گیا اور میں نے اس کے پیچے کچھ پیسے بھجوادیے جو کہ اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ اس نے ماریاں سے کہا: ”نبیں پلیز۔ مجھے پیسوں کی ضرورت نہیں“ اور اسے ایک پتھر پر رکھ دیا، پھر پولیس والے سے زور سے کہا ”یہ تمہاری توجہ کے لیے ہے۔..... ہے نامگین؟“

بھروسہ کیے بیٹھا ہے، جو کہ ساری عطاوی دوائیوں میں بدترین ہیں۔ ان زہریلی گولیوں کی لائی ہوئی تباہی کی حد اس حقیقت سے ناپی جاسکتی ہے کہ وہ خود ”نیشنل ایوسی ایشن“ کی جانب تناو محسوس کرتا ہے۔ رائے لینڈر میں شیلی کی طرف سے ایک خط بھی شامل تھا، جس میں موڑتے کے بارے میں خبر ہے۔ جر نیل ساؤ رہنی مر، جو رسول تک اس کا محبوب رہا ہے، خود کو مسز پیس سے بچانے کی خاطر شادی کر رہا تھا جس نے چرچ میں ایک سکینڈل پیدا کرنے کی دھمکی دی تھی۔ جر نیل نے کئی پولیس والوں کو اپنے اردوگر درکھا ہوا ہے۔ مسز پیس کو چرچ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی گئی اور اسے چرچ کے دروازے کے باہر اپنی ساری خوش وضعی میں پریڈ کرنے پر اتفاق کرنا پڑا۔ کہتے ہیں کہ اس نے ایک بہت ہی خوش حال زندگی گزاری۔ اور ایک تبدیلی کے لیے، جب حالات برے ہیں تو ایک جرمن درزی کے لیے سلامی کا کام کر رہی تھی۔ وقتاً فو قتادہ شیلی سے ملتی ہے جو اس بات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا کہ اس نے اکثر اسے جنیوا میں مدھوش دیکھا تھا۔ اس غم ناک و مزاحیہ معاملہ کے ساتھ ساتھ، وہ یہ بھی کہتا ہے کہ پیرس میں کہا جاتا ہے کہ ما یزز نے پوپ کے لیے بہت سارا پیسہ یو چینی کو پیشگی دیا ہے۔ اور یہ کہ ”نخا میتھیلڈ“ بھی برے حال میں ہے۔

میں آپ سے لئا شائز ہر تالوں کے بارے میں سننے کے لیے بہت خواہش مند تھی۔ اس لیے کہ اخبارات سے ایک واضح تصور حاصل کرنا ناممکن ہے کہ وہاں ہو کیا رہا ہے۔ کسی بھی صورت، گوک انگریز مزدوروں کی طرف سے یہ مخالفت جتنی بھی نامناسب ہو، اور اس کے نتائج برے ہوں، یہ پروشیائی مزدور تحریک کے مقابلے میں ایک ہمت افرااظہ مظہر ہے، نیز وہاں یہ سماجی معاملے کی صورت اختیار کرتا ہے (یعنی شلزے و ڈنچ، مع سرمایہ پرست سڑا انگری، ان کی سیوگ بنکیں اور احتیاجی فنڈز)۔

جہاں تک لچن کی صحت کا تعلق ہے، یہ مسلسل بہتر ہوتی جا رہی ہے، گوکہ بہت ست رفتاری کے ساتھ۔ وہ ابھی تک بہت زیادہ کمزور ہے، مگراب وہ گھنٹوں تک بستر سے باہر رہتی ہے، اور آج تو وہ دھوپ میں گھر سے باہر چھپل قدمی بھی کرتی رہی۔

مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ بے چارہ لوپس پھر اپنے پاؤں پر ہے۔ مہربانی کر کے اسے

پھر ایک بدترین کھانی میں بنتا ہو گئی، دوایاں اور موسم گرم کی گرمی، دونوں بے اثر ہو گئے، مگر مجھے یقین ہے کہ سمندری ہوا اور نہانے سے یہ ختم ہو جائے گی۔

بچیہ دو، بہت مزے میں ہیں اور ٹھیک ہیں۔ لارا، اب اپنے ابا کے ساتھ بڑش میوزیم کے بہت سے چکروں میں اس کا ساتھ دیتی ہے جس کے لیے اب اسے ایک ٹکٹ دیا گیا ہے۔ چھوٹی والی (ایلینار) ابھی سپلینگ مرحلے سے نکل کر ”رکاوٹوں کے ساتھ پڑھنے“ میں داخل ہو چکی ہے۔ گرم کی پریوں کی کہانیاں اس کے لئے عظیم سرت کا باعث ہیں اور سنو وہاں، سلپینگ بیوٹی، نگ تھرش یہڑا اور برادر میری اب اس کے پچانہ تصورات کے ہیرو ہیں۔

میرے پیارے کارل کو اس موسم بہار میں بھر کی بہت تکلیف ہو گئی۔ البتہ، تمام رکاوٹوں کے باوجود اس کی کتاب (کیپٹل) تکمیل کی طرف بڑے بڑے ڈگ بھر رہی ہے۔ اگر وہ اپنے شروع کے منصوبے کے مطابق 20 یا 30 ورقوں تک محدود رہتی تو یہ پہلے ہی ختم ہو سکتی تھی۔ مگر چونکہ جرمن لوگ ”فرربہ“ کتابوں پر یقین رکھتے ہیں..... کارل نے بہت زیادہ تاریخی مواد ڈال دیا ہے، اور لگتا ہے یہ بڑے جنم کے بطور جرمن سرزی میں پر ایک ہم کی طرح گرجائے گی۔ (اور یہ ”پروشیائی“ ہونے کے اعزاز کے بطور۔ کیا پروشیا کی طرف سے پیش کردہ تماشا سے زیادہ کوئی چیز قابل ترس ہو سکتی ہے؟)۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ ان میں سے کوئی الا ازا دشہ شرم ناک ہے؛ بادشاہ، وزرا، یا غالما نہ ذہنیت والے عوام اور سب سے بڑھ کر بزرگ چاپلوں اور خاموش پریں!۔ دل ساری سیاست سے نفرت میں منہ موز نے پا کساتا ہے۔ اور بلاشبہ میری خواہش ہے کہ ہم منظر کا بالکل ”شاکین“ کے بطور مشاہدہ کرتے، مگر بد قسمی سے ہمارے لیے یہ ہمیشہ ایک اہم معاملہ ہے گا۔

کارل، ستمبر میں جرمنی جانے کی امید کرتا ہے۔ شاید پھر ہم ڈاکٹر کو بھی دیکھیں گے، اور تمہارے قرب و جوار میں بھی ہوں گے۔ مہربانی کر کے اپنی خیریت کے بارے میں بہت دری سے پہلے، باخبر کر دو۔

ہم سب کی طرف سے دلی سلام اور نیک تمنا میں اور بالخصوص از طرف آپ کی..... جینی مارکس

جینی مارکس کا خط فولڈا میں موجود برٹامار خیم کے نام

لندن

6 جولائی، 1863

مائی ڈیزیر مسز مار خیم!

ہفتے کے دن، اسی وقت جب ہم میز پر بیٹھنے والے تھے، مجھے ایک غیر مانوس ہاتھ سے لکھا ہوا ایک خط ملا۔ چونکہ میں مسرور خطوط کی بہ نسبت ناموزوں خطوط زیادہ تعداد میں وصول کرنے کی عادی ہو چکی تھی، اس لیے میں نے اس دوپہر کے کھانے والے عجیب مہمان کو ایک طرف رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ مگر بچوں نے کہا، ”اسے کھلو، ہو سکتا ہے اس میں کوئی اچھی بات ہو“۔ اور میں کتنی مسرت سے حیران ہوئی، کس قدر معمون ہوئی جب میں نے دیکھا کہ یہ تو آپ کی موجودگی اور آپ کی محبت کا ایک بالواسطہ ٹوکن تھا، اور یہ کہ آپ دوبارہ میرے بارے میں محبت، وفاداری اور ہم دردی کے ساتھ سوچنے لگی ہیں، اور یہ سب کچھ میری طرف سے کسی یاد دہانی کے بغیر۔

مجھے یقین ہے کہ یہ جان کر آپ ایک طرح سے مطمئن ہوں گی کہ آپ کی متوقع امداد نے ہماری مدد کی (بلکہ ممکن بنایا) کنھی جینی کو سمندر کنارے تفریجی مقام پر بھیج دیں، ایک ایسا کورس جو ڈاکٹر کے خیال میں، افسوس، کہ ایک غمگین ضرورت بن گئی ہے۔ بے چاری بھی ایک بار

میں سے ایک ہے اور وہ اپنے قدیم ترین اور بہترین دوستوں کو مہینوں بلکہ سالوں تک انتظار کرواتا ہے۔ اگر اب وہ ڈاکٹر کو گھمین کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے جو وہ اپنے قدیم ترین اور بہترین دوستوں کے ساتھ کرتا ہے، تو ڈاکٹر کو گھمین کو اس طرح کی سستی کو برداشت کرنے کے لیے بہت اچھا بننا ہوگا۔ اور مانی ڈیزِ مسز مار خیم! مجھے یقین ہے کہ آپ اُس کی طرف سے ایک اچھا نظر ڈال دیں گی۔ اگر وہ اسے بہت جلد خط نہ لکھتے تو میرا خیال ہے اس لیے ہوگا کہ وہ اُسے جلد شخصی طور پر دیکھنے کی امید رکھتا ہے، بالکل جیسا کہ اس کا ارادہ فریکفرٹ جانے اور آپ سے ملاقات کرنے کا ہے۔ اس لیے کہ ہمیں حال ہی میں معلوم ہوا ہے کہ کارل کی ایک عمر پھوپھی (اس کے مرحوم والد کی واحد بہن) فریکفرٹ میں رہ رہی ہے۔ وہ اُسے بہت برسوں کے بعد دیکھ کر بہت خوش ہوگی۔

ہمیں اسکے لئے ڈاکٹر کی سمت آمیز اور خوب صورت مقام ہے، جہاں ہم نے اپنا وقت یا تو سمندر کے کنارے گزارا، یا سمندر پہ یا اُس کے اندر۔ اس نے ہم سب پہ زبردست اثر ڈالا، خصوصاً ہماری بیمار نہیں جیسی پرجس کے گال دوبارہ بھر بھی گئے اور سرخی مائل بھی ہو گئے۔

اس کی کھانی مکمل طور پر گئی تو نہیں مگر کبھی کبھار دوبارہ آجائی ہے اور وہ بھی ایک بہت ہی نرم صورت میں۔ اس کی بھوک بھی واپس آئی ہے۔ بلاں گئی، بلاں گئی۔ اور میں صرف یہی امید کر سکتی ہوں کہ ہم پچھلے موسم سرما کی بہبیت ایک کم مصیبت زده موسم سرما گزاریں۔ ہم اپنے مادروطن کے واقعات کو غور سے دیکھ رہے ہیں، مگر دنیا میں بہترین ارادے کے ساتھ۔ میں آپ کی رائے سے متفق نہیں ہو سکتی، نہ ہی جو شیلی امیدوں پر اپنی رائے دے سکتی ہوں۔ شاید ماضی قریب کی طویل پریشانی اور ہول ناک تجربات نے میرے دماغ کو گدلا کر دیا ہے اور میری بصارت کو اس حد تک دھنڈلا دیا ہے کہ میں ہر چیز کو سیاہ رنگوں میں دیکھتی ہوں۔ اور چیزوں کو سیاہی مائل پہنچ کرتی ہوں۔

مجھے امید ہے کہ میں جلد دوبارہ آپ سے آپ کی خیر خیریت وصول کروں گی۔ آپ کو اور آپ کے خاندان کو اپنے گرم جوش سلام بھیجنے کے ساتھ ہی میں آج آپ کو الوداع کرتی ہوں۔ ہمیشہ آپ کی..... جیتنی مارکس

جیتنی مارکس کا فولڈا میں موجود برٹامار خیم کے نام خط

ہمیں پس پڑیں

12 اکتوبر، 1863

مانی ڈیزِ مسز مار خیم!

مورخ لکھتے ہوئے، اب مجھے بہت خوف وہ راست کے ساتھ احساس ہوا کہ میں نے آپ کے آخری مہربان خط کا جواب دیے بغیر ایک ماہ سے زائد وقت گزرنے دیا۔ میں نے یہ خط اُس وقت وصول کیا تھا جب ہم ابھی ہاسٹنگز سے گھر پہنچتے تھے، اور بہت سی تھیں اور دنیاوی وجوہات کی بنا پر میں فوری جواب نہ دے سکی۔ آپ جانتی ہیں کہ خط و کتابت میں اس بات سے زیادہ خطرناک کوئی بات نہیں ہوتی کہ دل کی اولین تحریک کو محسوس کرنے اور یہ دم اپنے قلم کو ایک ہلکی چال پہ چلانے اور نب پر سیاہی لگانے کے بجائے، اسے مؤخر کیا جائے۔ میں آج صرف اپنی دکالت نہیں کر رہی، میں اپنے آقا اور مالک کا ایک لفظ بھی شامل کر رہی ہوں جس کی اس سلسلے میں گناہوں کی فہرست نبٹا زیادہ کاہی ہے، جس کے ساتھ اُس کے ملامت ضمیر کی سرزنش کی جائے۔ اس نے بلاشبہ ڈاکٹر کو گھمین کا خط وصول کیا ہے۔ اور میرے پاس یہ کہنے کے علاوہ، اُس کا جواب لکھنے میں ناکامی کا کوئی بہانہ نہیں ہے کہ، عمومی طور پر، وہ دنیا کے بدترین خط و کتابت کرنے والوں

جنی کا خط مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام

لندن

تقریباً 24 نومبر، 1863

مائی ڈیز مرٹر اینگلز!

آپ کی طرف سے خیرخواہ ہے اتنا عرصہ گزر اک کارل آپ کی عافیت معلوم کرنے کی شدید خواہش رکھتا ہے۔ ایک ہفتے سے اب وہ لگتا ہے خطرے سے باہر ہے۔ اچھے تیز وائنس اور بہت خوارک نے اسے درد اور بہت پیپ بہنے کے باعث کمزوری کے اثر کو برداشت کرنے کے قابل کر دیا ہے۔ بدشتمی سے وہ بالکل سونہیں سکلتا اور ابھی تک اس کی راتیں بہت خراب ہیں۔ ڈاکٹر شفایابی کی رفتار سے بہت مطمئن ہے۔ اسے امید ہے کہ پیپ 4 سے 6 دن میں بند ہو جائے گی۔ وہ اب کبھی کبھار اٹھ جاتا ہے۔ آج اسے یہاڑی والے کمرے سے بیٹھک تک لا یا گیا۔

وہ آپ کو اس خط کے ساتھ ”ورکر زوسائٹی کاسر کلار اور ”چیز“ کی طرف سے ایک خط چھج رہا ہے (یہ چھوٹی چیز اس شخص کا دل بھلانے کی) ”جو پندرہ سال سے مزدور طبقے کے لیے لڑا، اور مصیبتیں برداشت کیں“ (لاسال کی تقریر سے اقتباس)۔ (لگتا ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ سرخ بالوں والے حسن) سو فی وان ہر ٹن فیلٹ، کے ساتھ شیپین پینا، ایسے طریقوں سے بھی جو پولیس کے

جنی کا خط مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام

لندن

نومبر 1863 کی شروعات

9 گرافٹن ٹیئر لیں

ڈیز مرٹر اینگلز!

مور آپ کو ”مقدس ترین داؤ دبے“، کا ”فری پر لیں“، بھیج رہا ہے۔ یہ آپ کو بہت محظوظ کرے گا۔ افسوس، کارل خود لکھنیں سکتا۔ پچھلے ہفتے سے وہ بہت یہاڑا اور صوفہ کا ہو کر رہا گیا ہے۔ دو پھوٹے اس کے گال اور پشت پر نکلے۔ گال والا تو گھر یلوٹکوں سے ٹھیک ہو گیا ہے۔ دوسرے نے جو اس کی پشت پر ہے، اس طرح کی وسعت لے لی اور اس قدر سوچش میں ہے کہ بے چارہ مور خوف ناک ترین درد برداشت کر رہا ہے۔ اور نہ دن کو آرام ہے نہ رات کو۔ آپ بھی تصور کر سکتے ہیں کہ یہ معاملہ اسے کس طرح افسردہ کرتا ہے۔ لگتا ہے جیسے یہ بدبخت کتاب (کیپٹل) بھی بھی ختم نہیں ہو گی۔ یہم سب کے لیے ایک ڈراؤ نے خواب کی طرح ہے۔ کاش اگر دیو پکر دریائی عفریت کی مہم کا آغاز ہو جاتا۔

ہم سب کی طرف سے گرم جوش سلام

آپ کی..... جنی مارکس

لئے قابل قبول تھے اور ایسے طریقوں سے بھی جو پولیس کے لیے ناقابل قبول تھے۔ جلدی لکھیے۔
ہم سب کی طرف سے گرم جوش سلام

آپ کی
جینی مارکس

جینی کا خط برلن میں موجود پیغمبر ملت کے نام

اندن

تقریباً 24 نومبر، 1863

مائی ڈیز مسٹر لیتلت!

جب میں نے آخری بار آپ کی پیاری بیگم کو خط لکھا تو مجھے فوراً بعد کے دنوں میں آنے والے وحشت ناک دنوں کا معمولی سا اندازہ تھا۔ تین ہفتوں تک میرا محبوب کارل بہت سخت یہار رہا، اس لیے کہ وہ ایک خطرناک ترین اور دردآور ترین یہاری میں بتلا تھا۔ یعنی پشت پر ایک پھوڑا۔ مجھے ان چند سطروں میں اضافے کی ضرورت نہیں۔ نہ ہی، اگر میں چاہوں بھی تو، اس ساری تفصیل کو بیان کر سکتی ہوں، جن میں ہم سب ان ہفتوں میں گزر چکے ہیں۔ اس لیے میں زیادہ نہ کہوں گی، اور اپنے محبوب شوہر کی طرف سے (جو بھی تدرستی کی جانب گامزن ہے) آپ کو منکلہ سرکلر بھیج رہی ہوں جو کہ ”ورکر زوسائٹی“ (جزل ایسوی ایشن آف جرمن ورکرز) نے جاری کیا ہے۔ پولینڈ کے معاملات سے منسلک دچکی سے ہٹ کر، میرا خیال ہے کہ یہ دنیا کو اس لیے بھیجا گیا تاکہ کچھ اشخاص (لاسال) کی طرف سے ”پولیس نواز تحریک“ پر ایک روک لگادی جائے۔ ”چیز“ نے آبادیوں میں تقسیم کرنے کے لیے 50 کا پیاں مانگیں۔ کارل اسے آپ کو بھیج رہا ہے۔

دونوں، جتنی جلدی ممکن ہو۔ وہ خطوط و صول کر کے بہت خوش ہوتا ہے۔ براہ کرم اس قدر بے ربط
لکھنے پر مجھے معاف کر دیں۔

آپ کی پرانی دوست

جینی مارکس

اب چونکہ میں نے اپنا فریضہ ادا کر دیا تو مجھے بتانے دیں کہ کس طرح ہمارے خاندان کی
مصیبیں شروع ہوئیں۔ کارل پہلے ہی، میں نوں بیمار رہا، کام کرنے میں شدید ترین مشکل محسوس کی،
اور کچھ تسلیم پانے کی خاطر، عام حالات سے دو گنی تمباکو نوشی کرتا رہا، اور مختلف قسم (نیلے اور قاطع
صفروں غیرہ) کی گولیاں کھاتا رہا۔ تقریباً چار بیٹتے گزرے کہ اس کے گال پر ایک چھالا لکلا، گوکہ وہ
بہت زیادہ دردناک تھا، ہم نے اسے گھر یلوٹکوں سے ٹھیک کر لیا۔ اس سے قبل کہ وہ مکمل طور پر ختم
ہو جاتا، اسی طرح کا ایک دانہ پشت پر لکلا۔ گوکہ یہ بے انہاد دردناک تھا اور سو جن روزانہ بدتر ہوتی
گئی، ہم یہ اعتبار کرنے میں اچھی نکلے کہ ہم مر ہم وغیرہ سے اس سے نجات حاصل کرنے میں
کامیاب ہو جائیں گے۔ نیز جو من خیالات کی مطابقت میں، میرے بیچارے کارل نے خود
کو خواراک سے محروم رکھا، حتیٰ کہ جو کی شراب پر ایک کوارٹ پر 4d خرچ آتا ہے، اور لمیوں شربت
پر گزارہ کرتا رہا ہے۔ بالآخر جب سو جھن میرے مگنے جتنی بڑی ہو گئی اور اس کی ساری پشت کریہ
منظر ہوئی تو میں ایلین کے پاس گئی۔ میں اس شخص کی رنگت کبھی نہیں بھول سکتی، جب اس نے پشت
دیکھی۔ اس نے مجھے اور ننھی ٹسی کو کمرے سے باہر نکال دیا، اور لخچن کو کارل کو پکڑنا تھا، جب کہ اس
نے ایک گہرا، بہت گہرا چیرا لگایا۔ ایک بڑا خم جس سے خون تیزی سے نکلنے لگا۔ کارل خاموش اور
مضبوط رہا اور بالکل نہ جھجکا۔ پھر گرم مرہم کا دور، جو ہم اب دن رات لگاتے رہے ہیں۔ پچھلے چودہ
دنوں سے ہر دن گھنٹہ بعد۔ بے کیک وقت عمومی سے چار گناہ زیادہ خواراک۔ مقصد یہ تھا کہ اس کی تو انائی
حوال کی جائے جو اس نے ضائع کی تاکہ وہ خوف ناک درد اور پیپ کے بھاری اخراج کے کمزور
کرنے کے اثر کو برداشت کر سکے۔ ہم نے پچھلا پندرھواڑہ اسی طرح گزارا۔ لخچن بھی پریشانی اور
تھکاؤٹ سے بیمار پڑ گئی، مگر آج وہ پھر سے کچھ بہتر ہو گئی ہے۔ خود میں نے کہاں سے تو انائی لی، میں
بتانہیں سکتی۔ میں پہلی چند راتوں میں اکیلی اس کے ساتھ بیٹھی رہی، پھر ایک ہفتے تک میں نے لخچن
سے باری باری کر لی اور اب میں اس کے کمرے کے فرش پر سوتی ہوں تاکہ ہر وقت موجود ہوں۔
اب جب کہ وہ تند رست ہو رہا ہے تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ میں کس طرح محسوس کرتی ہوں۔

وہ آپ دونوں کو اپنے دلی سلام بھیجتا ہے، میری بیچاری بچیاں بھی۔ براہ کرم لکھیے، آپ

امید ہے کہ آپ ہمارے پیارے پیارے ولف کے بارے میں جو بھی یاد آجائے جلد از جلد
بھجوادیں گے۔

میری اور میرے خاوند کی طرف سے دلی خلوص۔

آپ کی
جینی مارکس
نی والان ویسٹفالن

جینی کا بریسلاو میں موجود کارل ایلسنر کے نام خط

لندن

وسط جون 1864

1- موڈنیاولاز، میٹلینڈ پارک، ہیورٹاک ہل

ڈیسرٹ

ہم سمجھ رہے ہیں کہ آپ ہی ہمارے مرحوم پیارے دوست ڈبلیو ولف کے تعزیتی
ضمون کے مصنف ہیں، جو کہ ”بریسلاوور زی تنگ“ میں شائع ہوا۔ میراخاوند اس کی ایک
مفصل سوانح لکھنے کے لیے بے چین ہے، مگر اس کے پاس ہمارے دوست کی شروعات والی زندگی
کے بارے میں بالکل بھی موانعیں ہے۔ آپ میرے خاوند کی ایک بڑی خدمت کریں گے اگر جتنی
ممکن ہو تفصیل یا جو کچھ بھی آپ ولف کے بارے میں جانتے ہیں بھجوادیں بالخصوص اس کے بچپن
اور اس کی زندگی کے اوائل کے بارے میں۔ ہم 1845 سے اس کے ساتھ قریب ترین تعلقات
میں رہے۔ اس لیے ہمیں اس کی شروع والی زندگی کے بارے میں دلچسپی ہے۔ میراخاوند جو کہ ابھی
ابھی بہت سخت اور بہت ناگوار بیماری سے صحت مند ہو گیا ہے، نے آپ جناب سے کہنے کی ہدایت
کی ہے، کہ آپ مرحوم کے ایک پرانے اور با اعتماد دوست کے بطور، ہم پر یہ مہربانی کریں۔ مجھے

سے اُن کا خیر مقدم کیا گیا، جنہیں کہ اب تک صرف ”یوس، یسوع حلیم اور نرم“ پیچھے دیا گیا تھا یا جنہیں اتواروں کو خود کو شراب کے محلات میں لے جانے پر مجبور کیا گیا۔

(اگلے دو پیراگراف ”دروور بوٹے کے ایڈیٹر ہوں سے ہیں)

یہ واقعات انگلینڈ میں آزادانہ سوچنے والوں کی بے شمار سواسائیوں کے لئے ترغیب مہیا کرتے ہیں⁽²⁾ جنہوں نے ابھی تک لوگوں کے سامنے آنے میں محتاط موقف اختیار کیا، تاکہ اُن کی تحقیق کو عملی استعمال میں لا جائے سکے۔

یہ زمانوں کی ایک علامت بھی ہے کہ ”فین لوگوں“⁽³⁾ کا کاظم انگریز مزدور طبقے میں گھری ہم دردی جگاتا ہے، اس لیے کہ یہ ملاویں پادریوں کی مخالفت کرتا ہے اور اس لیے کہ یہ رپبلکن ہے۔

جنینی کا خط جان فلپ بیکر کے نام

جنوری 1866⁽¹⁾

جہاں تک دھرم کا تعلق ہے، پرانے دیانوں انگلینڈ میں ایک اہم تحریک فروغ پارہی ہے۔ ہکسلے (ڈاروں کے مکتبہ والے) کی سربراہی میں لایل، باورنگ، کارپنٹر وغیرہ جیسے سامنے کے چوٹی کے لوگ سینٹ مارٹل ہال میں لوگوں کے لئے بہت روشن خیال، بہت بے باک، اور آزاد فکر والے لیکچر دیتے ہیں۔ اتوار کی شاموں کو، بالکل اُسی وقت جب بڑے آقا کی چراغاں ہوں کو ایک زیارت کا سفر کر رہے ہوتے ہیں، ہال کھپا کھپا بھر جاتا ہے اور لوگوں کی گرم جوشی اس قدر ہے کہ اولين اتوار کی شام کو، جب میں اپنے خاندان کے ساتھ وہاں گئی، 2000 سے زیادہ لوگ اس کمرے میں جانہیں پا رہے تھے، جو کہ کھپا کھپا بھرنا تھا۔ پادریوں نے تین بار یہ خوف ناک چیز کرنے دی..... کل شام البته، اجتماع کو اطلاع دی گئی کہ اب مزید لیکچر زاس وقت تک نہیں ہو سکتے جب تک کہ عوام کے لیے اتوار شاموں کے خلاف روحاںی پادریوں کی طرف سے کیے ہوئے مقدمے کی شناوائی ہوتی ہے۔ اجتماع نے پر زور طریقے سے اپنا غیض و غصب ظاہر کیا اور کیس لڑنے کے لیے سو سے زیادہ پاؤ ڈن جمع ہو گئے۔ پادریوں نے مداخلت کر کے کتنی احتمانہ حرکت کی ہے۔ اس پر ہیز گار غول کی ناراضگی میں شامیں موسیقی پر اختتام پذیر ہوتی تھیں۔ ہینڈل، موزارت، پیقصوں، منڈلوں اور گونوڑ سے اجتماعی طور پر گانے گائے گئے اور انگریزوں کی طرف سے گرم جوشی

حوالی

1- جینی کا 29 جنوری 1866 کو سوئٹر لینڈ میں ”امنزشل“ کے جرمن سیکشنوں کے لیئر جو زف فلپ بیکر کو خط میں سوئٹر لینڈ میں ”امنزشل“ میں ایشن کے ترجمان رسالے ”دروور بوٹے“ کے لیے اطلاعات تھیں جس کا وہ ایڈیٹر تھا۔ اس معاملے میں، اگلے معاملے کی طرح، یہ شاید مارکس تھا (جو اس وقت یہاں تھا) جس نے اپنی بیوی سے اس طرح کی اطلاع پیچھے کو کہا تھا۔ اس رسالے کی مدد کرنے کی کوشش میں مارکس نے لجت، کوگمین اور اپنے دوسرے دوستوں اور ساتھیوں سے اسے مواد پیچھے کو کہا۔ یہ چیز ”دروور بوٹے“ میں چھپ گئی۔

2- یہ حوالہ 1860 کی دہائی میں انگلینڈ میں سرگرم دہریہ سوسائٹیوں کا ہے۔ اس تحریک پر ایک قابض غور اش چارلس براؤ لاف اور دوسرے بورڑوار یہ یک لوں کا تھا جو ”نیشنل ریفارمر“ کے ارد گرد جمع تھے اور مزدوروں میں اصلاح پسند خیالات پھیلارہ ہے تھے۔

3- فین یز: آئرلینڈ کے انقلابی جو خود کو قدیم آئرلینڈ کے جنگ بازوں کے اس نام سے پکارتے تھے۔ پہلی تنظیم 1850 کی دہائی میں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں آئرلینڈ کے تارکین وطن کے اندر نمودار ہوئی اور بعد میں خود آئرلینڈ کے اندر۔ خفیہ ”آرشن ریولویشنری برور ہد“، تنظیم 1860 کی دہائی میں اس نام سے جانی جاتی تھی۔ اس کا مقصود مسلح بغاوت کے ذریعے آرشن رپیک کا قیام تھا۔

فین یز، آئرلینڈ کے کسانوں کے مفادات کی نمائندگی کرتے تھے۔ وہ زیادہ تر شہری بھی بورڑوازی اور داش وروں میں سے تھے۔ وہ سازشی داؤنیتی سے چھٹے ہوئے تھے۔ برطانوی حکومت شدید پولیس تشدد سے فین یز تحریک کو دبانے کی کوشش کرتی تھی۔ ستمبر 1865 میں اس نے تحریک کے کئی لیڈر گرفتار کر لیے جن میں پابندی لگے اخبار ”دی آئرشن پیپل“ کے ایڈیٹر زخمی کارک لوی، جان اولیری، اور جرمیہ اوڈونوان روزا، شامل تھے، اور انہیں لمبے عرصے کی قید کی سزا میں دی گئیں (اوڈونوان روزا کوتا حیات)۔ ”نیشنل“، کی نسل گرفتار فین یز کے دفاع میں نکل کھڑی ہوئی۔ بالخصوص، دو جووری 1866 میں نسل نے نوکس کی تحریک پر ”نیشنل“ کے اخبار ”دی ورک مینز ایڈووکیٹ“ نے مسرا اوڈونوان روزا اور مسز کارک لوی کی آرشن سیاسی قیدیوں کے لیے فنڈ اکٹھا کرنے کی اس ایپل کو دوبارہ چھاپنے کا فیصلہ کیا جو کہ آرشن اخباروں میں چھپ پچھی تھی۔

جنینی مارکس کا خط سکفرڈ میسر کے نام

اندن

فروری 1866 کا اوائل

1- موڈینا والاز، میٹلینڈ پارک

ڈیزرس!

پچھلے ہفتے سے میرا خاوندا پی سابقہ خطرناک اور دردناک شکایت کے ساتھ پڑا ہوا ہے۔ یہ تازہ آفت اُس کے لیے بہت زیادہ بے چین کرنے والی ہے۔ اس لیے کہ یہ، اس کی کتاب (کیپٹل) کی نقل بنانے میں مزید مداخلت کرتی ہے، جسے اس نے ابھی ابھی شروع کیا تھا۔ اسے بہت افسوس ہے کہ آپ کو اُس کا طویل خط موصول نہ ہوا، اس لیے کہ وہ اس موقع پر لکھنے کے قابل نہیں۔ اسے یہ خوف بھی ہے کہ خط پکڑا گیا ہوگا، اس لیے کہ بصورتِ دیگر اسے بہت عرصہ قبل واپس کیا گیا ہوتا۔ پتہ بالکل ٹھیک تھا اور اسے خود میں نے دوسرے کئی خطوط اور اخبارات کے ساتھ ڈاک میں ڈال دیا تھا، وہ سب کے سب پہنچ گئے۔ ”مینی فیسٹو“ میں متعلق، ایک تاریخی مسودہ ہونے پر، اس کی خواہش ہے کہ اسے اصل صورت میں چھاپ دیا جائے؛ چھپائی کی غلطیاں اس قدر رطا ہر ہیں کہ کوئی بھی انھیں درست کر سکتا ہے۔ وہ جتنی جلد ممکن ہوا آپ کو ”نیشنل ایئر لین“، بھیج دے گا۔

بے یک وقت وہ مزید خط و کتابت کے لیے آپ سے آپ کا پتہ پوچھ رہا ہے، جب آپ
برلن چھوڑ دیں گے تو۔ اور کیا مسٹرو ڈگٹ اپنا دوسرا پتہ نہیں دے سکتا، اس لیے کہ ہم اس کے موجودہ
پتہ کو محفوظ خیال نہیں کرتے۔ جب آپ خط کا جواب دیں تو براہ کرم اس پر جناب ”اے ڈبلیویز،
وغیرہ“ لکھیں۔

میرا خاوند آپ کو گرم جوش ترین سلام بھیجتا ہے۔

آپ کی
جنیوں مارکس

جنیوں کا خط ہینور میں موجود ڈگٹ کو گلمیں کے نام

لندن

26 فروری، 1866

1- موڈینا والاز میلینڈ پارک

ڈیزرس!

چار ہفتوں سے میرا خاوند پھر اپنی بہت ہی دردناک اور خطرناک شکایت کے ساتھ پڑا رہا، اور
 بلاشبہ مجھے بے مشکل آپ کو بتانے کی ضرورت ہے کہ ان وتوں میں ہم کن بڑی اور خوف ناک
 پریشانیوں میں بنتا رہے ہیں۔ ٹھیک جنوری کے اوائل میں اس نے اپنی پوری کتاب (کیپٹل) کو
 پرنٹنگ کے لیے تیار کرنا شروع کیا تھا، اور وہ نقول بنانے میں زبردست تیز رفتار پر آگریں کر رہا تھا،
 اس طرح کہ مسودہ کا بہت متاثر کن انداز میں ڈھیر لگا ہوا تھا۔ کارل زبردست موڈ میں تھا اور اب
 تک کے کام پر، بہت خوش تھا کہ اچانک اُسے ایک دانہ نکلا، جلد ہی دو اور نکل آئے۔ آخری والا
 خصوصی طور پر برا تھا اور ڈھیٹ تھا اور مزید برآں اُس غیر مستحسن جگہ پر واقع تھا کہ اس نے اسے چلنے
 پھرنے یا حرکت کرنے تک سے روک دیا۔ آج صبح اُس سے مزید خون رس رہا تھا۔ اتنی تیزی سے
 کہ اسے کچھ آرام آگیا۔ دو دن ہوئے ہم نے نکھیا کا علاج شروع کیا۔ جس سے کارل کو اچھے اثر

کی توقع ہے۔ یہ اس کے لیے واقعاً بہت خوف ناک بات ہے کہ اس کی کتاب کی تیکیل میں پھر رکاوٹ پڑے۔ رات کو اپنے ہڈیاں میں وہ ہمیشہ مختلف ابواب کی باتیں بڑھاتا ہے جو اس کے دماغ میں گھومتی رہتی ہیں۔ آج صبح میں آپ کا خط اسے بستر میں دے آئی۔ وہ بہت خوش تھا کہ آپ نے خط لکھنے کی مہربانی کی۔ اور اس نے مجھ سے اپنی طرف سے فوراً آپ کو شکریہ کا خط لکھنے کا کہا۔

جنی مارکس کا خط ہینور میں موجود لڈوگ کو گھمین کے نام

لندن

کمپ اپریل، 1866

1- موڈینا والاز۔ میٹلینڈ پارک۔

ڈیزرس!

میں فرض کر لیتی ہوں کہ کل شام دیر گئے جو رجڑھ خط میں نے وصول کیا وہ آپ کی طرف سے تھا۔ بدلتی سے اسے میں مارگیٹ میں موجود اپنے خاوند کو کل بھیج سکوں گی۔ اس لیے کہ متمنی انگلینڈ میں اتوار کو سارا رسالہ و رسائل بند ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس اتنا کی وجہ سے جواب میں دیر ہو جائے گی، میں آپ کو آج ہی فوری طور پر مطلع کرنا چاہتی ہوں کہ خط بحفاظت پہنچ گیا ہے۔ مگر بہ کیک وقت میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی مکمل خاموشی پر آپ سے معافی چاہتی ہوں۔ میں آپ کی عظیم ہم دردی اور اثر انگیز دوستی کے لیے، بہت مقرض ہوں جب شہر سے نوجوان آدمی نے آپ کی طرف سے میرے خاوند کا حال پوچھا۔ آپ کو میرے آخری خط بھینے کے فوراً بعد کا رل شدید بیمار ہو گیا۔ ایک تازہ پھوڑا انکلا اور وہ اس قدر ڈھیٹ اور سوزش پیدا کرنے والا تھا کہ تقریباً تین ہفتوں تک میرا خاوند بے مشکل حرکت کر سکتا تھا اور وہ کمکل طور پر صوفے کا ہو کر رہ گیا۔ چونکہ ہم

سب کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ یہ شکایت کس قدر خطرناک ہے، اگر یہ کئی سالوں تک بار بار ہوتی رہے، آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے لیے شب و روز کس قدر دل شکستگی میں رہے۔

ماخضڑ میں ڈاکٹر کی ہدایت پر اس نے سکھیا کا علاج شروع کرنے، نیز پھوڑاٹھیک ہونے کے بعد کچھ ہفتہ سمندر کنارے رہنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ اب دو ہفتے سے مارگیٹ میں ہے جو ایک ساحلی صحت افزام مقام ہے جو یہاں سے کافی قریب ہے۔ اور ہمیں لگتا ہے کہ وہاں اس کی صحت کافی حد تک بحال ہو گئی ہے۔ وہنی تو انہی کے ساتھ اگلے ہفتہ واپس آ کر اپنی تصنیف (کیپیٹل) کی تکمیل پر کام شروع کرے گا، جس میں اس قدر زیادہ رکاوٹیں پیدا ہوتی رہیں۔

کل اس نے مجھے اپنی تصویری گھبی۔ اور جب کہ آپ شاید اس شخص کی ایک تاباں تصویری کی تحسین کر سکیں گے جس کے ساتھ آپ نے اس قدر دوستی دکھائی، گو کہ آپ اسے شخصی طور پر نہیں جانتے، میں وہ تصویر آپ کو اس خط کے ساتھ رو انہ کر رہی ہوں۔
میری تعليمات کے ساتھ، گو کہ ہم باہم واقف نہیں ہیں۔

آپ کی مخلص

جنی مارکس

جنی کا خط ماخضڑ میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام

لندن،

پیر، ایک بجے۔ 24 دسمبر 1866

مائی ڈیزرم سٹر اینگلز!

سامان ابھی ابھی پہنچا ہے، اور بولوں کو لائن میں رکھا گیا ہے، سفید رائن شراب سب سے پہلے۔ ہم آپ کی ساری دوستی کے لیے آپ کا شکریہ کس طرح ادا کریں۔ اتوار کو پہنچنے والے دل پاؤ مٹ کر مس کے ایام کے تند و تیز ترین طوفانوں کو مودودیں گے اور ہمیں ایک پُرم سرت کر مس منانے کے قابل بنائیں گے۔ وائن کا اس سال خصوصی طور پر خیر مقدم کیا گیا، اس لیے کہ گھر میں نوجوان فرانسیسی (پال لا فارگ) کی موجودگی میں ہم نمودر کھانا چاہتے ہیں۔

اگر ہم برگ کا پبلشر کتاب (کیپیٹل) کو واقعی اتنی جلد چھاپ سکے جتنی کہ وہ کہہ رہا ہے، تو یہ ہر حال میں ایسٹریک چھپ جائے گی۔ مسودہ رکھا ہوا ہے اور اس کی نقول تیار ہیں اور اس کا اتنے اوپنے ڈھیر کی صورت ہونا مسrt دیتا ہے۔ میرے دماغ سے ایک بہت بڑا بوجھ ہلکا ہو گیا ہے؛ ہمارے پاس اس کے سوابہت سی مشکلات اور پریشانیاں ہیں، بالخصوص جب اڑکیاں محبت میں گرفتار ہوتی ہیں اور ان کی منگنیاں ہوتی ہیں، اور مزید برآں فرانسیسی اور میڈیا کل سٹوڈنٹوں سے۔

میں ہر چیز کو دوسروں کی طرح گلاب رنگ دیکھنے کی خواہش رکھتی ہوں، مگر اپنی پریشانیوں کے ساتھ
ٹولی برسوں نے مجھے زود حصہ بنا دیا ہے، اور جب کہ ایک مسروروں کو ہر چیز گلافام لگتی ہے، مجھے
مستقبل اکثر تاریک لگتا ہے۔

ایک ہار پھر سفید رائے شراب اور اس کے پورے ٹرین کے لئے ہزار بار شکر یہ۔

آپ کی
جنی مارکس

جنی مارکس کا خط جنیوں میں موجود جو ہاں فلپ بیکر کے نام

لندن

15 اکتوبر، 1867

1- موڈینا والاز، میٹلینڈ پارک

ماں! ڈیزِ مسٹر بیکر!

امید ہے کہ میرا خط مل چکا ہو گا۔ آپ، پہلے خط کے فوراً بعد دوسرا خط دیکھ کر یقیناً جیران
ہوں گے۔ میرے خاوند کو باکون کا پتہ چاہیے اور مجھے پکا یقین ہے کہ آپ جنیوں میں بآسانی یہ پیدا
کر سکیں گے، شاید بذریعہ ہرزن۔ وہ اسے اپنی کتاب (کیپٹل) پہچانا چاہتا ہے اور دوسرے
معاملات پر اسے لکھنا چاہتا ہے۔

ہم سب کی طرف سے گرم جوش سلام بالخصوص از طرف،

آپ کی
جنی مارکس

خانے کا علاقہ ہوتا ہے۔ ہم کرنسی پڈنگ بنانے میں مصروف تھے۔ ہم کشش کے بیچ کا ل رہے تھے (یہ بہت ناقابل قبول اور چپکنے والا کام ہے)۔ بادام اور سسٹرہ اور یموں کے چھپلے کوٹ رہے تھے، باریکی سے تیل کی چربی کے باریک گلڑے بنارہے تھے، اور انڈوں اور آٹے کو گوندھ کر ملغوبہ سے سب سے انوکھا مرکب بنارہے تھے۔ اس دوران اچانک دروازے پہ گھنٹی بھی۔ باہر ایک سواری رکی، پر اسرار قدموں کی آوازیں اور پیچے جا رہی تھیں، گھر کو گھر پھر پھر دوں اور سر سراہٹ نے بھر لیا تھا۔ آخ کار اوپر سے ایک آواز آئی: ”ایک عظیم مجسم آ گیا ہے۔“ اگر یہ آگ، آگ، گھر کو آگ لگ گئی، ہوتا تو ”فین یز، آئے ہیں، ہم بڑے تجھ بیکفیوڑن میں سیڑھیاں چڑھنے میں نہ جھپٹتے۔ اور وہاں یہ ہماری گھوڑتی، مسروپ آنکھوں کے سامنے اپنے سارے عظیم الشان جلال کے ساتھ کھڑا تھا، اپنی مثالی پاکیزگی میں، خود پرانا مشتری سیارہ tonans، بغیر کسی داغ کے نہ تباہ شدہ (پائے کا ایک چھوٹا سا کنارہ ذرا سا ٹوٹا ہوا ہے)۔ اسی دوران، کفیوڑن کسی قدر کم ہوئی، ہم نے پھر منسلک مہربان لندن

24 دسمبر، 1867

1- موڈیاولاز۔ میبلینڈ پارک

ماں ڈیر مسٹر گلمن!

آپ اُس سرست اور حیرت کا اندازہ نہیں کر سکتے جو کل آپ نے ہمیں بخشی۔ اور میں واقعی نہیں جانتی کہ میں آپ کی ساری دوستی اور ہم دردی کا شکریہ کس طرح ادا کروں۔ بالخصوص بوڑھے فادر، زی اس کواب آپ کے تازہ ترین نظر آنے والی عزت، جواب ہمارے گھر میں ”بے بی جیس“، کامقاوم رکھتا ہے۔ اس سال پھر ہماری کرنسی تقریبات کو اس حقیقت نے ماند کر دیا کہ میرا خاوند ایک بار پھر پرانی بیماری کے ہاتھوں ناکارہ ہو گیا۔ اب دو مزید دانے نکلے، جن میں سے ایک ڈیر مسٹر گلمن، آپ میرا یقین کر سکتے ہیں جب میں آپ کو بتاتی ہوں کہ چند ہی کتابیں ہو سکتی ہیں جو اس سے زیادہ مشکل حالات میں لکھی گئی ہوں، اور مجھے یقین ہے کہ میں اس کی ایک خفیہ تاریخ لکھ سکوں گی جو بہت ساری، بے حد حساب بہت ساری ناگفتہ مشکلات اور پریشانیاں اور اذیتیں بتاسکے گی۔ اگر مزدوروں کو ان قربانیوں کا معمولی سا علم بھی ہوتا جو اس تصنیف کی تکمیل کے لیے ضروری تھیں، (جو صرف ان کے لیے لکھی گئی) تو وہ شاید ذرا زیادہ چیزیں

جیتنی مارکس کا خط ہینور میں موجود لڈوگ گلمن کے نام

آپ اُس سرست اور حیرت کا اندازہ نہیں کر سکتے جو کل آپ نے ہمیں بخشی۔ اور میں واقعی نہیں جانتی کہ میں آپ کی ساری دوستی اور ہم دردی کا شکریہ کس طرح ادا کروں۔ بالخصوص بوڑھے فادر، زی اس کواب آپ کے تازہ ترین نظر آنے والی عزت، جواب ہمارے گھر میں ”بے بی جیس“، کامقاوم رکھتا ہے۔ اس سال پھر ہماری کرنسی تقریبات کو اس حقیقت نے ماند کر دیا کہ میرا خاوند ایک بار پھر پرانی بیماری کے ہاتھوں ناکارہ ہو گیا۔ اب دو مزید دانے نکلے، جن میں سے ایک نے جو کافی بڑا ہے اور ایک دردناک ترین جگہ پر ہے، کارل کو ایک پہلو پر لینے پر مجبور کر دیا۔ مجھے امید ہے کہ ہم جلد اس بیماری سے نکلیں گے، اور اگلے خط میں آپ کا مزید کسی عارضی پر ایویٹ رازداری سے مکارا نہ ہو گا۔

کل ہم سب گھر میں تھے اور سیڑھیوں سے نیچے بیٹھے تھے جو کہ انگریز گھر میں، باورچی

دکھاتے۔ لاسالی گلتا ہے کتاب کوڈ ہن نشین کرنے کو تیز رفتار ترین تھے، تاکہ وہ اس کی ناموزوں عبارتوں کا اخراج کر سکیں۔ البتہ ان سے کوئی نقصان نہ ہوگا۔

مگر آخہ میں، مجھے آپ سے ایک شکایت کرنی ہے۔ آپ مجھے اس قدر رسکی طور پر کیوں مخاطب کرتے ہیں، حتیٰ کہ میرے لیے ”اعلیٰ حضرت“ کا خطاب استعمال کرتے ہیں، جب کہ میں مبارزہ میں ایک پرانی شریک ساتھی ہوں، تحریک میں اس طرح کی ایک عمر سیدہ، ایسی ایمان دار، ہم سفر اور ہم قدم؟۔ اس موسم گرم میں، میں آپ اور آپ کی پیاری بیگم اور فراز چن سے ملنے کی کتنی خواہش مند ہوں جس کے بارے میرا خاوند بہت ساری عمدہ اور اچھی باتیں کرنے سے خود کو نہیں روک سکتا۔ میں گیارہ برس بعد ایک بار پھر جمنی دیکھنے کی بہت خواہش رکھتی ہوں۔ میں چھٹے سال اکثر ناساز رہی ہوں، اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ زندگی کا سامنا کرنے میں میں نے اپنا ”ایمان“، اپنی جرأت کافی کھو دی ہے۔ میں نے اکثر خود کو زندہ دل رکھنے میں مشکل محسوس کی ہے۔ البتہ، میری بچیاں ایک طویل سفر پر جا رہی تھیں (انہیں لافارگ کے والدین نے بورڈیکس میں قیام کی دعوت دی تھی) تو میرے لیے اُسی زمانے میں خود سفر پر جانا ناممکن تھا۔ اسی لیے میں اگلے سال کے لیے اشتیاق بھری امید رکھتی ہوں۔

کارل اپنے گرم ترین سلام آپ کی بیگم اور آپ کو بھیجا ہے، جن میں بچیاں خلوص کے ساتھ اپنے سلام شامل کرتی ہیں، اور میں دور سے آپ کی طرف اور آپ کی پیاری بیوی کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتی ہوں۔

آپ کی
جنی مارکس
(عزت مآب نہیں)

جنی کا خط جو ہان فلپ کے نام

(اقتباس)

ہم یہاں لندن میں ایک دوست کی طرف سے ایک خط کا اقتباس دے رہے ہیں۔ یہ خط دوسری باتوں کے ساتھ ساتھ لاڈ سان میں ورکنگ میز کا گنگریں اور جنیو میں ”پیں کا گنگریں“^(۱)، نیز مارکس کی تازہ ترین تصنیف کا تذکرہ کرتا ہے:

”آپ بالکل یقین نہیں کریں گے کہ لاڈ سان کا گنگریں نے یہاں کے سارے اخبارات میں بہت زبردست یہجان برپا کر دیا ہے۔ ایک بار جب ”دی ٹائمز“ نے روزانہ رپورٹیں (ایکارپیکس سے) چھاپ کر راہ برابر کر دی تو، دوسرے اخباروں نے محنت کے موضوع پر نہ صرف چھوٹی خبریں چھاپنے کو اب اپنے وقار سے کم تر نہ سمجھا بلکہ حتیٰ کہ طویل ایئٹھوریلیز بھی لکھ ڈالے۔ کا گنگریں پہ تھرے نہ صرف سارے روزناموں میں موجود تھے بلکہ، ہفت روزہ رسالوں میں بھی۔ اس موقع کو، فطری طور پر ایک کثیف اور طنزیہ انداز میں لیا گیا۔ بہر حال، ہر چیز کا ایک مسرت گنگریز پہلو ہوتا ہے، نیز ایک زیادہ باوقار بھی، اس لیے ہماری اچھی ”ورکنگ منز کا گنگریں“، اپنے باتوںی فرانسیسی شخص کے ساتھ ایک استثنائیں کیوں ہو؟۔ ہر چیز کے باوجود، البتہ، اسے عمومی طور پر بہت

حوالی

1- انٹرنشل ”لاوسان کا نگریں“، 8-2 ستمبر 1867 کو منعقد ہوئی۔ مارکس نے تیار یوں میں تو حصہ لیا مگر پونکہ وہ ”کپیٹیل“ کی پہلی جلد کے پروف پڑھنے میں مصروف تھا۔ وہ اس میں شرکت کے قابل نہ تھا۔ اس نے 13 اگست 1867 کو ”جزل کوسل“ کی میٹنگ سے اپنی امیدواری واپس لے لی۔

کا نگریں میں (برطانیہ، فرانس، ہرمنی، بلجیم اور سویٹر لینڈ نامی) چھ ممالک سے 64 مندویں شریک ہوئے۔ جزل کوسل کی سالانہ پورٹ کے علاوہ کا نگریں نے مقامی سیکشنوں کی روپورٹیں سنیں جن سے ظاہر ہوا کہ پرولاری عوام الناس پر انٹرنشل کا اثر و سونح بڑھ گیا اور مختلف ممالک میں اس کی تنظیموں کی بڑھتی ہوئی قوت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ پرودھونی ذہنیت کے مندویں بالخصوص فرانسیسیوں نے انٹرنشل کی سرگرمی کا رخ اور اس کے پروگرام کے اصولوں کو بدلنے کی کوشش کی۔ جزل کوسل کے مندویں کی کوششوں کے باوجود انہوں نے کا نگریں پر اپنا ایجاد امسلط کیا جائیں اور جنہوں کا نگریں قراردادوں کو پرودھونی روح میں بدلنا چاہا۔ وہ اپنی کمی قراردادوں میں کامیاب ہوئے بالخصوص کو اپریشن اور کریٹیٹ پر، جنہیں کہ پرودھونی لوگ اصلاح کے ذریعے سماج کو بدلنے میں اہم ترین عناصر سمجھتے تھے۔

البته پرودھونی لوگ اپنا اہم ترین مقصد پورا کرنے میں ناکام ہوئے۔ کا نگریں نے معاشی جدوجہد اور ہڑتاوں پر جنیوا کا نگریں قراردادوں کی تائید کی۔ سیاسی جدوجہد سے پرہیز کرنے کے پرودھونی ڈومگا سے امتیازی طور پر، سیاسی آزادی پر لاوسان کا نگریں کی قرارداد نے زور دیا کہ مزدوروں کی سماجی نجات سیاسی آزادی کا الٹوٹ حصہ ہے۔ اسی طرح پرودھونی لوگ انٹرنشل کی قیادت پر قبضہ کرنے میں ناکام ہوئے۔ کا نگریں نے اپنی بھی بناوٹ اور ترکیب میں جزل کوسل کو دوبارہ منتخب کیا اور لندن کو اس کا مرکز برقرار کھا۔

1- ”لیگ آف پیس اینڈ فریڈم“، 1867 میں قائم کردہ ایک خاموش و پسکون تنظیم تھی جس میں وکٹر ہیوگو، گیو سپ گیری بالڈی اور دوسرے ڈیوکریٹ فعال تھے۔ عوام الناس کے فوجی انداز مختلف جنوبات بولتے ہوئے، لیگ کے لیڈروں نے بنگوں کے سماجی سرچشمتوں کو واضح نہیں کیا، اور اکثر فوجی انداز مختلف سرگرمی کو محض اعلانات تک محدود رکھا۔ لیگ کی افتتاحی کا نگریں 9 ستمبر کو

مناسب انداز میں پیش کیا گیا اور سنجیدہ لیا گیا۔ حتیٰ کہ ماچستر مکتب⁽²⁾ کے ترجمان، ”ماچستر اینگریز“، اور خود جان برائیت نے اسے اہم اور عہد ساز قرار دیا۔ جب اس کا اس کے سوتیلے بھائی یعنی ”پیس کا نگریں“ سے مقابلہ کیا گیا، تو فوکیت ہمیشہ بڑے بھائی کے حصے میں آئی جسے تقدیر کی دھمکی آمیزٹریجڈی کے بطور دیکھا جاتا ہے، جبکہ دوسرے کو محض مفعکہ خیز اور مزاحیہ خاکے کے بطور۔

”اگر آپ پہلے ہی کارل مارکس کی کتاب (کپیٹل، جلد نمبر 1) حاصل کر چکے ہیں، اور

اگر میری طرح ابھی تک اولین ابواب کی جدیباتی اضافت و نزاکت پر ہی ہیں، تو میں آپ کو پہلے، سرمایہ کے ابتدائی ارتکاز اور کالونائزیشن کی جدید تھیوری پڑھنے کا مشورہ دوں گی۔ مجھے یقین ہے کہ، میری طرح، آپ بھی اس حصے سے عظیم طمیمان حاصل کریں گے۔ مارکس بلاشبہ ہاتھ میں کوئی مخصوص علاج نہیں رکھتا جس کے لیے کہ بورڈ وادنیا (جو خود اب سو شلسٹ بھی کھلاتی ہے) اس قدر شدت کے ساتھ واپسی کرتی ہے۔ اس کے پاس ہمارے معاشرے کے خون رستے اور گہرے زخم کو مندل کرنے کے لیے کوئی گولیاں نہیں ہیں، مرمہ نہیں ہیں اور پچاہے نہیں ہیں۔ مگر مجھے لگتا ہے کہ خود کو قدرتی تاریخی ابھار اور جدید سماج کی بڑھوٹری پر منی کر کے اس نے نتائج اور ان کا عملی استعمال دکھایا ہے، بیشوف حتیٰ کہ بہادر ترین نتائج کے، اور یہ کہ اعداد و شمار اور جدیباتی دلائل کے ذریعے حیرت فلسطی کو اگلے مسائل کی سرچکرانے والی بلند یوں تک لے جانا ایک معمولی بات نہ تھی۔

”طااقت، نئے سماج سے حاملہ ہر پرانے سماج کی دایی ہے۔ یہ بذاتِ خود ایک معاشی قوت ہے..... ریاستہائے متحده امریکہ میں بغیر کسی پیدائش کے سرٹیفیکٹ کے جو بہت بڑا سرمایہ آج نمودار ہوتا ہے وہ گذشتہ روز انگلینڈ میں، بچوں کا سرماۓ میں تبدیل شدہ خون تھا..... اگر پیسہ ”ایک گال پر پیدائشی خون کے دھبے کے ساتھ دنیا میں آتا ہے“، تو سرمایہ سر سے پیڑتک ہر مسام سے خون اور گند بہاتا ہوا آتا ہے۔ یا ”سرمایہ دارانہ بھی ملکیت کی موت کی گھٹی بھتی ہے، وغیرہ“ سے آخر تک کا سارا پیراگراف۔

مجھے کھلے عام سلیم کر لینا چاہیے کہ مجھے اس سادہ رقت انگریزی کی کیفیت نے جگڑا تھا اور یہ کہ مجھ پر تاریخ دن کے اجائے کی طرح واضح ہو گئی۔

سے متعلق ”انٹریشنل“ کی حکمتِ عملی کے اصول وضع کیے۔ ان اصولوں نے اس شرط پر جنگ کے خطرے کے خلاف ڈیموکریٹوں کے ساتھ مشترکہ جدوجہد پر غور کیا کہ پولتاریہ تنظیم اپنی طبقاتی آزادی برقرار رکھے گی، اور بورژوا صلح جو وہمود کے برخلاف، جنگ و امن کے مسائل پر ایک انقلابی پرولتاری روایہ پنالے گی۔

4 ستمبر 1867 کو اینگلز کے نام ایک خط میں مارکس نے اپنی تقریری کی طرف وسیع ریپلنس کے بارے میں لکھا۔ اس نے اپنی تقریروں کے بعد جامع ریکارڈ کی طرف بھی اشارہ کیا (کوسل میٹنگ پر 17 اگست 1867 پر ”دی بی هائیو اخبار“ میں شائع شدہ ایکریمس کی رپورٹ جو کہ کاروائی رجسٹر پر چپا کی گئی)۔ اس نے کہا کہ یہ ریکارڈ اس کی تقریر کا محض تخيینہ والا تصور دیتا تھا، جو کہ آدھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

2- ماچھڑہ مکتب: سیاسی میشیٹ میں ایک رجحان جو صفتی بورژوازی کے مفادات کا افہار کرتا تھا۔ یہ فری ٹریڈ اور میشیٹ میں ریاست کی عدم مداخلت کی طرفداری کرتا تھا۔ فری ٹریڈ کا مضبوط مرکز ماچھڑہ تھا جہاں اس تحریک کی قیادت دوکھنائیں فلپر کو بُدن اور برائت کرتے تھے، جنہوں نے 1838 میں ”ایٹھی کارن قانون لیگ“ (مکنی مخالف قانون لیگ) قائم کیا تھا۔ 1840 اور 1850 کی دہائیوں میں فری ٹریڈ رے ایک آزادی ایسی گروپ تھے، جنہوں نے بعد میں بول پارٹی کا بیان بازو بنایا۔

جنیوا میں ہوتا تھی اور اسے ارادتا انٹریشنل کی لاوسان کا گنریں کے انتظام (2-8 ستمبر 1867) کے ساتھ ہم زمان کیا گیا۔ 13 اگست کی جزل کوسل میٹنگ میں مارکس لیگ کی کا گنریں میں انٹریشنل کی آفیشل شرکت کے خلاف بولا، اس لیے کہ اس کا مطلب اس کے بورژوا پروگرام کے ساتھ بھیتی نکلتے۔ مگر اس نے سفارش کی کہ انٹریشنل کی بات چیت میں ماہمگروں کو خود اپنی حیثیت میں کا گنریں میں شرکت کرنی چاہیے تاکہ کا گنریں سے انقلابی و جہوری فیصلہ کرائے جائیں۔ اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے مارکس نے یہ قرارداد پیش کی، جو کہ کوسل نے منظور کی۔ جزل کوسل کی کاروائی رجسٹر میں یہ تقریر اور قرارداد اخبار ”دی بی هائیو“ سے ایک تراشے کے طور موجود ہیں جس نے کوسل اجلاس پر ایک رپورٹ شائع کی تھی۔ لاوسان کا گنریں نے جزل کوسل کی قرارداد کو نظر انداز کیا، اور پیٹی بورژوا عناصرے متابڑ ہو کر ”لیگ آف پیس اینڈ فریڈم“ کی کا گنریں میں حصہ لینے کا آفیشل فیصلہ کیا۔ البتہ لیگ کی کا گنریں (جس میں جزل کوسل کے کئی اور انٹریشنل کے کچھ ممبروں نے شرکت کی) نے امن کے لیے جدوجہد کے پرولتاری اور جریدی، خاموش و پر سکون نقطہ ہائے نظر کے درمیان بڑے اختلافات دکھائے۔ لیگ سے متعلق مارکس کے داؤ بیچ کی 1868 میں انٹریشنل کی بریلز کا گنریں نے کامل منظوری دی جس نے لیگ کے ساتھ آفیشل الحاق کی مخالفت کی۔ البتہ مزدور طبقے کو ساری پروگریسو لٹری فورس مخالف قوتوں کے ساتھ مشترک جدوجہد کرنے کو کہا۔

”لیگ آف پیس اینڈ فریڈم“ کی بورژوا صلح جو افتتاحی کا گنریں اصل میں 5 ستمبر 1867 کو جنیوا میں ہوئی تھی۔ لیگ کی آر گنائز ٹریک کمیٹی جس نے کہ بورژوا ریڈیکل اور ڈیموکریک راجہنماوں جان سٹورٹ مل، ریکلکس برادران اور دوسروں کی مدد حاصل کی تھی، بھی لیگ میں یورپی پرولتاریہ اور اس کی بین الاقوامی تنظیم کے نمائندوں کے کام پر تکمیل کرتے تھے۔ نتیجتاً کمیٹی نے انٹریشنل کے سیکشنوں اور اس کے راجہنماوں (شمول مارکس) کو کا گنریں میں شرکت کرنے کی دعوت دی۔ بہ یک وقت کا گنریں کے افتتاح کو 9 ستمبر تک ماتوی کرنے کا فیصلہ ہوتا کہ انٹریشنل کے (2-8 ستمبر کو منعقد ہونے والی لاوسان کا گنریں) کے مندو بین کو شرکت کے قابل بنایا جائے۔

”لیگ آف پیس اینڈ فریڈم“ کی طرف ”انٹریشنل“ کے رویے کے بارے میں جزل کوسل اور مقامی سیکشنوں دونوں میں بحث کی گئی۔ لیگ کی سرگرمیوں کی بلا مسروط حمایت کرنے والوں، بالخصوص برطانوی ٹریڈ یونینوں کے لیڈروں کے برخلاف مارکس نے 13 اگست 1867 کی اپنی تقریر سے، اور جو قرارداد اس نے تجویز کی تھی، اس سے اس طرح کی بورژواڈیکو کی تحریک

کی ہیں، بیمار ہیں (غیریب ہیں اور لہذا بہت اور واقعتاً ہنھٹر یوں میں جکڑے ہوئے)۔ ”شیم شیم“ جس طرح کہ انگریز اپنے جلوسوں میں پکارتے ہیں۔

آپ یقین نہیں کریں گے کہ میرا خاوندا کش آپ کے بارے میں سوچتا ہے، پر خلوص و قار اور تعریف کے ساتھ۔ وہ آپ کے چھوٹے اخبار کو بالکل بہترین اور موثر ترین سمجھتا ہے، اور ہر وقت ہم اپنے دیسی بچوں کے سکول کے بارے میں سنتے ہیں تو وہ کہتا ہے: ”کاش جمنوں کے پاس بوڑھے پرانے بیکر کی طرح کے زیادہ آدمی ہوتے!!“۔ بطور عارضی سیکرٹری کے، میں نے ابھی ابھی شلی کو لکھا ہے اور اسے اُس شخص کا خط بھیجا ہے، جس نے ترجیح کرنے کی پیشکش کی ہے۔ بیکھی نا، مسٹر پیس نے بھی شلی کے توسط سے مترجم کے بطور اپنی پیشکش کی ہے اور خواہش کی ہے کہ فرانسیسی ڈاک میں کچھ ابتدائی خط و کتابت، شروع کرے۔ مگر ہم نے ان دونوں شریف آدمیوں کی طرف سے بہت عرصے سے نہ کچھ سنانہ دیکھا، بگرخط سے معلوم ہوتا ہے جس کا ذکر میں نے ابھی کیا ہے، کہ یہ معاملہ ایک کامیابی ہوگی۔ فسفے میں اپنی تعلیم کی وجہ سے، اور جدیاتی پھلانگوں اور توازنوں کے فن میں اس کی بصیرت کی وجہ سے یہیں بہت سے دوسرے مترجموں پر قابل ترجیح ہے جو صرف لفظی ہوں گے مگر دوسرا طرف ہمارا عارفانہ رہی روئی آکثر قابل اعتماد نہیں ہے (یہودی مذہبی قوانین کے مطابق کافی حلال نہیں ہے)، اور اکثر بے پرواہ ہے، اس لئے اُس کی خاطر دوسرا پیشکشوں کو مسترد کرنا غلط ہو گا۔ شلی اب ناظم الامور ہو گا، اور دیکھی گا کہ کون صحیح شخص ہے۔

”امن کا ہلوں“ پر آپ کا چھلا مضمون عمده تھا، اور خدا کی قسم بہترین تھا جو ہم نے ابھی تک دیکھیے ہیں۔

”گاؤںج“ ابھی تک بیہاں اپنے بے پرواہ پر پیگنڈہ پر گھوم پھر رہا ہے۔ اور بورخیم اسے سفر خرچ کے 100 فرانک دینے سے زیادہ چاہک دست رہا ہے۔ اگر اسی طرح سکے، اس کی جیب میں خارش اور جل کر ایک سوراخ بنا رہے ہوں تو اسے چاہیے کہ انہیں گرنے دے اور کہیں اور جلنے دے۔ میرا خیال ہے کہ ان حواریوں کو مدد کرنے سے زیادہ بہتر اور کام ہیں۔ ایمانڈ سے ماچھڑی میں اینگلر بالکل اور طرح سے نہ مٹا ہے۔ آپ کی تفریخ کے لیے اس کے متعلق اینگلز کے خط سے ایک

جنی مارکس کا خط جنیوں میں موجود فلب پیکر کے نام

لندن

10 جنوری 1868 کے بعد

1- موڈیاولاز، میٹلینڈ پارک

ماں ڈیر مسٹر بیکر!

آپ اپنے پچھلے مہربان خط کا جلد جواب نہ دینے پر مجھ سے ناراض مت ہوں۔ بدستمی سے، میری خاموشی کی وجہ ایک خوشی والی نہ تھی۔ میرا خاوندا اپنے پرانے، شدید اور دردناک مرض کے ہاتھوں ناکارہ ہو گیا اور اس کے ہاتھ پاؤں زنجروں سے جکڑے گئے، جو کہ اس بیماری کے مسلسل بار بار دوبارہ آنے سے خطرناک بنتا جا رہا ہے۔ ایک بار پھر بے کاری پر مسلسل ناکارہ ہونے سے زیادہ اُسے کوئی چیز مغموم نہیں کرتی، بالخصوص اب جب کہ بہت سارا کام پڑا ہے، دوسرے حصے (کیپٹل) کا مطالبہ ہو رہا ہے، اور مختصر یہ کہ، جب دنیا ایک بار پھر جانا اور شعلہ بار ہونا شروع ہوتی ہے، گوکہ وقت طور پر ”یونانی آگ“ سے اور نہ کہ ”سرخ مرغ“ سے (جرمنی میں کسان جنگ میں انقلابی عمل کی علامت)۔ غندوں اور لوفروں کی جیبوں میں نقدی ہے، اور ان کے خون میں تندرنی ہے، اور وہ لوگ جو نئی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں، جنھوں نے اپنے جسم اور رو جیں اس پر وقف

بیا اگراف یہ ہے:

”مزید براں، کل سابقہ ڈکٹیٹر گاؤنچ مجھ سے ملنے آیا، جو کہ مسحکہ خیز پیں لیگ، کے لیے سفر کر رہا ہے اور جس نے میری شام غارت کر دی۔ خوش قسمتی سے شارلیم (ایک بہت اہم کیمسٹ، ہمارے لوگوں میں سے ایک)، بھی موجود تھا اور اس نے اپنی زندگی کو فیڈرل رپبلک کے اس فاسل سے حیران کر دیا، وہ کسی ایسی چیز کو ممکن نہیں سمجھتا تھا۔ یہ حق اُنھی جملوں کی بے اختیاط دہرانی کے ذریعے دس گنازیادہ حق بن گیا ہے، اور عقلی سلیم کی دنیا سے رابطہ کے سارے تقاط کھوچکا ہے۔ (اصل سوچنے کا تو ذکر نہیں)۔ سوٹر لینڈ اور بادن کے علاقے کے سوا اس طرح کے لوگوں کے لیے دنیا میں کچھ اور نہیں ہے۔ اس سب کے لیے اس نے، مدد کی اس کی درخواست پر میرے پہلے جواب کے سچ سے خود کو جلد قائل کر لیا: یہ کہ جتنی دور ہم رہتے ہیں اور ہم ایک دوسرے سے کم کام رکھیں، اتنا ہی ہمارے لیے بہتر ہوگا۔ اس نے تعلیم کیا کہ دو گھنٹے کے معاملے میں بلاستنڈ نے ایک بزدل کے بطور سلوک کیا، مگر کہا کہ وہ بہر حال ایک عمدہ شخص ہے اور آپ اور بلاستنڈ میں مصالحت کرنے کی دھمکی دے دی!۔ ووگٹ (سیاست دان نہیں ہے، بلکہ ایک عمدہ شخص ہے، سرپا ایمان دار جو دن کے وقت میں مواد پر غور کیے بغیر جلدی جلدی لکھتا تھا) اگر باہم دونوں ایک گھنٹہ اکٹھا گزارتے تو ہم دو بھائیوں کی طرح ہو جائیں گے۔ اس نے اسے ایک بونا پارٹی تسلیم کیا، مگر تنخواہ دار بونا پارٹی نہیں۔ جس پر میں نے جواب دیا کہ سارے بونا پارٹی تنخواہ دار ہیں۔ کوئی بغیر معاوضہ کے بونا پارٹی نہیں ہوتا، اور اگر وہ مجھے ایک بھی بونا پارٹی بلا و معاوضہ دکھادے تو میں یہ امکان تسلیم کروں گا کہ ووگٹ کو پیسہ نہیں ملتا، وگرنہ میں نہیں مانوں گا۔ اس سے وہ بہت حیران ہوا، مگر آخر کار اس نے ایک شخص ڈھونڈنکالا: لڈوگ نیمبر گر۔ حادثاتی طور پر، اس نے کہا کہ ووگٹ لگاتار برے حالات میں رہا ہے، اس کی بیوی بر نیز اور بر لینڈ سے ایک کسان لڑکی تھی، جس سے اس نے ثواب کی خاطر شادی کی تھی۔ فن کار دھو کے بازو ووگٹ نے لگتا ہے اپنی حماقت کی آنکھوں پر دھندا ہٹ کا پردہ ڈالا ہے۔ مگر جب شور لیم اور میں نے اس کے سامنے وضاحت کی کہ ووگٹ نے کوئی بھی چیز بطور نیچپل سامنہ دان پیدا نہیں کی، تو اس کا غصہ دیکھنے والا تھا۔ کیا وہ مقبول نہیں تھا؟

کیا وہ اس کا اہل نہ تھا؟“۔

لہذا ایسکلز، یوں گاؤنچ خالی ہاتھ چلا گیا۔ اب وہ دوسرے شہروں میں قسمت آزمائی کر رہا ہے۔ کیا آپ نے باکون کے بارے میں کچھ سننا، یاد کیا؟۔ میرے خاوند نے اسے بطور ایک پرانے ہی گلیز کے اپنی کتاب (کیپٹل) پہنچی ہے۔ کیا اُسے یہ میں ہے؟ آپ واقعی سارے رو سیوں پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ اگر وہ روس میں واٹرچن سے وابستہ نہیں ہوتے، تو وہ ہر زن کے واٹرچن سے وابستہ ہو جاتے ہیں، جو آخر میں اسی چیز پر آ جاتا ہے۔ ایک، چھا اور دوسرا، ثیم درجن۔ چیزیں یہاں اچھی نظر آتی ہیں، انگریز دہشت میں خود اپنے آپ سے دور بھاگ رہے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص ایک کارک دھماکہ بھی سنتا ہے، تو اُسے ایک یونانی آگ تصور کرتا ہے، اور اگر جان بُل ایک معصوم فاسفورس ماچس کی تیلی دیکھتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ یہ گلیسین، نکوٹین اور خدا جانے کس کس بارود سے بھرا ہوا ہے، اور بھاگنے لگتا ہے، اور جلد ہی ہر شخص بھاگنے لگتا ہے، اور آخر میں جیونٹن سپاہی جھوٹے سپاہیوں (نام نہاد خصوصیوں) کے آگے آگے بھاگ رہے ہوتے ہیں جو کہ اپنے سیسے والے ڈنڈوں سے گلیوں میں نظم و نقش برقرار کئے ہوئے ہیں۔ آر لینڈ نے سارے سیاسی پروگرام میں سبقت حاصل کی ہے، انگریز پہلے ہی اپنے جملوں میں آر لینڈ کے حق میں نظرے لگا رہے ہیں، اور یہ تقریباً میٹھی آرٹش شاعری سات سو سالہ ”مصیبت زوگی“ پر ماتم کرنا قابلِ احترام بن چکا ہے (اس پر رونا)، اور یہ سب کچھ ایک فاسفورس ماچس کی ایک تیلی اور ایک رسی سے کمل کی گئی ہے۔ شریف آدمیوں کو اُن کی مکاری سے خوفزدہ کرنا کتنا آسان ہے؟۔ طبعی ذریعوں کے مختصر خوف نے صدیوں کی اغراقی دھمکیوں سے زیادہ کام کیا ہے.....
(سودہ کا سلسہ لٹوٹتا ہے)
